U13101

Title - Aftab Dagh
Creator - Dagh Dehelvi
Publisher - Anwaarul Matabe (Lucknow)
Date - 1922
Pages - 106
Subject - Dagh Dehelvi - Sawaneh; Urdu Shayari - Majmua Kalaam.

...ن من الشعر لحکمة

...بحمد اللہ کہ خانمان جاوید بیانی سے شمع چراغ نور بخش دل و دماغ یعنی دیوان دوم

...تاب داغ

...عہ شاعر شیریں بیان نواب میرزا خان صاحب داغ بحفاظت حق تالیف

...مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں طبع یافت

URDU SECTION

CHECKED

M.A.LIBRARY, A.M.U.

U13101

ناکامی دوام بھی ہو عیش جاودان ✻ ایسا اسیر ہوں ہوس و حرص و آز کا
دنیا بھی اک بہشت ہی اللہ رے کرم — کن نعمتوں کو حکم دیا ہی جو انکا
رتبے سے میرے قیصر و سنجر کو رتبہ کیا ✻ ہیں جن غلام شاہ عراق و حجاز کا
مجکو نکیوں ہو اوسکی غلامی سے فخر ہو — محمود ایک بردہ ہی جسکے ایاز کا

۲

کونین جسکے ناز سے چکرائے ہیں فراغ
میں ہوں نیاز مند اوسی بے نیاز کا

۸

جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا — یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا
شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم — ساجن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا
شہنشاہ رسل فخر رسل ختم رسل — خوب سے خوب خوش اسلوب ہوا خوب ہوا
بین امت عاصی کا ٹھکانا ہی نتھا — بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا
یوسف ہیں ترا نور تھا ای نور خدا — چارۂ دیدۂ یعقوب ہوا خوب ہوا
تھا سبھی پیش نظر معرکۂ کرب و بلا — صبر میں ثانی ایوب ہوا خوب ہوا
فخر آدم کو نہوتا جو فرشتہ ہوتا — بنی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا

۱۳ — ۳

داغ ہی روز قیامت مری شرم اوسکی ہاتھ
مین گناہونسے جو محجوب ہوا خوب ہوا

عیب نکلا جو ہنر پیدا کیا — ہمنے کھویا جسقدر پیدا کیا
جسنے مضمون کمر پیدا کیا — اوسنے ناپیدا مگر پیدا کیا
کھوئے دیتا ہی مجھے دنیا سے وہ — جسکو مینے ڈھونڈھ کر پیدا کیا
اہل جنت کو بھی آیا اوس سے رشک — جس کسینے دل مین گھر پیدا کیا
ہائے نہ ہے سرمایۂ رنج و الم — ہمنے جسکو عمر بھر پیدا کیا
آسمان تو آسمان ہی رہ گیا — نام تو نے فتنہ گر پیدا کیا
داغ کھائے فرقت اغیار کے — تمنے میرا سا جگر پیدا کیا
شرم ہی پیدا کیے کی اوسکے ہاتھ — جسنے مجکو بے ہنر پیدا کیا
عشق نے کیا کیا دکھائے شعبدے — دل ادھر کھویا ادھر پیدا کیا
چٹکیاں لینے لگا کچھ دل مین درد — عشق نے کم کم اثر پیدا کیا
ہائے سے مین وہ کیا کہنا مرا — رنج اونکو چھیڑ کر پیدا کیا

مدعا یہ تھا کہ ہم دیکھین سب تجھے ، ورنہ کیون نور نظر پیدا کیا

۴ سب جنہیں دیتا کسکو داغ رو سیاہ ١٦
پر حسد اسنے دیکھکر پیدا کیا

تیری قدم سے عرش بنے دوش نقش پا — صل علی کہے لب خاموش نقش پا
١ پھرکے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا — پھولا سما کے پھر نہ تن و توش نقش پا
شور اوس خرام ناز کا محشر سے بڑھ گیا — کیا گوش خلق پھوٹ گئی گوش نقش پا
۴ پھرتے ہین بیقرار بہت تیری راہ مین — کہتا ہی صفا صفا ہی جوش نقش پا
۵ کیا سرزمین کوچہ قاتل ہی فتنہ خیز — اوڑنے لگے ہوا کیطرح ہوش نقش پا
بچھتے ہین خاکسار سے سب اہل آبرو — دیکھا نہین حباب کو سرپوش نقش پا
ہم خاک بوسیلین کر تری رہگذار مین — ہیتے چڑھا صبا کی تن و توش نقش پا
افتادگی مین کوئی سہارا نہین مجھے — معراج ہو جو ہاتھ لگے دوش نقش پا
اوس رہگذر کا ناصح مشفق نہ ذکر کر — یاد آ نجائے شکل فراموش نقش پا
وحشت سے تو نہین قیس کا پیرو ہوا ہون مین — کانٹون مین کھینچتا ہی مجھے جوش نقش پا

٦ افتادگان خاک کا رتبہ تو دیکھیے
بادِ صبا ہی غاشیہ بردوشِ نقشِ پا

لازم ہی یون مسافرِ راہِ عدم چلے
جیسے سبکروان سبکدوشِ نقشِ پا

٧ ملجائین آسمان و زمین کو ہی غیر مین
پنجا ہی ہر ستارہ دُر گوشِ نقشِ پا

٨ محشر مین بھی وہ فتنے نہ دیکھینگے اہلِ حشر
جو دیکھتے ہین آپکے مدہوشِ نقشِ پا

٩ تم شوخیون سے پاؤن تو رکھو زمین پر
کھل کھیلتے ہین اب لبِ خاموشِ نقشِ پا

١٥

رونق سی نہین ہی آپنے کیا قبرِ داغ کی
پھولونکی چادرون سے چھپا جوشِ نقشِ پا

١٧

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوشِ نقشِ پا
گستاخیان کرے لبِ خاموشِ نقشِ پا

٢ کسکے خرام سے یہ اڑے ہوشِ نقشِ پا
بیٹھی ہوئی ہی مجلسِ خاموشِ نقشِ پا

٣ آسودگان خاک کی کہتا وہ سرگذشت
رکھتا نہین زبان مگر گوشِ نقشِ پا

ہی خار خارِ حسرتِ افتادگی غذا
بے نیش کے نہین ہی خورونوشِ نقشِ پا

مٹجائیگا مگر نہ کھلیگا یہ اے صبا
غنچے کا منہ نہین لبِ خاموشِ نقشِ پا

رکھون قدم جو غیر کے نقشِ قدم پہ مین
انگشت پا مروڑ دے مین گوشِ نقشِ پا

آسودگان خاک کی آنکھونکی ہین نشان
تیری گلیمین او رہے یون جوش نقش پا

پائی مری سراغ سے دشمن نے راہ دوستانہ
ای بیخودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا

کسطرح غیر اوسکے قدم پر قدم دھرین
ہی بی نشان سجدہ ہی دوپوش نقش پا

ہین خاکسار عشق ہون آگاہ راز عشق
میری زبانسے حال سنے گوش نقش پا

آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے
ہین نامراد والہ و مدہوش نقش پا

مجھ ناتوانکی خاک کو پامالیونکے بعد
دوش صبا ملا جو چھٹا دوش نقش پا

ٹوٹا ہی ہار راہ مین کس مست نازکا
ہی غنچہ مونتیا کا در گوش نقش پا

رکھا قدم نہ بھولکے بھی میری قبر پہ
ای کوچہ گرد وعدہ فراموش نقش پا

یہ کون میرے کوچے سے چھپکر نکل گیا
خالی نہین ہی فتنونسے آغوش نقش پا

ملتے ہین خاکسار گلے خاکسار سے
ہوتا ہی نقش پا بھی ہم آغوش نقش پا

۶

یہ فراغ کی تو خاک نہین کوئی یار مین
اک تشنۂ وصال ہی آغوش نقش پا

۱۳

۱۸

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا
اوسکے ہنستے چڑھ گئی بیداد کیا

مین نوید وصل سنکر مر گیا / نامبارک تجھی مبارکباد کیا

جلکے پھینکا تونے کیون اے شعلہ رو / آگ تھا آئینۂ فولاد کیا

حسن شیرین پر جو ہے لیلے کو ناز / قیس بھی ہو جائیگا فرہاد کیا

کسطرح جیسے اوسکے دلمین گھر کرون / جب زمین قائم نہو بنیاد کیا

تیرے کوچے مین بپا ہی حشر کیون / ہوگیا خالی عدم آباد کیا

اونکی صورت دیکھتے رہتے ہین ہم / دیکھیے کسوقت ہو ارشاد کیا

اپنے دلپر ظلم جو کرتے ہین ہم / ہوسکیگی تجھسے وہ بیداد کیا

دلمین طاقت ہو تو سب کچھ ہوسکے / عرش تک جاتی نہین فریاد کیا

کرلیا رنگ حنا نے دل اسیر / آپکی مٹھی مین ہی صیاد کیا

باعث گریہ نپوچھ اے ہمنشین / کیا کہون مین آگیا تھا یاد کیا

فصل گل مین کیون ہی بلبل نغمہ سنج / آپ اپنے منہ مبارکباد کیا

۲۱ — داغ شبکو زہر کھاکر مر گیا / لو وہ تو بیٹھے ہوئے ہو شاد کیا — ۷

ابھی تک ہی سبب یہ تماشا کیسا ۔۔ کوئی کیسا ہی کوئی چاہنے والا کیسا
روئے ہم یاں ہین اس تک کا رونا کیسا ۔۔ پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا
عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا کیسا ۔۔ ۱ ۔۔ دیکھنا یہ ہی کہ ہوتا ہی تماشا کیسا
بخشے اوس بت سفاک کو اسی داور حشر ۔۔ ۲ ۔۔ خون ہی تجھمین تھا خونکا دعوے کیسا
ڈھونڈھتے پھرتے ہو بازار مین کیا ہم دینگے ۔۔ مفت ہاتھ آئے تو فرماؤ وہ سودا کیسا
ہی جنت ہی جوش جنون کہین دل بہلے ۔۔ ۳ ۔۔ لوگ صحرا کو لیے پھرتے ہین صحرا کیسا
نیند آئی ہی بڑی رات گئے آئے ہو ۔۔ سرخ آنکھوںمین بھلا نشۂ صہبا کیسا
ڈوبتے ہین عرق شرم مین غیرت والے ۔۔ ۴ ۔۔ ڈوب مرتے ہی یہ جب آئے تو دریا کیسا
نامہ بر تونے بھی دیکھا ہی اوسے سچ کہنا ۔۔ مکھڑا کیسی ہی پھبن کیسی ہی نقشا کیسا
خوبیاں لاکھ کسی مین ہون تو ظاہر کرین ۔۔ لوگ کرتے ہین سبھی بات کا چرچا کیسا
تیرے قربان کوئی دم بھی نکلا رہے ۔۔ ۵ ۔۔ دل ہمارا ہی ہمارا ہی تمہارا کیسا
دیکھتے ہو طرف سنگ در آتے جاتے ۔۔ مجھکو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا
قیس و فرہاد کے قصے تو سنا کرتے ہو ۔۔ ۶ ۔۔ واہ وا اسکی کہ ہنستے تمہین حیا کیسا

٥ ہم حقیقت مین سمجھتے ہین اسے تکیہ کلام
آپ دل لیکے کہے جائیے کیسا کیسا

٦ غیر کے غم مین وہ خاموش تھے جب مینے پوچھا
جی ہی کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا

٧ تم سلامت ہو تو ہر روز قیامت ہوگی
ہم بھی دیکھینگے تماشے پہ تماشا کیسا

٨ مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا
اونکو یہ ناز کیا تمنے یہ وعدا کیسا

٩ جان نثار ونکو نہ دیکھا یہ بہانا کہکر
جان پر کھیلنے والون کا تماشا کیسا

١٠ اک قیامت تھی کیا آنکھ اوٹھا کر دیکھین
بس ہا ہے مری آنکھون مین تماشا کیسا

تجھسے بھی دل لیا غیر کی بھی جان لی
آگیا ہی یہ تمہین لینا پرایا کیسا

٨ غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے
داغ اس بات سے جلتا ہی کلیجا کیسا ١٢

١ تو ہی اپنے ہاتھ سے جب لیا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہین جاتا رہا جاتا رہا

٢ جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
جو بھروسا تھا ہمین وہ آسرا جاتا رہا

مینے دیکھا اونکی زلفونکو تو فرمانے لگے
آپکا دل کھل پڑا گم ہوگیا جاتا رہا

٣ دل چرا کر آپ تو بیٹھے ہوئے ہین چین سے
ڈھونڈھنے والے سے پوچھے کوئی کیا جاتا رہا

دگر دشمن کا زیادہ تجھسے ہی مجھکو ملال ۴ دشمنی کا لطف شکوون کا مزا جاتا رہا

ہوسکے مطلب نگاری کیا پریشان ہے طبیع ۵ ذہن مین آتے ہی حرف مدعا جاتا رہا

اچھی صورت کی رہا کرتی تھی اکثر تاک جھانک ۶ رکھین آنکھین مگر وہ دیکھنا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھپہ برساتے رہو تیر نگاہ ۷ صید جسدم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا

کسقدر اونکو فراق غیر کا افسوس ہے ۸ ہاتھ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا

حرص امنگیر خیال دنیاے بے ثبات ۹ جسقدر حاصل کیا اوس سے سوا جاتا رہا

ابکبھی ان سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے ۹ ورنہ برسون نامہ بر آتا رہا جاتا رہا

۱۰	داغ کچھ منھ سے نہ کہتا جسکا اوسکو بھی تھا ملال	ہوگیا گم ہوگیا جاتا رہا جاتا رہا	۱۳

غیر کو منہ لگا کے دیکھ لیا ۱ جھوٹ سچ آزما کے دیکھ لیا

اونکے گھر داغ جا کے دیکھ لیا ۲ دل کے کہنے مین آکے دیکھ لیا

کتنی فرحت فزا تھی بوے وفا اوسنے دل کو جلا کے دیکھ لیا

کبھی غش مین رہا شب وعدہ کبھی گردن اوٹھا کے دیکھ لیا

جنس دل ہے یہ وہ نہین سودا ہر جگہ سے منگا کے دیکھ لیا

لوگ کہتے تھے چپ لگی ہی تجھے ۱۲ حال دل بھی سنا کے دیکھہ لیا

جاؤ بھی کیا کروگے مہر و وفا ۴ بارہا آزما کے دیکھہ لیا

زخم دلمین نہین ہی قطرۂ خون ۷ خوب ہمنے دکھا کے دیکھہ لیا

ادھر آئینہ ہی اودھر دل ہی ۵ جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھہ لیا

اوسنے صبح شب وصال مجھے ۶ جاتے جاتے بھی آ کے دیکھہ لیا

اونکو خلوت سرا مین بے پردہ ۷ صاف میدان پا کے دیکھہ لیا

تجھکو ہی وصل غیر سے انکار ۷ اور جو ہمنے آ کے دیکھہ لیا

۱۰

داغ نے خوب عاشقی کا مزا
جل کے دیکھا جلا کے دیکھہ لیا

۱۴

بلا سے جو دشمن ہوا ہی کسیکا ۱ وہ کافر صنم کیا خدا ہی کسیکا

دعا مانگ لو تم بھی اپنی زبان سے ۲ کہ پورا ہو جو مدعا ہی کسیکا

ادھر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون تجھی پر تو دل آگیا ہی کسیکا

کسیکی تپش مین خوشی ہی کسیکی ۲ کسیکی خلش مین مزا ہی کسیکا

ذرا ڈال دو اپنی زلفون کا سایا ۴ مقدر بہت نارسا ہی کسیکا
ہمیشہ اسے ہمنے لٹتے ہی دیکھا ۵ مگر دل بھی رنگ وفا ہی کسیکا
تمہین اس سے کیا بحث کیون پوچھتے ہو کوئی تذکرہ ہو رہا ہی کسیکا
مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین برا حال ہمنے سنا ہی کسیکا
ستم ہی کیے جاؤ ہم بھی ہین حاضر نہین حوصلہ دیکھنا ہی کسیکا
بچے جان کس طرح تیری ادا سے ۶ قضا پر کہین بس چلا ہی کسیکا
مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے نہین مانتے ہمین کیا ہی کسیکا
وہ کرنے لگے ہین قیامت کی باتین ۷ یہ سچ ہی تو بس فیصلا ہی کسیکا
سنا کرتے ہین چھیڑ کر گالیان ہم وگرنہ کوئی سر پھرا ہی کسیکا

۱۱ بظاہر نجانے نجانے نجانے
تجھے داغ دل جانتا ہی کسیکا ۲۴

بتون نے ہوش سنبھالا جہان شعور آیا بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا
اوسے حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا ۱ مرے جنازے کے ہمراہ دور دور آیا

زبان پہ اونکے جو بھولے سے نام حور آیا
اوٹھا کے آئنہ دیکھا وہیں غرور آیا

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط فزا
رقیب نے بھی اگر پی مجھے سرور آیا

کہاں کہاں دل مشتاق دیدنے یہ کہا
وہ چمکی برق تجلی وہ کوہ طور آیا

تری گلی کی نہیں اور اسقدر پامال
مگر یہان کوئی بیتاب و ناصبور آیا

جہاں میں ایسے کہہ حسین تھے اونکو شک نہیں
قیامت آگئی جسوقت نام حور آیا

عدو کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنی خون اوترا
وہ جیسے بادہ گلرنگ کا سرور آیا

تری گلی میں ہی بازگشت مثل نفس
گر جنبش دور گیا واپس اتنی دور آیا

قسم بھی وہ کبھی قرآن کی نہیں کھاتے
یہ رشک ہے او نہیں کیون یقین کہ حور آیا

پیامبر تری باتوں میں ہم کب آتے ہیں
وہاں ضرور گیا اور تو ضرور آیا

کہا جب اوسنے تہ تیغ کون آتا ہے
پکار اوٹھا دل مشتاق ناصبور آیا

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے
بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا

کسی نے جرم کیا ملگئی سزا مجھکو
کسی سے شکوہ ہوا مجھپہ منہ ضرور آیا

جو تجھکو جوش تو ساغر کو آگیا چکر
ہمسے ہی دلکو نہ اوس بزم میں سرور آیا

۳ گذاردی شب وعدہ اسی توقع پر — مرے بلانیکو اب آدمی ضرور آیا

۴ کہین تھی راہ نمائی کہین تھی ہادی — کہین بلا کہین ہنگامہ روان سے دور آیا

۵ لگا دئیے ہین تجلی کی یہ تو اے موسیٰ — کہ سرمہ بنکے جو آنکھوں مین کوہ طور آیا

۶ الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا — یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا

۷ خدا نے بخشدیے حشر مین بہت عاشق — خیال یار مین کوئی نہ بیقصور آیا

۸ ترے نصیب کا ابل وہان بھی صبر نہین — جواب گیا وہ قیامت کے دن ضرور آیا

۹ پئے ہو بزم مین ساقی تو یہ خیال رہے — کسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا

۱۰ شہید ناز بھی عاشق مزاج بھی مین ہون — اسی لیے ملک الموت بنکے حور آیا

۱۳ وہین سے داغ سیہ بخت کو ملی ظلمت
جہان سے حضرت موسیٰ کے ہاتھ نور آیا ۲۳

کیا لطف ستم یون انہین حاصل نہین ہوتا — غنچے کو وہ ملتے ہین اگر دل نہین ہوتا

۱ دلکا کوئی حامی دم بسمل نہین ہوتا — کمبخت کلیجہ بھی تو شامل نہین ہوتا

۲ کچھ تازہ مزا شوق کا حاصل نہین ہوتا — ہر روز نئی آنکھ نیا دل نہین ہوتا

انکار رہا خواب مین بھی وصل سے اوسکو
معشوق کسی حال مین قائل نہین ہوتا

ایسا تو نہو حشر مین انکار کی ٹھہرے
تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہین ہوتا

جس آئینہ کو دیکھ لیا قہر سے اوسنے
اوس آئینہ سے کوئی مقابل نہین ہوتا

کیا عشق سے نفرت ہے کہ وہ پوچھتے ہین
کوئی بھی وہ بستی ہے جہان دل نہین ہوتا

غمزہ بھی سفاک نگاہین بھی ہون خونریز
۳ تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہین ہوتا

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بے پوچھے کسی سے کوئی سائل نہین ہوتا

چلنے کا رہ دوست مین سامان نہین بنتا
پہونچین تو ٹھکانا سر منزل نہین ہوتا

جس دن ہے گلگشت نکلتی ہین وہ گھر سے
۴ رکھتے ہی نہین پاؤن جہان دل نہین ہوتا

کیا ناک مین دم ہو دل دشوار طلب سے
۵ وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہین ہوتا

اب ایسے کھٹکتا ہے الگ خار تمنا
کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہین ہوتا

منزل پہ جو پہونچے تو ملے قیس کو لیلی
ناقے سے جدا کیا کبھی محمل نہین ہوتا

محمل کھلے وہین آپ جہان جا کے بیٹھے
یہ شرم یہ پردہ سر محفل نہین ہوتا

مین اور شب تیرہ و صحرای خطرناک
رہبر کا پتا سیکڑون منزل نہین ہوتا

۴ سمجھاتے ہین نادان وہ کیسے ہے تسکین
یہ کہتے ہین وہان ہم جہان دل نہین ہوتا

۵ ہین ایسے بھی ہشیار جگر سے بھی خبردار
جب آنکھ لگاتا ہون تو غافل نہین ہوتا

۶ رکھلون ترے پیکانکو کلیجے سے لگا کر
اپنا کبھی ہوتا ہے کبھی دل نہین ہوتا

مرنے ہی پہ جب آئے تو کیون ڈوبکے مرلے
کیا خاک مین الجھانیکو ساحل نہین ہوتا

چھینتے ہین تجھے اہل ہوس نقد دل ایسا
جو تیر خطا ہو سکے بھی قابل نہین ہوتا

۸ یہ داد ملی اونسے مجھے کاوش دل کی
جس کام کی عادت ہو وہ مشکل نہین ہوتا

۱۴ ۹ اے داغ کس آفت مین ہون کچھ بن نہین آئی
وہ سمجھتے ہین مجھسے جدا دل نہین ہوتا ۱۵

۱ جسنے ہمارے دلکا نمونہ دکھا دیا
اوس آئنہ کو خاک مین اوسنے ملا دیا

معشوق کو اگر دل بے مدعا دیا
پوچھے کوئی خدا سے کہ عاشق کو کیا دیا

۲ بے مانگے درد عشق و غم جان گزا دیا
سب کچھ ہمارے پاس ہے اللہ کا دیا

۲ ناوک ابھی ہے شست مین صیاد کی مگر
اوٹھتی ہین انگلیان وہ نشانہ اوڑا دیا

۳ رکھتے ہین ایسے چاند کو تو غیر بھی عزیز
یوسف کو بھائیون نے کنوین مین گرا دیا

ملتا ہی لخت دل مجھے سرکار عشق سے ۴ اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا

صرف بنا بتکدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ ۵ اک ایک اینٹ کے لیے مسجی کو ڈھا دیا

ملتے ہیں تیرے چاہنے والے ہیں تیرے ڈہنگ ۶ جو تجھ پہ مٹ گیا مجھے اوسنے مٹا دیا

مضمون شوق چھپ سکا اسکو کیا کرون گو میں نے خط رقیب کے خط میں ملا دیا

دنیا میں اک یہی ہی زیارت گہ جنون ۷ خانہ خرابیون نے مرا گھر بنا دیا

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست خ ہین لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا

تیر فراق داغ تمنا و رشک غیر دل ہو جگر ہو کہاتے ہین سب اپکا دیا

پیکان یا سینے سے کیونکر نکال دون یہ ہی خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا

تا حشر منکرین قیامت نہ مانتے تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا

۱۴ تجھ بن گئے خوب وس بت نا آشنا سے داغ
گر ایکبار در حرم اسنے ملا دیا ۱۷

انکار میکشی نے مجھے کیا مزا دیا ۲ سینے پہ چڑھ کے اسنے خم مے پلا دیا

پہر ایک کو مستعار دل مبتلا دیا یون ہنس کے آنکھ مانیکو عاشق بنا دیا

جو کچھ ہوا ہوا دل تجھے اسی بیوفا دیا
تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

آخر کو جوش گریہ نے اتنا کیا اثر
نقش مرا صفحۂ دل سے مٹا دیا

احسان مانتا ہوں ستمہائے غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا

وہ نامراد لطف اسیری ہوں ہمصفیر
صیاد نے بھی مجکو چمن سے اڑا دیا

اپنی تو زندگی ہو تغافل کی وجہ سے
وہ جانتے ہیں خاک میں ہمنے ملا دیا

تھوڑی سی پی کے تلخیٔ می کا گلا رہا
جب منہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا

وہ نانسے زمین پہ رکھتے نہ تھے قدم
تعریف کرکے اور بھی ہمنے اڑا دیا

کام آگیا ہجوم رقیبوں کا بزم میں
اوس فتنہ گر کی آنکھ سے مجکو چھپا دیا

تعریف جور اور پھر اس شد و مد کی ساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

یوں ہوگئی نجات یہ تدبیریں پڑھی
ناصح کو ہمنے غیر کے پیچھے لگا دیا

کوئی بھی طول روز جزا سے غرض تھی
میری شب فراق کی ضد نے بڑھا دیا

یاروں کا ہے ساتھ ہی مانند برق و ابر
رو یا کیا بہت مجھے جسنے ہنسا دیا

انسان جانتے تو نہ لکھتے وہ یہ جواب
کیا نے نامہ بر نے مجھے کیا بتا دیا

کہلاتے ہیں حاتم ثانی جناب شیخ ۔ کیا جانے سیفروش کو حضرت نے کیا دیا

۱۵ بخشا گیا جو دل نے غم سیہ کار دیکھنا ۳۰
جنت کہینگی آگ لگا دی جلا دیا

کچھ سہی قاتل کا تبسم نمک افشاں ہوتا ۔ کیا ہی چسکا مرے زخموں نے نمکدان ہوتا

موت کا مجھکو نہ کھٹکا شب ہجران ہوتا ۔ میرے درد و اثر پہ گر آپکا درمان ہوتا

۱ گر مرے ہاتھ تری بزم کا سامان ہوتا ۔ میزبان میں کبھی ہوتا کبھی مہمان ہوتا

عشق تاثیر جو کرتا تو نہ پنہان ہوتا ۔ رنج میرا ترے چہرے سے نمایان ہوتا

دین و دنیا کے مزے جب تھے کہ دونوں ہوتے ۔ ایک میں کفر اگر ایک میں ایمان ہوتا

۲ دل کو آسودہ جو دیکھا تو انہیں ضد آئی ۔ اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشان ہوتا

خلد میں بندہ رہے زیست کی سامان ہیں کیا ۔ لطف جب تھا کہ یہ مجموعہ پریشان ہوتا

بے نیازی سے جو ہوتی میری تمنا پوری ۔ مجھکو ارمان جو ہوتا تجھے ارمان ہوتا

۳ عشق کچھ کھیل نہیں ایدل آرام طلب ۔ سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آسان ہوتا

کیا غضب ہے نہیں انساں کو انساں کی ۔ ہر فرشتے کو یہ حسرت ہے کہ انسان ہوتا

حشر کے روز تجھی پاس عدالت ہوگا ۴ بخشدیتا جو یونہیں جرم تو احسان ہوتا

ہم پڑھے لیتے ہیں کلمہ بت کافر سن لے — تو نے دیکھا ہی نہیں کوئی مسلمان ہوتا

اے فلک ہجر میں گھنگھور گھٹا چھائی ہے — دامن ابر بھی میرا ہی گریبان ہوتا

ذبح کے بعد مجھے لطف تپش رہ جاتا — کاش خنجر میں ترے تیر کا پیکان ہوتا

مرض عشق طبیبوں نے بہت دبایا — آخر کار یہ آزار ہی درمان ہوتا

کون کہتے ہے عادت مجھے تنہائی کی — پاس فردوس کے سنسان بیابان ہوتا

شکر کرتا ہوں ملی نعمت غم کھانے کو — آج فاقہ ہی مجھے ہوا شب ہجران ہوتا

ہو گئی بار گراں بندہ نوازی تیری ۵ تو نہ کرتا اگر احسان تو احسان ہوتا

تیرے ملاشی لیے رہتا نہ کبھی دست جنوں — گر مری جیب کے اندر بھی گریبان ہوتا

۱۶ — داغ کو ہم نے محبت میں بہت سمجھایا
وہ کہا مان نہ لیتا اگر انسان ہوتا — ۱۳

دل بیتاب اضطراب نے مارا ۱ اسی خانہ خراب نے مارا

میری آنکھوں نے ہے عیاں پس رنگ ۲ نرگس نیم خواب نے مارا

دیکھ لینا کہ حشر کا میدان ٢ میرے حاضر جواب نے مارا

یاد کرتے ہو غیر کے اشعار ٣ ہائے اس انتخاب نے مارا

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل ۴ اور پچھا جناب نے مارا

جسکو ڈھونڈھا ملا نہ کعبے مین ایسے خالی ثواب نے مارا

جان بچتی نظر نہین آتی اب نگاہ عتاب نے مارا

تھک گئے ہاتھ لکھتے لکھتے خط اس سوال و جواب نے مارا

دیا چکین خلد مین کہ دوزخ مین طول روز حساب نے مارا

وصل دیکھا اگر وصال ہوا مجھکو تعبیر خواب نے مارا

میری میت پہ کیون نہ برسے نور غیبت آفتاب نے مارا

مجھکو بیتاب دیکھکر بولے ۵ آپ کے اضطراب نے مارا

١٧ ٦ دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسیٰ
داغ مجھکو حجاب نے مارا ٢٦

اس کعبۂ دلکو کبھی ویران نہین کیا ١ اوس بت کو کبا اللہ کا مہمان نہین کیا

کیا ہمنے عذاب شب ہجران نہین دیکھا
تمکو نہ یقین آئے تو ہان ہان نہین دیکھا

کیا تونے مرا حال پریشان نہین دیکھا
اسطرح سے دیکھا کہ مری جان نہین دیکھا

جب ہاتھ پڑا وصل مین شوخی سے کسیکا
پھر ہمنے گریبان کو گریبان نہین دیکھا

ہم جیسے ہین ایسا کوئی دانا نہین پایا
تم جیسے ہو ایسا کوئی نادان نہین دیکھا

راحت کے طلبگار ہزارون نظر آئے
محشر مین کوئی جور کا خواہان نہین دیکھا

نظرون مین سمایا ہوا سامان نہین جاتا
لیلی نے کبھی قیس کو عریان نہین دیکھا

اس بت کی محبت مین قیامت کا مزا ہے
کافر کو کبھی دوزخ مین پشیمان نہین دیکھا

کہتے ہو کہ بس دیکھ لیا ہمنے ترا دل
دل دیکھ لیا اور پھر ارمان نہین دیکھا

کیا ذوق ہے کیا شوق ہے سو مرتبہ دیکھون
٢ پھر بھی یہ کہون جلوہ جانان نہین دیکھا

محشر مین وہ نادم ہون خدا یہ نہ کہلائے
آنکھون نے کبھی اوسکو پشیمان نہین دیکھا

جو دیکھتے ہین دیکھنے والے ترے انداز
تونے وہ تماشا ہی مری جان نہین دیکھا

ہر چند ترے ظلم کی کچھ حد نہین ظالم
پر ہمنے کسی شخص کو نالان نہین دیکھا

کو نزع کی حالت ہے مگر پھر یہ کہونگا
٣ کچھ تمنے مرا حال پریشان نہین دیکھا

تم غیر کی تعریف کرو قہر خدا ہی | معشوق کو یون بندہ احسان نہین دیکھا
۴ کیا جذب محبت ہی کہ جب سینے سی کھینچا | سفاک تری تیر مین پیکان نہین دیکھا
۵ ملتا نہین ہمکو دل گمگشتہ ہمارا | تونے تو کہین اے غم جانان نہین دیکھا
جو دن مجھی تقدیر کی گردش نی دکھایا | تونے بھی وہ اے گردش دوران نہین دیکھا
۶ کیا واسطہ اوس سے پریشانی دل کی | جس بت نے کبھی خواب پریشان نہین دیکھا
۷ مینے اوسے دیکھا ہے مرے دل نے اوسے دیکھا | تونے اوسے اے دیدۂ حیران نہین دیکھا
۸ تمکو مرے مرنے کی حسرت یہ تمنا | اچھو نکو بری بات کا ارمان نہین دیکھا
لو اور سنو کہتے ہین وہ دیکھکے مجھکو | جو حال سنا تھا وہ پریشان نہین دیکھا
۹ تم منہ سے کہے جاؤ کہ دیکھا ہی زمانہ | آنکھین تو یہ کہتی ہین کہ ہان ہان نہین دیکھا
کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمن ناز | ہمنے تو وہان شمع کو گریان نہین دیکھا
کہتی ہی مری قبر پہ رو رو کے محبت | یون خاک مین ملتے ہوے ارمان نہین دیکھا

۱۸ کیون چھپتے ہو کون ہی یہ کسکی ہی شہرت
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا ۱۲

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا
تجھپر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

جانتا ہون کہ مری جان ہے تو
اور مین جان سے بیزار یہ کیا

پاؤن پر انکے گرا مین تو کہا
دیکھ ہشیار خبردار یہ کیا

تیری آنکھین تو بہت اچھی ہین
سب انہین کہتے ہین بیمار یہ کیا

کیون مکر قتل سے انکار یہ کیون
اسقدر ہی تمہین دشوار یہ کیا

سر اوڑاتے ہین وہ تلوارون سے
کوئی کہتا نہین سرکار یہ کیا

ہاتھ آتی ہے متاع الفت
ہاتھ ملتے ہین خریدار یہ کیا

خوبیان کل تو بیان ہوتی تہین
آج ہے شکوہ اغیار یہ کیا

لے لیے ہمنے لپٹ کر بوسے
وہ تو کہتے رہے ہر بار یہ کیا

وحشت دل کے سوا الفت مین
اور ہین سیکڑون آزار یہ کیا

ضعف رخصت نہین دیتا افسوس
سامنے ہے در دلدار یہ کیا

۱۹

باتین سنیے تو پھڑک جائیگا
کرم ہین داغ کے اشعار یہ کیا

۲۳

روکنا دلکو کہ شوق زلف دلبر لیچلا
تھا منا مجکو کہ یہ سودا مرا سر لیچلا

اوسکی محفل سی کہون کیا دلکو کیونکر لیچلا
ہار کر اکبار چھوڑا پھر مکرر لیچلا

نالہ چنکر دلکی باتین دل سے باہر لیچلا
یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لیچلا

باندھکر مشکین خیال زلف دلبر لیچلا
سانپ کے منہ مین مرا مجکو مقدر لیچلا

چلدیا وہ شعبدہ گر مین یہی کہتا رہا
اسکو لینا وہ کوئی دل کو چرا کر لیچلا

ابر رحمت کا ہوا اہل جہنم کو گمان
سوی دوزخ مین جو اپنا دامن تر لیچلا

وہ سدھارے اپنے گھر مجکو رہی یہ کشمکش
ضبط نے کھینچا ادہر دل کو ادہر دلبر لیچلا

رشک دشمن نے مجھے آنکھیں دکھائین دور سے
شوق نظارہ جو سوے روزن در لیچلا

دلکی باتین الہی جانے بیخودی ہی شوق مین
کسطرح لایا خدا جانے یہ کیونکر لیچلا

پھر بلایا پھر کہا کچھ پھر اوسے رخصت کیا
نامہ بر جب حسرتون کا میرے دفتر لیچلا

کیا ہوا اکس سخت جان سے ہو گئی قاتل کو لاگ
چھانٹ کر دس بیس مین جو ایک خنجر لیچلا

سیکڑون مہر شہادت ہین مرے داغ گناہ
مین عدم کو خود بنا کر اپنا محضر لیچلا

[illegible]
[illegible]

حور جب رضوانسے بزم فردوس پر جھگڑی ہوئے | جب بت کافر کو مین لین چھپا کر لیچلا
کاتب اعمال سے محشر مین ہوگی گفتگو | اسلیے مین آپ اپنا حال لکھکر لیچلا
کوئی دامنگیر تھا کوئی گریبان گیر تھا | اوسکو اپنے ساتھ جب مین روز محشر لیچلا
پوری اوترے گی قیامت سے نہین مجکو امید | ایک ڈر اوین تھے قدکے برابر لیچلا
بار عصیان کسقدر ہے آدمی جزو ضعیف | یہ گرادیگا جو اتنا بوجھ سر پر لیچلا
آنسوون کا قافلہ چلنے لگا نالے کے ساتھ | یہ جرس آواز پپا پہنی لگا کر لیچلا
اوسکی جیتون پھر رہی محفل مین ہل چل پڑ گئی | مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر لیچلا
منزل مقصود تک پہونچے بڑی مشکل سے ہم | ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لیچلا
وای قسمت اب نہ آئیگا نہ لائیگا جواب | لیچلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لیچلا

٢٠ یہ حسین یہ جبین یہ شہر ایسی لہر بہر ١٠
داغ کلکتہ سے لاکھون داغ دلپر لیچلا

کسنے کہا کہ داغ وفادار مر گیا | وہ ہاتھ ملکے کہتے ہین کیا یار مر گیا
دام بلای عشق کی وہ کشمکش رہی | اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا

بیری ہی دم سے زندہ ہی آزار عشق کا
مین مر گیا اگر تو یہ آزار مرگیا

محجوب کر نہ جرم فغان پر کہ لطف کیا
شرم گناہ سے جو گنہگار مرگیا

بیداد گر کو رنج ہی کیا حسرت ستم
جب اپنی موت کوئی دل فگار مرگیا

بدتر ہی موت سے بھی زیادہ یہ زندگی
وہ جی گیا جو عشق کا بیمار مرگیا

ہی تیری جنس حسن مین تاثیر زہر کی
جسکی نظر پڑی وہ خریدار مرگیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اسلیے
جانے کوئی کہ طالب دیدار مرگیا

جس سے کہا ہی آپنے اقرار جی گیا
جسنے سنا ہی آپ سے انکار مرگیا

۲۱

کس بیکسی سے داغ نے افسوس جان دی
پڑھکر ترے فراق کے اشعار مرگیا

۱۶

جگر کو تھام کے مین بزم یار سے اوٹھا
ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہمارے لئے وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم
ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا نہ پھر کہین وحشی پہ شک تو دیکھو
کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

شب فراق اجل کی بہت دعا مانگی
جگر مین درد بڑے انتظار سے اوٹھا

رہا ہی خون کے چھینٹون سے پیرہن گلنار
تری شہید کا لاشہ بہار سے اوٹھا

ہمارے خط مین وہ مضمون سرگرانی تھا
کہ ایک حرف نہ اوس گلعذار سے اوٹھا

تمہارے جھوٹ نے بے اعتبار سب کے کیا
کہ جیسے ایک سے اوٹھا ہزار سے اوٹھا

اوسی کے راہ گذر مین لگائے سو چکر
جو گرد باد ہمارے غبار سے اوٹھا

گلہ رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین
حجاب کب نگہ شرمسار سے اوٹھا

ترس رہے تھے شرابی کہ اونگلیان اوٹھین
وہ ابر رحمت پروردگار سے اوٹھا

کسی نے پاس حنائی جو نار سے کہا
بھڑک کے شعلہ ہمارے مزار سے اوٹھا

رہی وہ حسرت دنیا کہ صبح محشر بھی
مین اپنے ہاتھونکو ملتا مزار سے اوٹھا

پچھوٹتا اگر اونکے قدم وہ کیون جاتے
مگر نہ ہاتھ دل بیقرار سے اوٹھا

وہ فتنہ فتنہ ہی وہ حشر حشر ہی یارب
جو بزم یار سے جو کوی یار سے اوٹھا

تم اپنی ہاتھ سے وہ پھول غیر کو چنکر
یہ داغ کب دل امیدوار سے اوٹھا

٣٢ عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور
ذلیل ہو کے بڑے افتخار سے اوٹھا ١١

دل مبتلا سی لذت آزار ہی رہا
مرنا فراق یار مین دشوار ہی رہا

ہر دم پہ شوق تھا اسے قربان کیجیے
مین وصل مین بھی جانسے بیزار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہون
بخشا گیا مین تو بھی گنہگار ہی رہا

ہوتی ہین ہر طرح سے مری پاسداریان
دشمن کے پاس بھی ہمرا یار ہی رہا

اُن پہلو ون نکال دیا پھر نہ کہہ سکے
ہر چند اونکو وصل کا اقرار ہی رہا

زاہد کی توبہ توبہ ہی گو نہ گھونٹ کے
سو بوتلین وڑا کے بھی ہشیار ہی رہا

دیکھین ہزار رشک مسیحا کی صحوتین
اچھا رہا جو عشق کا بیمار ہی رہا

صیدیمین تمنے چھوڑ دیے ہین بہت اسیر
مین بھی رہا ہوا کہ گرفتار ہی رہا

لذت وفا مین ہے نہ کیسکی جفا مین ہی
دل دار ہی رہا نہ دل آزار ہی رہا

جلہ دکی بعد وصل کی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشق دیدار ہی رہا

۳۳ کہتے ہین جلکے غیر محبت سے داغ کی
معشوق اسکے پاس وفادار ہی رہا ۱۰

حشر مین بھی مبتلا و پریشان ہوجائیگا
جو یہان ہوتا ہی وہ کلدن وہان ہوجائیگا

٧

دل سے بھی باتین نہین کرتا کبھی مین اسلیے
وہ ستمگر بدگمان یہ رازدان ہوجائیگا

آستین سے پونچھ لے بہتے ہوئے آنسو مرے
ہاتھ تیرا چھپکے آ قاتل وہان ہوجائیگا

اُنکے گھر سے جب بگڑ کر مین چلا تو یہ کہا
آپکے جانے سے کیا سونا مکان ہوجائیگا

حسن تیرا عشق میرا ہے بلاے روزگار
آفت آجائیگی یہ چرچا جہان ہوجائیگا

دلکو ہت مین کیا تھا خوگر طرز ستم
کیا خبر تھی وہ یکایک مہربان ہوجائیگا

چپ رہو مجکو نہ حشر مین یہ اپنے اچھی کہی
ہوسکیگا حال دل جتنا بیان ہوجائیگا

سخت جانی تیری تیرونکو رلائیگی لہو
ہر لب سوفار چشم خونفشان ہوجائیگا

دیکھ لینا آرزوے وصل مین میرا وصال
بیٹھے بیٹھے یون ہی اک دن ناگہان ہوجائیگا

١٣ — ٢٤

داغ کو ہم یہ سمجھے تھے کہ تیرے عشق مین
ہای ایسا شخص یون بے خانمان ہوجائیگا

ارمان بھرے دلکا نہ یون نام نکلتا
ناکامی جاوید سے بھی کام نکلتا

گر سلسلۂ نامہ و پیغام نکلتا
تو اے دل ناکام بڑا کام نکلتا

وہ چپ ہی رہے ورنہ مرے ذکر وفا پر
تعریف مین بھی پہلوے دشنام نکلتا

ہوتا ہی حسینون کا یہی وقت نمایش — ورنہ مہ کامل نہ سر شام نکلتا

وہ کاش مرے قتل کو آتے مگر آتے — ارمان تو اے گردش ایام نکلتا

فرہاد کو آتی نہ کبہی سینہ خراشی — گر لاکہہ برس ہاتہہ سے یہ کام نکلتا

معلوم تہا یون ہی تو باتین ہین لگاوتین — آغاز مین کیا عشق کا انجام نکلتا

کیا حضرت ناصح ہی بنے پیر مغان آج — میخانہ سے باہر نہین اک جام نکلتا

گہبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دلدوز — پہلو مین اگر گوشۂ آرام نکلتا

آنکہون مین تو رہتی ہین وہ کاجل بہری آنکہین — آنکہون سے نہ کیون خنجر سیہ فام نکلتا

دشمن کی ندامت نے انہین پیار دلایا — اے کاش مرے سر بہی الزام نکلتا

پیغام بر اوس شوخ کو لایا مجہے لیچل — خالی ترے ہاتہون سے نہین کام نکلتا

۲۵

اے داغ سناتے غزل اوس شوخ کو ہم بہی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا

۱۱

ہے رشک کہ اغیار کو دیکہا اوسے دیکہا — ہر چشم خریدار کو دیکہا اوسے دیکہا

تصویر رخ یار کو دیکہا اوسے دیکہا — خورشید پر انوار کو دیکہا اوسے دیکہا

مشتاق سی کہلجاتے ہین محبوب کے انداز
جب طالب دیدار کو دیکھا اوسے دیکھا

حیرت سے تری دیکھنے والی کی یہ ہے شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اوسے دیکھا

کیا فتنہ محشر مین یہی جو اوٹھینگے
ظالم تری رفتار کو دیکھا اوسے دیکھا

دیکھا نہ اوسے دیکھکے ہوش اوڑ گئے تیرے
ناصح بت عیار کو دیکھا اوسے دیکھا

کہدی ارنی گو سے کوئی جاکے سر طور
گر شعلۂ رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا

عاشق کو یونہی دیکھتے ہین دیکھنے والے
ہر مرتبہ تلوار کو دیکھا اوسے دیکھا

وہ آنکھ دکھائین یہ تمنا نہین ہمکو
جیسے کسی بیمار کو دیکھا اوسے دیکھا

آنکھ اپنی اوٹھی ہی نہین محفل مین اک سے
بیتاب ہو دو چار کو دیکھا اوسے دیکھا

۲۶

اے داغ اوسی شوخ کے مضمون بہرے ہین
جسنے مرے اشعار کو دیکھا اوسے دیکھا

۱۶

دیکھ لیگا یہ مزا حشر مین جو جائیگا
آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

کیا مری قتل کا یون پردہ نہو جائیگا
بیٹھکر اہل عزا مین کوئی رو جائیگا

لیکے دل دوگے تو وہ پھر مجھے ہو جائیگا
تم ذرا اوس سے بھی پوچھو تو لو جائیگا

چین آئے اُسے تکیہ ترے سر کا بنکر
کاٹ ڈالونگا مرا ہاتھ جو سو جائیگا

غیر آیا ہے عیادت کو اگر آنے دو
وہ بھی کمبخت مریجان کو رو جائیگا

آسمان ہو کہ زمانہ ہو غرض کوئی ہو
تم جسے دوست بنا لوگے وہ ہو جائیگا

نامہ بر دیدۂ بیدار ہمارا لیجا
یہ تو جاگیگا جو تو راہ مین سو جائیگا

کیون نگہبان سے آپ ائے مرکے
مفت کا مال ہے کھو جائے جو کھو جائیگا

حشر تک بات نجائیگی جو تم چاہو گے
گھر کا گھر ہی مین ابھی فیصلہ ہو جائیگا

لگ گیا ساقی سرشار یہ چلتے چلتے
آپ جو رنگ مین ڈوبیگا ڈبو جائیگا

یہ وہ حالت ہے کہ ہنستونکو رلا دیتی ہے
جو ہنسانے مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

فیصلہ آج کیے لیتے ہین جو کچھ ہو جائے
نہ سہی اُنسے خوشی رنج تو ہو جائیگا

روز جنتین مین صفین نامہ برونکی بیکار
نہین جمتا وہ مرے ذہن مین جو جائیگا

خط کی یون نقل کہ قاصد کی ہو تا رون تصحیح یہ
یہ بھی گم ہوگا مرا نامہ بھی کھو جائیگا

وصل کی بات مین کی عرض تو ہنسکر بولے
کیون مرے جاتے ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

٢٧ داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو ١٠

چار چھینٹو نمین وہ چلتے ہوئے دھو جائیگا

رکے جو کام تو پھر ادرس نہین چلتا
پرائے بس مین ہی کچھ اپنا بس نہین چلتا

ہمارے سینے مین پہرون نفس نہین چلتا
جب اوسنے روک دیا کہ کے بس نہین چلتا

دکھائین کہ جیہ قاتل مین جان نثارونکو
ہمارے ساتھ کبھی بو الہوس نہین چلتا

بہت ہمارے پھڑکنے سے تنگ ہی صیاد
کہ چار دن سے زیادہ قفس نہین چلتا

گئے یہ گبھی ہین جو دن پھر نہ آئینگے ہرگز
کہ ایک چال فلک ہر برس نہین چلتا

مریض غم سے چلے پیش کیا طبیبونکی
بغیر حکم الٰہی نفس نہین چلتا

وہ شہسوار بہت اپنے دل مین حیران ہی
کہ میری خاک سے آگے فرس نہین چلتا

وہ بدگمان ہی وہ ہی نازنین مرا صیاد
کہ اپنے ہاتھ مین لیکر قفس نہین چلتا

کبھی ادھر تو کبھی ہی ادھر وہ شاہسوار
یہ بانکپن ہی کہ سیدھا فرس نہین چلتا

۲۸
ملے جو داغ تو کیسا بنا مین ٹھیک اوسے
ہزار کوسنے سے کچھ اوسکا بس نہین چلتا
۹

ابھی شکوہ مین سامان دل کا بہم ہوا
کبھا ہنسی مین پیچ پھیلا خوشی مین غم ہوا

حال بیمار ویسا گویا مزاج یار ہی — پہر سنبھالے سے نہ سنبھلے گا اگر برہم ہوا

ناامیدی ہجر میں تھی تو نے دی راحت مجھے — کم ہوا جب ایک ارمان ایک دشمن کم ہوا

بے اثر ہو تو بھی طوفان تو نہیں یا تو ہو — حشر اوس آنسو پہ ہی جو قطرۂ شبنم ہوا

چارہ درمان سے بھی وہ رہ گئے اوبھری لگی چوٹ — تھوڑے تھوڑے لطف سے بھی سوز دل کم کم ہوا

آگے آگے رنگ لائیگا ابھی مضمون غم — نامہ بر کہتا ہی اک اک لفظ پر ماتم ہوا

درد دل معشوق کا غصہ نہیں کے چارہ گر — یہ نہ بڑھکر کم ہوا جب کم ہوا تو کم ہوا

صبح ہجر انجمن اوس مہر غمگین و دھواں کا حال — آئینے سے کتنے ہیں یہ کیا ماجرا عالم ہوا

۲۹ — داغ پہر اوس آفت جان سے بڑھائی رسم و راہ
پہلے تھوڑا رنج پایا پیچھے تھوڑا غم ہوا — ۹

کہو جب تم یہ ہی بیمار میرا — تو کیونکر دور ہو آزار میرا

یہ ہو دل (بھی) باعث آزار میرا — یہ ہو غمخوار میرا یار میرا

پیام شوق بھی قاصد ادا ہو — نہ آئے نام بھی زنہار میرا

برائی میں بھی ہوگا کوئی مطلب — وہ کرتے ذکر کیون ہر بار میرا

مجھے کوسین بلاسے گالیان دین | مگر وہ نام لین ہر بار میرا
کہونگا حشر مین یہ کون ہین کون | مزا دیجائیگا انکار میرا
خدا ہی حشر کے دن جو وہ پکارے | کہان ہی طالب دیدار میرا
قیامت ہی سنے وہ سر جھکائے | خدا کے سامنے اظہار میرا

۳۰ مجھے تم جانتے ہو داغ ہون مین | نہین جاتا ہے خالی وار میرا ۱۶

جب جوانی کا مزا جاتا رہا | زندگانی کا مزا جاتا رہا
وہ قسم کہاتے ہین اب ہر بات پر | بدگمانی کا مزا جاتا رہا
داستان عشق جب ٹھہری غلط | پھر کہانی کا مزا جاتا رہا
خواب مین تیری تجلی دیکھلی | لن ترانی کا مزا جاتا رہا
مٹ گئی اب داغ فرقت کی جلن | اس نشانی کا مزا جاتا رہا
چھٹ سکے برسات مین کیونکر شراب | سرد پانی کا مزا جاتا رہا
درد نے اوٹھکر اوٹھایا بزم سے | ناتوانی کا مزا جاتا رہا

غیر پر لطف و کرم ہونے لگا | مہربانی کا مزا جاتا رہا
کوئی تجھ پر بے غرض مرتا نہین | جانفشانی کا مزا جاتا رہا
آپ وہ اپنے نگہبان بنگئے | پاسبانی کا مزا جاتا رہا
دوسرا کوئی نہ تجھسا بن سکا | نقش ثانی کا مزا جاتا رہا
جب شراب کہنہ مین پانی ملا | اوس پرانی کا مزا جاتا رہا
دوسرا پورا پڑا قاتل کا ہاتھ | سخت جانی کا مزا جاتا رہا
نامہ بر نے طے کیے سارے پیام | منہ زبانی کا مزا جاتا رہا
کوئی دن کی اب ہوا کھاتے ہین ہم | دانے پانی کا مزا جاتا رہا

۱۳۱

داغ ہی کے دم سے تھا لطف سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

۱۳۱

وہ جانا چھپ چھپ کر چتون کسیکا | ہمارے ہاتھ مین دامن کسیکا
غبار آلودہ ہین پائے حنائی | مٹا کر آئے ہو مدفن کسیکا
زمانے کے چلن سیکھے ہین تونے | کسیکا دوست ہے دشمن کسیکا

۱ دل ویران کو جب دیکھا تو بولے ۔ یہ ہے اوجڑا ہوا مسکن کسیکا
کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے ۔ ہمیشہ کب رہا جوبن کسیکا
پڑا اتھا ہاے کس کمبخت کے ہاتھ ۔ کہ ہے نکلا ہوا دامن کسیکا
۲ کلیجا تھام لوگے جب سنوگے ۔ نہ سنوائے خدا شیون کسیکا
۳ گریگی طور پر اک اور بجلی ۔ چمکتا ہے رخ روشن کسیکا
گئے وہ جانب گور غریبان ۔ برابر ہو گیا مدفن کسیکا
۴ مرے ماتم مین وہ آئین تو کہنا ۔ کرین غم آپکے دشمن کسیکا
کسیکا دم نکلتا ہے کسی سے ۔ کسی پر حال ہی روشن کسیکا
تجلی روزن دل سے عیان ہی ۔ جھروکے سے ہوا درشن کسیکا

۳۲

وہ پہروں دیکھتے ہین داغ کے دل
کسیکی سیر ہی گلشن کسیکا

۹

گیا ہی عرش معلی پہ شور نالونکا ۔ خدا بھلا کرے آزار دینے والونکا
اونہین جو بحث قیامت سے ہی قیامت کی ۔ عجیب حال دگرگون ہی پائمالونکا

وہ اپنا دست حنائی بھی کھینچتے ہیں
علاج کون کرے میرے دل کے چھالونکا

اسی سے پرسش احوال ہو گئی پہلے
جواب سہل نہیں تھا مگر سوالونکا

فلک پہ شمس و قمر ہیں زمین پہ لالہ و گل
مگر جواب کہاں ہے تمہارے گالونکا

کہا یہ برق تجلی سے طور نے جل کر
ہمارا کیا ہے یہ حصہ ہے خوش جمالونکا

ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو کا گل
تمہارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالونکا

کہیں نہیں تری درگاہ کے سوا یا رب
فلک دو دیکھا ٹھکانا خراب حالونکا

۹ وہ پھول والونکا میلہ وہ سیر بادہ و داغ ۳۳
وہ رہ رہ کے چھمر سے پہ جھگھٹ پری جمالونکا

ردیف بائے موحدہ

پہ دم سے آخر شب ہی سفر جام شراب
شام غربت ہوئی ساقی سحر جام شراب

مست سرشار کو سرشار بنا کر بنا ناک
تہی دست ہوں سے مگر جام شراب

کثرت مجمع اغیار سے محروم رہا
نہ ہوا بزم میں مجھ تک گذر جام شراب

محتسب بیگا جواب اپنے ستم کا تو کیا
کل جو کوثر پہ ہوا داد گر جام شراب

یہ بھی ای محتسب اوس لال پری کا ہی اثر — اوڑ کے پہونچی ہی جو تجہہ تک خبر جام شراب
خون دیگا مری پیاس سے یہ ای ساقی — کوئی پتھر کا نہین ہی جگر جام شراب
بزم دشمن مین رہے آپ تو صوفی بنکر — سرخ آنکھونمین کہان ہی اثر جام شراب
می گلرنگ بنا ہجر مین خونابۂ دل — چشم ناسور ہوئی چشم تر جام شراب

۳۳ نہین معلوم کہ ای داغ ہی تو کس دھن مین
نہ تلاش بت مہوش نہ سر جام شراب ۱۷

میری ہی دم سی مہر و وفا کا نشان ہی اب — تجھسا اگر نہین ہی تو مجھسا کہان ہی اب
اک اک گھڑی ہی وعدہ کی اک اک برس مجھے — تم دو گھڑی کہو مری ورد زبان ہی اب
کیا مر گیا ہون بکہہ تو ای چارہ گر مجھے — اونکی زبانسے میری وفا کا بیان ہی اب
آخر یہ ہو گیا دہن تنگ کا جواب — گنجایش اپنی آپکے دلمین کہان ہی اب
اس حال کو پہنچ گئین لکی خرابیان — تیرا مکان ہی اب نہ خدا کا مکان ہی اب
باقی ہی آدھی رات مگر اسکا کیا جواب — گھبرا کے وہ یہ کہتے ہین وقت اذان ہی اب
سینے سے میرے دست تسلی اوٹھائیے — یہ بھی دل نحیف کو بار گران ہی اب

دیکھو ذرا اسی شرم نے سب کچھ مٹا دیا — وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہان ہے اب

بعد فنا بھی اور مکدر کیا اسے — میرا غبار میرے لیے آسمان ہے اب

مین کیا کرون اسنے غیر کو روکا ہے بار ہا — چلتا ہوا رقیب بھی پاسبان ہے اب

کیا لطف دوستی کہ نہین لطف دشمنی — دشمن کو بھی جو دیکھیے پورا کہان ہے اب

اس در مین نصیب کہان عیش جاودان — غم بھی اگر ملے تو وہی ارمغان ہے اب

قاصد کی خاک آئی ہے اوڑ کر ہوا کے ساتھ — ہر پرزہ پرزہ نامہ کا برگ خزان ہے اب

یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگے — مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہے اب

لو اور سنیے شکوہ وصل رقیب پر — وہ صاف صاف کہتے ہین فرصت کہان ہے اب

لایا ہے مجکو بخت رسا بزم عیش مین — مجھسے ڈرو کہ دست مرا آسمان ہے اب

۳۵ — ۱۵

تمکو یقین نہین تو نہو اسکا کیا علاج — کمبخت داغ تمسے بہت بدگمان ہے اب

ردیف تاے فوقانی

عالم یاس مین گھبرائے نہ انسان بہت — دل سلامت ہے تو حسرت بہت ارمان بہت

قتل ہونے نہ دیا شکر جفا نے مجھکو | کام آئی ہین مرے وقت مین احسان بہت
شہر کیواسطے سب طرز ستم بھول گئے | کچھ دوا کیجیے ہے آپ کو نسیان بہت
ہو گیا روز کے صدمون سے کلیجہ پتھر سا | نکلے ٹوٹے ہوے قاتل ترے پیکان بہت
کاش دو چار ہزار ایسے ہی ہون کافر عشق | ہمنے کعبے مین بھی دیکھے نہ مسلمان بہت
سر اوٹھاتا نہین تو شرم جفا سے ظالم | یا کیے ہین کسی کمبخت نے احسان بہت
تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا | ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیمان بہت
حسرتین روز نئی دلمین بھری جاتی ہین | تھوڑی تھوڑی بھی ہوئی جاتی ہین مہمان بہت
سوچیے دلمین تو ہے عشق نہایت دشوار | نہ سمجھیے تو یہی کام ہے آسان بہت
وعدہ کرتے ہی پلٹ جاؤ ہم اس سے خوش ہین | دل غمگین کو خوشی کی تو ہے اک آن بہت
دلکو کسطرح بہلاؤن تجھے اے پردہ نشین | بیخودیمین بھی تو رہتا ہے ترا دھیان بہت
رنگ لائیگا ترا دست حنائی کافر | ایکدن لائینگے اس ہاتھ پہ ایمان بہت
حسرتین لی تو چلی روح عدم کو لیکن | اس مسافر سے چلیگا نہ یہ سامان بہت
زہد کی باتین ہین حضرت واعظ [illegible] | یہ مسلم کہ پڑھا آپنے قرآن بہت

١٢ — ٣٦

بزم احباب میں آکے داغ کبھی تو ہنس بول
دیکھتے ہیں تجھے ہر وقت پریشان بہت

ردیف دال مہملہ

تیری گلی سے گو ہو صبا یا نسیم بند
ہوگی نہ بوے کاکل عنبر شمیم بند

گو اونکے گھر سے ہو گئے میرے ندیم بند
رکھتا نہیں ہی کام کسیکا کریم بند

ہوگا دم اخیر بھی لب پر مرے الم
ہوگی زبان پڑھکے الف لام میم بند

بخشے گئے تو حشر میں ہم سیر میں رہے
آخر کو ہو گئے درِ خلد نعیم بند

جو خود نہ کھا سکے وہ کھلائے کسیکو کیا
رہتا ہی رات دن درِ گنج لئیم بند

قاتل کی طرز نیم تبسم ادائی ہی
لب نیم وا ہیں زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی سنی ہیں ہمنے بہت لن ترانیاں
روکے سے کب ہوئی ہو زبان کلیم بند

روکے سے کوئی رکتی ہیں مژگان خونفشان
باندھے سے بھی نہو کبھی دست کریم بند

چوری سی کوئی رات کو نکلا ہی دیکھیے
دروازہ گھر کا نیم ہی وا اور نیم بند

ہم بحر اشک روک کے رکھتے ہیں آنکھ میں
کوئی کرے تو کوزے میں دریا حکیم بند

یون میرے دلمین گھر کرہین تیری حسرتین ۔ ہوجا جیسے قلعے مین فوج غنیم بند

۳۷

ای داغ اونسے جور و جفا کا گلا عبث
تیرے کہے سے ہوگی نہ رسم قدیم بند

۱۴

ردیف راے مہملہ

۱ جواب وصل نکلا آپکے منہ سے نہین ہنکر ۔ شکایت بھی یہان آئی تو لب آفرین ہنکر
مگر ہمکو رکھنا تھا تو یون اپنچ رکھنا تھا ۔ کدورت دلمین ہی ہنی اوسکی کوچے کی زمین ہنکر
جو کرتی پیروی مجنونکی ہم کیا ہمکو سودا تھا ۔ مگر وہ دلمین بیٹھا لیلیے محمل نشین ہنکر
۲ رموز عشق سے واقف ہین وہ سچ کہا قاصد ۔ وہی دانا سہی چھٹ جائینگے بھولے یہین ہنکر
خیال نازکی سے کوئی نالے کر نہین سکتا ۔ ہزارون آفتو نسے بچگئے تم نازنین ہنکر
۳ یہان ہم بدنصیبونکی جو قسمت مین نہین آتی ۔ الٰہی ہوگئی کیا خوبی قسمت وہین ہنکر
شراب عشق کی ہمنے عجب تاثیر دیکھی ہے ۔ بگڑ کر کہین ہیتی ہے کیفیت کہین ہنکر
کدورت سے بری ہے جو محبت پاک عاشق کی ہے ۔ یہی وہ عطر ہے جو روح ٹھہرا ہے یہین ہنکر
نہین ہوتا اثر خجلت سے لب تک آ نہین سکتے ۔ رہی ہے آہ سینے مین نگاہ شرمگین ہنکر

خراش سینہ سے بیت وحشت گل کھلا دیتا | بگاڑا جیب نے جیب آستین نے آستین ہنکر
کوئی معشوق ایسی بد مستی بھی کرتا ہے | کہ تیرا نام چھپتا ہے مری مہر نگین ہنکر
تمہارے لب کے آگے خندۂ گل کا یہ نقشہ ہے | کہ جس صورت کوئی بد شکل آئے حسین بنکر
عتاب آلودہ چہرہ کی ادا پر لوٹ ہوں قاتل | مری دل پر چھری پھرتی تری چین جبین بنکر

٣٨

یہ سنتے ہی رہا اک شور برپا انکی محفل میں
گئے تھے رات کو کیا داغ دیوانے تمہیں بنکر

٢٥

مٹ گئے عشق میں گھر سیکڑوں ویران ہو کر | ١ | پھر گئی آنکھ تری گردش دوران ہو کر
کیوں نہ مر جائیے اس چھیڑ پہ قربان ہو کر | دلمیں چبھتی ہے تمنا تری مژگان ہو کر
جب کہیں جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہو کر | تمکو جانا نہیں آتا ابھی مہمان ہو کر
اوسکو حسرت نہ رہی دشمن ایمان ہو کر | ٢ | کوئی دن دیکھ لو اسی داغ مسلمان ہو کر
ہمتو اوس داغ کے قائل ہیں جو چمکے تا حشر | دل کے پردے میں چراغ تہ داماں ہو کر
دور سے ہٹنے لگا سنکے زیادہ تعریف | اوٹھ گئے آج وہ محفل سے پریشان ہو کر
سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر | ٣ | آئے ہو کیا طرف گور غریباں ہو کر

بخیہ گر عیسیِٰ مریم ہو تو کیا کام مجھے
غیر کے ہاتھ پڑے میرا گریباں ہو کر

خیر بہتر ہے تغافل ہی سہی سن لینا
۴ جان پر کھیل گیا کوئی پریشاں ہو کر

مصلحت سے نکیا جور تو کیا ہوتا ہے
آدمی توبہ کرے دل سے پشیماں ہو کر

نالے رہجاتے ہین رک رک کے مری سینے مین
تیر بیٹھا ہے ترا حلق کا درباں ہو کر

یہ ہنر دست جنون کا یہ سلیقہ دیکھو
دھجیاں اڑتی ہین اُن کی گریباں ہو کر

کس خرابی مین ہین آزار محبت والے
یہ بگڑتا ہے مرض قابل درماں ہو کر

غیر کی خاک تلے کو چبھین بیشک ہوگی
اشک بہتے ہین مری آنکھ سے پیکاں ہو کر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہاں ہو کر

اپنے ہاتھون سے وہ خط چاک کرے اے قاصد
یہ رہیگا مرے سینے پہ گریباں ہو کر

کیون نہو زیر فلک طالع دشمن کو فروغ
۵ بخت چمکا ہے چراغ تہ داماں ہو کر

ضعف سے خوش ہون کہ جب ہاتھ رکھا سینے پر
اونگلیاں چبھ گئین دل مین مری مژگاں ہو کر

اس نزاکت سے یہ ڈر ہے کہ گلے پر میرے
تیری تلوار نہ رہجائے گریباں ہو کر

تیری حسرت مجھے لائی ہے تری محفل مین
مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارماں ہو کر

ہای ویرانی دل بیسر و سامانی دل
تیری ارمان بہی چہپاتی ہین مہمان ہوکر

نور کسکا ہی مری دلمین کہ ہر آہ کے ساتہ
رہگئی برق تجلی سی نمایان ہوکر

پاس رہنے کی محبت بہی تو ہوجاتی ہی
کیون کہین جا ہماری شب ہجران ہوکر

تجکو معلوم بہی ہی رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہی کوئی روز غزلخوان ہوکر

۳۹
داغ تو کعبے سے جاتا ہی جو بتخانے کو
شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہوکر
۱۳

١ دل نکلے کسطرح ترے پیکان کو چہوڑکر
جاتا ہی گہر سی کوئی بہی مہمان کو چہوڑکر

٢ دست جنون کا اور کرین چارہ گر علاج
سر پیٹتا ہون جیب گریبان کو چہوڑکر

اک پل کی زندگی بہی غنیمت ہی داغ پر
ملتے ہین اشک خاک مین مژگان کو چہوڑکر

اہل عدم سے کہدو مرتے دو رہی
تنہا نجاؤنگا شب ہجران کو چہوڑکر

آیا ہون تیرے دام مین صیاد باغ سے
اپنی مراد برگل و ریحان کو چہوڑکر

٣ قاتل خدا کیواسطے اک زخم اور بہی
تلوار پہر سنبہال نمکدان کو چہوڑکر

پوچہا جو اونسے آؤ گے کب ہنسکے چپ ہوئے
چہرے پر اپنی زلف پریشان کو چہوڑکر

دیکھی نہوگی سیر کبھی اس شکار کی
دیکھو رقیب پر سگ دربانکو چھوڑ کر

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام
نشتر چبھو گئے مرے رگ جانکو چھیڑ کر

محشر سے جائیں خلد میں یارب کب ہوا
حیرت زدہ ہم اوس بت حیرانکو چھوڑ کر

دنیا میں اور کوئی نہوتا گناہگار
پچھتا رہا ہوں دامن عصیانکو چھوڑ کر

٤٠ ١٥

ہر چند رامپور میں گھبرا رہا ہی داغ
کسطرح جائے کلب علی خانکو چھوڑ کر

جو بل ہی تری زلف گرہ گیر سے باہر
وہ پیچ نہیں ہی مری تقدیر سے باہر

نشتر دل حیران سے نکلی ہی نہ نکلی
نکہت نہوئی غنچۂ تصویر سے باہر

تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہی مسافر
تم بات تو کر لو کسی رہگیر سے باہر

حیران ہیں خود اپنی اداؤں سے جہانمیں
آئینہ سے وہ گھر میں ہیں تصویر سے باہر

دریا کے جھگڑے نے بڑا کام نکالا
گھبرا کے وہ نکلے اسی تدبیر سے باہر

درپردہ جو مضمون اوسے میں نے لکھا ہی
ہی کاتب اعمال کی تحریر سے باہر

آئے ہو تو اب داغ ستم دیکھتے جاؤ
آتا ہی جگر نالۂ شبگیر سے باہر

حسرت ہی تری تجھسے وفادار زیادہ
نکلی نہ دل عاشق دلگیر سے باہر

کہتے ہین مری قبر پہ وہ پہر بہی تو دیکھین
یہ مردہ نکالو کسی تدبیر سے باہر

اے صید فگن لین کہٹکتا ہے یہ پیکان
سوفار رہے سینۂ نخچیر سے باہر

اوس تیغ نگہ سے وہ ادا ہوتی ہے ظاہر
شمشیر نکل آتی ہے شمشیر سے باہر

دل ناوک مژگان تو جگر تیر نگہ نے
اس تیر سے باہر ہون اوس تیر سے باہر

نقش قدم غیر کو اوس کوچہ مین دیکھا
یہ پاؤن نہون حلقۂ زنجیر سے باہر

اک چشمۂ حیوان ہے تو اک چشمۂ کوثر
دو قطرے ہین آب دم شمشیر سے باہر

۴۱

دلی سے تو کلکتے مین پہونچے مگر اے داغ
کیونکر ہون حصار فلک پیر سے باہر

۱۲

غیر بہی میری طرح کرتے ہین آہین کیونکر
مین بہی دیکھون تو پلٹتی ہین نگاہین کیونکر

پہر ہی عہد جوانی کی امنگ اور ترنگ
دل بہی مانے وہ رقیبونکو سچاہین کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی اوس بت بدخو سے نباہین کیونکر

زیر دیوار کبہی جہانکے تم دیکھہ تو لو
ناتوان کہتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہی بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہین چاہین کیونکر

جب وہ آنکھونمین سمائے مرے دلمین آئے
بند ہون ناصح نافہم بتا راہین کیونکر

شرم سے آنکھ ملاتے نہین دیکھا اونکو
پار ہوتی ہین کلیجے کے نگاہین کیونکر

دردمندونسے کہین ضبط فغان ہوتا ہی
چپکے چپکے ترے بیمار کراہین کیونکر

یہ چلن کسنے سکھائے یہ طریقے کسنے
آگئین جور و جفا کی تمہین یہ راہین کیونکر

لالہ و گل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے
سر پہ کانٹونکے ہون سرخ کلاہین کیونکر

غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو
نالے کسطرح کیا کرتے ہین آہین کیونکر

۴۳

داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہے یہ بھی
جو برا چاہے ہمارا اوسے چاہین کیونکر

۱۱

ردیف میم

محشر مین بھی کسی کے اوٹھائینگے ناز ہم
ایسے نیاز مند ہین اسکے بے نیاز ہم

چاہین پئے نشاط سلیمان نے تخت و بخت
مانگین مسیح و خضر سے عمر دراز ہم

کیا کیا بہانے موت کے کرتے ہین آئے دن
تجھسے زیادہ ہجر مین ہین حیلہ ساز ہم

دلسے موافقت ہو نہ دلبر سے اتفاق | بے لاگ ہین کسی سے نہین کرتے ساز ہم
ہوگی فقط شریک عزا ایک بیکسی | میت پر اپنی آپ پڑھینگے نماز ہم
ا... انکی چھال یہ طاقت بشر کی ہے | تم جانتے ہو جیسے اٹھاتے ہین ناز ہم
والی بری بھلی کو سمجھلے پیامبر | کیا وصل مین کہ اسکے نہین ہین مجاز ہم
واعظ بھی نہ کہدے کہ پیدا ہی کیون ہوے | دنیا مین آئین اور رہین پاکباز ہم
اسمین بھی کوئی بھید ہے تم جانتے نہین | کہتے ہین ایک ایک سے کیون لگراز ہم
جب سمجھتے ہین کہ آپ پہ دو چار مر گئے | دلولتے ہین قیبون کی اپنے نیاز ہم

۴۳ — ۹

وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتون کی یاد
پڑھتے ہین پانچ وقت کی اب تو نماز ہم

ردیف نون

شب وصل بھی لب پہ آئے گئے ہین | یہ نالے بہت منہ لگائے گئے ہین
خدا جانے ہم کسکے پہلو مین ہونگے | عدم کو سب اپنے پرائے گئے ہین
وہی راہ ... ہی ہو چل پھر کے ہمکو | جہان خاک مین دل ملائے گئے ہین

مرے دل کی کیونکر نہو پائمالی
بہت اسمین ارمان آئے گئے ہین

گلے شکوے ہوتے بھی تھے کس مزے کے
ہم الزام ونستہ کھائے گئے ہین

نگہ کو جگر زلف کو دل دیا ہے
یہ دونون ٹھکانے لگائے گئے ہین

رہے چپ تو ہم بھی دم عرض مطلب
وہ اک اک کی سو سو سنائے گئے ہین

فرشتے بھی دیکھین تو کھلجائین آنکھین
بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین

۴۴

چلو حضرت داغ کی سیر دیکھین
وہان آج وہ بھی بلائے گئے ہین

۱۸

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین
ہم بھی دیکھین تو اوسے دیکھکے کیا کہتے ہین

ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین
سب مین اڑ جاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہین

کچھ تمہارے لب اعجاز نما کہتے ہین
پر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین

سب مجھے شیفتۂ ناز و ادا کہتے ہین
تم تو کہتے ہی نہین کچھ اسے کیا کہتے ہین

جو بھلے ہین وہ برونکو بھی بھلا کہتے ہین
نہ برا سنتے ہین اچھے نہ برا کہتے ہین

بزم احباب مین تاب وصال معشوق
اب کسی شی مین نہین جسکو مزا کہتے ہین

نالہ جیسا خستہ قاصد کی زبان سے نکلا | کوئی رکتا ہی جیسے تیر قضا کہتے ہین
اوسکی ہاتھون سے بہی ذلت و خواری اٹہی گی | غیر اپنی تو خبر لین مجھے کیا کہتے ہین
سخن شاہ و گدا خیر سے خالی نہ سنا | وہ دعا کرتے ہین سبکو یہ دعا کہتے ہین
ہین گنہگار اگر عشق مجازی ہو گناہ | ہین خطاوار اگر اسکو خطا کہتے ہین
دعوی مہر و وفا اونکی زبان پر آیا | اور سنیے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہین
کوئی خوبی نظر آتی نہین تجھمین ظالم | اے فلک پیر ہی صد عیب بجا کہتے ہین
وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہدینگے | غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہین
چوٹ کہائی سی جو دل ٹوٹ گیا ہو اپنا | لوگ اوسکو بہی ترا عہد وفا کہتے ہین
نہین ملتا کسی مضمون مین ہمارا مضمون | طرز اپنی ہی جدا سب سے جدا کہتے ہین
کیا سناتے ہو کہ ہم قتل کرینگے تجھکو | اسکو ہم مژدۂ اندوہ ربا کہتے ہین
شکوہ ہجر برا اوس شوخ نے مجھکو لکہا | جو ہے دل مین کہین اوسکو جدا لکہتے ہین

۴۵ پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تہی
اب خدا جانے وہ کیون اوسکو برا کہتے ہین ۱۲

اسکی شرارتین بھی قیامت سے کم نہین
دل تجھسے بیٹھکے ہی کسی رت سے کم نہین

اندوہ و درد و یاس و غم و رنج اپنی پاس
جو کچھ ہے وہ تمہاری عنایت سے کم نہین

دنیا مین ان بتون نے جلایا ہے اسقدر
دوزخ بھی میرے واسطے جنت سے کم نہین

مژگان نے تیری چاک کیے عاشقون کے دل
دست مژہ بھی پنجۂ وحشت سے کم نہین

وہ لذت وصال سے لیتے ہین جان و دل
یہ مہربانیان بھی عداوت سے کم نہین

کیا ماجرا کہون دل امیدوار کا
اک آرزو ہزار مصیبت سے کم نہین

یہ ناز یہ نگاہ یہ چھل بل یہ شوخیان
قم اوس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہین

اوسکا ثواب لوٹنے والے نہین تو ہین
نظارہ مہ لقا کا عبادت سے کم نہین

ہے شام ہی سے وصل مین انکو تلاش صبح
یہ انتظار بھی مری حسرت سے کم نہین

وہ اپنی ولولین عشق مین یہ بات ہی کچھ اور
شکر جفا وگرنہ شکایت سے کم نہین

خون جگر کی نگرون گا تا عمر
جو رزق مل گیا مری قسمت سے کم نہین

۱۴۴ تونے دیا فروغ اتو ہو دل شمع آفتاب ۱۴۳
ذرہ بھی دردمند اوسکی حقیقت سے کم نہین

مجال کسکی ہی اسے ستمگر سنائے جو تجھکو چار باتین

بھلا کیا اعتبار تونے ہزار منہ ہین ہزار باتین

رقیب کا ذکر وصل کی شب پھر اوسپہ تاکید ہی کہ سنیے

تمہین تو اک داستان ٹھہری ہمین یہ ہین ناگوار باتین

انہین نہ کیون عذر ودسر ہو جب اسطرح کا پیام بر ہو

غضب کیا عمر بھر کی اوسنے تمام کین ایکبار باتین

جو کیفیت دیکھنی ہی زاہد تو چلکے تو دیکھہ میکدے مین

بہک بہک کر مزے مزے کی سنائینگے بادہ خوار باتین

نگاہین دشنام دے رہی ہین ادائین پیغام دے رہی ہین

کبھی نہ بھولینگے حشر تک ہم رہینگی یہ یادگار باتین

بہل ہی جائیگا دل ہمارا کہ ہجر کی شب کو رحم کہاکر

تمہاری تصویر بول اوٹھیگی کریگی بے اختیار باتین

ہمارے سر کی قسم نہ کہاؤ قسم ہی ہمکو یقین نہوگا

تمہارے ناپائدار وعدے سے تمہاری ہے اعتبار باتین
ہے جتانے پہ کیون وہ آئے گو الٹے طعنے مجھے سنا کے
کہا یہ جو زبان پہ آیا سنا کیے سوگوار باتین
فسانۂ درد و غم سنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے
سنی ہوئی ہے بہت کہانی نہ ہمسے ایسی بگھار باتین
مزا تو اوس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر
خدا کے آگے مرے تمہارے اگر ہوئین روز شمار باتین
ابھی سے ہے کچھ اداس قاصد ابھی سے ہے بدحواس قاصد
سنبھل سنبھل کر سمجھ سمجھ کر کرے گا کیا بیقرار باتین
تمہاری تحریر مین ہے پہلو تمہاری تقریر مین ہے جادو
پھنسے نہ کسطرح دل ہمارا جہان ہون یہ پیچدار باتین
بری بلا ہے یہ داغ پیرفن ہم اسکو ہرگز نہ منہ لگانا
وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سنین اگر اسکی چار باتین

بتان باہوش و جرأت حسن کی منزلمین بیٹھے ہین ۔۔ ۱ ۔۔ کہ جسکی جان جاتی ہے اوسیکے دلمین رہتے ہین

ہزارون داغ پنہان عاشقونکے دلمین بیٹھے ہین ۔۔ شرر پتھر کی صورت انکی آب و گل مین رہتے ہین

زمین تک پاؤن نخوت سے نہین رکھتے پری پیکر ۔۔ یہ گویا اسمان کی دوسری منزل مین رہتے ہین

محبت مین مزا ہے چھیڑ کا لیکن مزیکی ہے ۔۔ ہزارون لطف ہر اک شکوہ باطل مین رہتے ہین

خدا رکھے سلامت جنکو اونکو شوق کب آئے ۔۔ ۲ ۔۔ تڑپتے لوٹتے ہم کوچہ قاتل مین رہتے ہین

ہزارون حسن زیبندہ ہین کہ سنکے نہین کہتین ۔۔ بہت ارمان ایسے ہین کہ دلکی دل مین رہتے ہین

یہانتک تھک گئی ہین چلتے چلتے تیر ہاتھون سے ۔۔ کہ اب چھپ چھپکے ناوک سینہ بسمل مین رہتے ہین

نہ دیکھے چشم نرگس نے کبھی تو پاک اشک آہ ۔۔ ۳ ۔۔ کہ یہ بیداغ ہیجا نکی آب و گل مین رہتے ہین

محیط عشق کی ہر موج طوفان خیز ایسی ہے ۔۔ ۴ ۔۔ وہ بہہ گئے ابھی جو ہم ساحل مین رہتے ہین

خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونون گھر ۔۔ ۵ ۔۔ مین اونکے دلمین رہتا ہون وہ میرے دل مین رہتے ہین

جو ہوتی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلی ۔۔ مگر ایسے ہی وہ پردہ محمل مین رہتے ہین

زمانہ سائے سے بچتا ہے ہر اک بزم مین اوسکے ۔۔ ۶ ۔۔ ہمین دیکھو کہ ہم تنہا بھری محفل مین رہتے ہین

سراغ مہر و الفت غیر کے دلمین نہ پائیگا ۔۔ عبث وہ رات دن سعی لاحاصل مین رہتے ہین

بتونکو محرم اسرار تو نے کیون کیا یا رب — کہ یہ کافر سراک خلوت سرا دلمین رہتے ہین
فلک دشمن ہے گردش دونکو جب ملی راحت — زیادہ راہ کی کشمکش سے بھی بستر مین رہتے ہین
تن آسانی کہان تقدیر مین ہم دل گرفتونکے — خدا پر خوب روشن ہے کہ کشمکش مین رہتے ہین
رہے پیر مغانکے پاس کیونکر شیخ مصنوعی — جو رہتے ہین تو کامل صحبت کاملمین رہتے ہین
ہمین منظور جینا عار تمکو قتل کرنے سے — بڑی مشکل مین کہتے ہو بڑی مشکل مین رہتے ہین

۴۸ — ۱۱

کوئی نام و نشان پوچھے تو اے قاصد بتا دینا
تخلص داغ ہے وہ عاشقونکے دلمین رہتے ہین

یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہین — وہ ایک ہی تو شخص ہے تم جانتے نہین
بد عہدیونکو آپکی کیا جانتے نہین — کل مان جائینگے اسے ہم مانتے نہین
وعدہ ابھی کیا تھا ابھی کھائی تھی قسم — کہتے ہو پھر کہ ہم تجھے پہچانتے نہین
چھوڑیگی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی — تم ہاتھ میرے خون مین کیون سانتے نہین
مہر و وفا کا کب ہے نہین آتا ہے اعتبار — جبتک اسے وہ خوب طرح چھانتے نہین
سرباز و جان نثار محبت وہ ہین لیے — رستم بھی ہو تو کچھ اسے گردانتے نہین

اونکا ہی ۔۔ عا تھا صرا مدعا نہ تھا | پہ کیا کروں کہ وہ تو مری مانتے نہیں
تن جائینگے جو سامنے آئیگا آئینہ | دیکھیں کس طرح وہ بھوین تانتے نہیں
نکلا ہی جو زبان سے اوسکو نباہیے | ایسی وہ اپنے دل میں کبھی ٹھانتے نہیں
جب بیٹھتے ہو مجھکو چڑھاتے ہو آستین | دامن عدو کے قتل پہ گردانتے نہیں

گا

٢٩

کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے
عاشق کی بات کا تو برا مانتے نہیں

١١

پڑے پڑے ہیں عتاب اچھے نہیں | ایسے انداز حجاب اچھے نہیں
بیکلی میں ہو گئے چپ چاپ کیوں | آج کچھ ۔۔ شراب اچھے نہیں
جب سوال وصل پہ کرتا ہوں ضد | ڈر کے دیتے ہیں جواب اچھے نہیں
والہ و شیدا کہو تم غیر کو | اوسکے جانب یہ خطاب اچھے نہیں
ای فلک کیا ہی زمانے کی بساط | دم بدم کے انقلاب اچھے نہیں
صورت اچھی ہو تو سیرت ہی بری | ایسے معشوق انتخاب اچھے نہیں
تو بھی اوسکی زلف پیچان ہو گیا | ای دل ایسے پیچ و تاب اچھے نہیں

اور سنئے مجھکو سمجھاتے ہین وہ سا | ڈھنگ یہ خانہ خراب اچھے نہین
کوئی بزم وعظ سے کہتا گیا | ایسے جلسے بے شراب اچھے نہین
توبہ کر لین ہم سے معشوق سے | بہیرا ہین یہ ثواب اچھے نہین

۵۰ اک نجومی واقع سے کہتا تہا آج
آپکے دن اے جناب اچھے نہین ۱۱

کیا کہون تجھکو جو پھر شکوہ نگہ کہون | ۱ | جسکو دنیا کہا اوسکو ہائے کیونکر کہون
سنگدل کہنے سے تو آپ برا مان گئے | یہ جو کچہ سینہ پہ ہوا اسکو بہی پتھر کہون
فائدہ کیا جو کہون تمسے مصیبت اپنی | سامنے او ستمگر کے یہ قصہ کیونکر کہون
مہربانی سے کبھی شخص یہ پوچہا ہی مزاج | ۲ | سخت مشکل ہی کہ حال دل مضطر کیونکر کہون
چھیڑ کر حال عدو چھیڑ سے چپ ہو جاؤن | دیکھین پھر کہتے ہین اوسکو پھر کیونکر کہون
بات کہنے کا مزا کیا جو غلط تم سمجھو | گر یقین ہو تو کہون گر نہو باور کیونکر کہون
میری شامت کہ کہون آپکا بگڑا ہی مزاج | اوسکو بگڑا ہوا ہی اپنا مقدر کیونکر کہون
دل کی تاکید ہی ہر حال مین ہو پاس وفا | ۳۸ | کیا ستم ہی کہ ستمگر کو ستمگر کہون

غیر کا حال چھپاؤ سے کوئی چھپتا ہے — اگر کسی وجہ سے میں آپکے منہ پر کہون
غیر کیواسطے دیدار بھی ہے داد بھی ہے — کسطرح گھر کو ترے عرصۂ محشر کہون

۵۱ ابھی کچھ منہ سے نکالا تو تمہیں جانوگے ۹
داغ پھر مجکو نہ کہنا جو برا بر کہون

پھنسی ہوئی ہے یہ گردن بتونکی بند مین — پڑا دہی کوئی ہوا تما خدا کے بند مین
جنونکی خانہ خرابی سے اب کہان فرصت — پھنسا ہوا ہے یہ نزاکت گھر کے دھند مین
اوسی سے ہوتی ہین انداز بے نیازی کی — جو ہے قدیم تمہارے نیاز مند مین
اوڑا جو لیکے خط شوق ہو گیا عنقا — وہ تیز پر ہے کبوتر ہمارا پرند مین
نکلکے جائے کہان دل تمہاری زلفون سے — پھنسا ہوا ہے یہ نخچیر دو کمند مین
خدا کا ذکر تو اوس بتکے سامنے کر لے — مگر وہ ایک ہی کافر ہے خود پسند مین
نکال لیتے ہین وہ رو کی ہم بھی دلکا بخار — جو بیٹھ جاتے ہین دو چار دردمند مین
چڑھا دی نیزے پہ سر میرا کاٹکے قاتل — کہ یہ شہید بھی نامی ہو سر بلند مین

ہوئی ہے داغ محبت مین تھوڑی سی بدنامی

۵۲ یہ منہ دکھانیکے قابل ہی ہمائی بندہ نہین ۱۹

راہ پر اونکو لگا لائے تو ہین باتو نہین
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتو نہین

یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتو نہین
آزمایا ہی تمہین ہمنے کئی باتو نہین

غیر کے سر کی بلائین جو نہین لین ظالم
کیا مرے قتل کو بھی جان نہین ہاتھو نہین

ابر رحمت ہی برستا نظر آیا زاہد
خاک اوڑتے کبھی دیکھی نہ خراباتو نہین

یارب اس چاند سے ٹکڑے کو کہان سے لاؤن
روشنی جسکی ہو ان تارون بھری راتو نہین

تمہین انصاف سے ای حضرت ناصح کہدو
لطف ان باتو نہین آتا ہی کہ ان باتو نہین

دور کر دست دعا ساتھ دعا کے جاتے
ہای پیدا نہوئی پاؤن مرے ہاتھو نہین

کیا قیامت ہے ادھر ارمان بھر کی حسرت
ایک شب جسکو میسر ہو سو راتو نہین

جلوہ یار سے جب بزم مین غش آیا کہے
تو رقیبون نے سنبھالا اسے ہاتھو نہین

ایسی تقریر سنی تھی نہ کبھی شوخ و شریر
تیری آنکھونکی کبھی فتنے تری باتو نہین

عہد جمشید مین تھا لطف مے و ابر و ہوا
کب یہ مشوق تھی اس قسمت کی برساتو نہین

ہمسے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا
فیصلہ خوب کیا آپنے دو باتو نہین

ہفت افلاک ہیں لیکن نہیں کھلتا یہ حجاب
کونسا دشمن عشاق ہے ان سات میں

اور سنتے ہیں ابھی بند نہیں حجاب اعظم
چاہیے آپ تو دو چار ہی کھلواتے نہیں

سینہ دیکھا او نہیں لوگونکو ترا دم بھرتے
جنکی شہرت تھی بہت گر نہیں انکا تو نہیں

نیچے دیتا ہے او نہیں عشق عنان جان
ایک ہیں سرکار بھی جاتی ہے سودا تو نہیں

دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے
ایسے آپ ہم آئی ہیں ترسی لگا تو نہیں

وصل کیسا وہ کسیطرح بہلتے ہی نہ تھے
شام سے صبح ہوئی آنکھ لگا تو نہیں

۵۳ ۱۳

دہ گئے دن جو سبے یاد بتونکی اے فراغ
رات بھر اپنی گذرتی ہے مناجات تو نہیں

نگاہ پھیر کے عذر وصال کرتے ہیں
شہید ہوا لٹی چھری سے حلال کرتے ہیں

زبان قطع کرو دل کو کیوں جلاتے ہو
ابھی شکوہ ابھی یہ سوال کرتے ہیں

نہ دیکھی نبض نہ پوچھا مزاج بھی تمنے
مریض غم کی یونہیں دیکھ بھال کرتے ہیں

مرے مزار کو وہ ٹھوکر دیتے ٹھکرا کر
فلک سے کہتے ہیں یوں پائمال کرتے ہیں

پتنگ بھی مری شمع کا شب جاتی ہے
وہ دیتے رہتے جو انکو ملال کرتے ہیں

ادھر تو کوئی نہیں جس سے آپ ہیں مصروف
ادھر کو دیکھیے ہم عرض حال کرتے ہیں

یہی ہے فکر کہ ہاتھ آئے تازہ طرز ستم
یہ کیا خیال ہے وہ کیا خیال کرتے ہیں

وہاں فریب و دغا میں کمی کہاں توبہ
ہزار چال کی وہ ایک چال کرتے ہیں

نہیں ہے موت سے کم اک جہان کا چکر
جناب خضر تو نہیں انتقال کرتے ہیں

چھری نکالی ہے مجھ پر عدو کی خاطر سے
پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہیں

یہاں یہ شوق وہ نادان تھا باریک
اونہیں جواب بنا کر سوال کرتے ہیں

۵۴ ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں ۱۴

بھویں تنی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تنکے بیٹھے ہیں
کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یوں بن کے بیٹھے ہیں
دلوں پر سیکڑوں سکے ترے جوبن کے بیٹھے ہیں
کلیجوں پر ہزاروں تیر اس چتون کے بیٹھے ہیں
الٰہی کیوں نہیں اٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے

ہمارے سامنے پہلو مین وہ دشمن کے بیٹھے ہین

یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہین ہے اے دل ناداں

ابھی پھر روٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہین

اثر ہو جذب الفت مین تو کھنچکر آ ہی جائین گے

ہمین پروا نہین ہمسے اگر وہ تن کے بیٹھے ہین

سبک ہو جائینگے گر جائینگے وہ بزم دشمن مین

کہ جبتک گھر مین بیٹھے ہین وہ لاکھون من کے بیٹھے ہین

فسون ہے یا دعا ہے یا معما کھل نہین سکتا

وہ کچھ پڑھتے ہوئے آگے مرے مدفن کے بیٹھے ہین

بہت رویا ہون مین جبسے یہ مین نے خواب دیکھا ہے

کہ آپ آنسو بہائے سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

کھڑے ہون زیر طوبی وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی

جو حسرت مند تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین

تلاش منزل مقصد کی گردش اوٹھ نہین سکتی
کمر کھولے ہوئے رستے مین ہم رہزن کے بیٹھے ہین

یہ جوش گریہ تو دیکھو کہ جب فرقت مین رویا ہون
در و دیوار اک پل مین مرے مسکن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین در پردہ چھنتی ہے
کہ وہ چلمن مین ہین نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اونکا رنگ لائیگا
قیامت بنکے اوٹھینگے بھبوکا بن کے بیٹھے ہین

کسیکی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی
کسیکی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین

قسم دیکر اونہین سے پوچھ لو تم رنگ ڈھنگ اوسکے
تمہاری بزم مین کچھ دوست بھی دشمن کے بیٹھے ہین

کوئی چھینٹا پڑے تو داغ کلکتے چلے جائین

۵۵ عظیم آباد مین ہم منتظر ساون کے بیٹھے ہین ۱۳

محبت مین آرام سب چاہتے ہین ۔۔۔ مگر حضرت داغ کب چاہتے ہین

خطا کیا ہی انکی جو اوس بت کو چاہا ۔۔۔ خدا چاہتا ہے تو جب چاہتے ہین

وہی اونکا مطلوب و محبوب ٹھہرا ۔۔۔ بجا ہی جو اوسکی طلب چاہتے ہین

مگر عالم یاس مین تنگ آکر ۔۔۔ یہ سامان آفت عجب چاہتے ہین

اجل کی دعا ہر گھڑی مانگتے ہین ۔۔۔ غم و درد و رنج و تعب چاہتے ہین

نہ تفریح و آسایش دل کی خواہش ۔۔۔ نہ سامان عیش و طرب چاہتے ہین

قیامت بپا ہو نزول بلا ہو ۔۔۔ یہی آجکل روز و شب چاہتے ہین

نہ معشوق فرخار سے انکو مطلب ۔۔۔ نہ یہ جام بنت العنب چاہتے ہین

نہ جنت کی حسرت نہ حورونکی پروا ۔۔۔ نہ کوئی خوشی کا سبب چاہتے ہین

خدائی تمنا ہے اہل کرم سے ۔۔۔ ستم چاہتے ہین غضب چاہتے ہین

نہ ہو کوئی آگاہ راز نہان سے ۔۔۔ خموشی کو یہ مہر لب چاہتے ہین

خدا انکی چاہت سے محفوظ رکھے ۔۔۔ یہ آنداز بھی منتخب چاہتے ہین

۵۶ ۱۱

غم ہجر سے داغ مجبور ہو کر
کبھی جو نچاہا وہ اب چاہتے ہین

تمام رات وہ جاگین وہ سوئین سارے دن
خبر ہی کیا انہین کیونکر کٹے ہمارے دن

خدا بچائے قیامت کے ہین تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

مجھے گذرتی ہے اک اک گھڑی قیامت کی
جو اسطرح سے گذارے تو کیا گذارے دن

کسیکے جاتے ہی گھر مین ہوئی وہ تاریکی
چراغ مینے جلائے ہین آج سارے دن

وہ بدنصیب ہین آئے نہ یہ قیامت تک
جو میرے ساتھ شب وصل کو پکارے دن

تمہاری طرح بھی ہوگا نکوئی ہرجائی
تمام رات کہین اور کہین ہو سارے دن

مری جگر پہ ہین داغ فراق روز فراق
دکھا رہا ہے چمکتے ہوئے ستارے دن

شب فراق ہو کیونکر نصیب روز فراق
کہ زلف لیلی شب کسطرح سنوارے دن

لڑین جو غیر کی عشرت سے اپنے لیل و نہار
تو رات لٹ سی ہو مات و نسے ہارے دن

اونھون نے وعدہ کیا آج شب کے آنے کا
خوشی تو جب ہے خدا خیر سی گذارے دن

ہمیشہ تمکو مبارک ہو داغ روز نشاط

درد دل کا کوئی پہلو جو نکالون تو کہون
اپنے روٹھے ہوئے دلبر کو منالون تو کہون

زہر سے کم نہین احباب کے طعنے مجھکو
جو ہے دلمین وہ نہین لب پہ انہ بنالون تو کہون

پوچھتے کیا ہو یہ کیسا ہے کتابی چہرا
پہلے مین ہاتھ مین قرآن اوٹھالون تو کہون

جو مرے دلمین ہے کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے
گدگدالون تجھے کہو پاون دبالون تو کہون

پینے جو پائی ہے اوس تیغ ادا مین لذت
سامنے خضر و مسیحا کو بٹھالون تو کہون

شب ہجر انمین جو کچھ اس سے کہی ہین باتین
تیری تصویر کو سینے سے لگالون تو کہون

یک بیک سنکے مرا حال وہ گھبرا جائینگے
ہمنشین مین ابھی نہین بات تجھین لگالون تو کہون

یون ہون بیتاب شب بیست فسانہ ہے دراز
دلکو تھامون تو کہون انکو سنبھالون تو کہون

رات بھر ہجر مین جاگا ہون نہین آداور حشر
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگالون تو کہون

ہتھکنڈے غیر کے سنکر مجھے ملکرالوگے
پہلے دو چار گواہی کو بلالون تو کہون

حال غم کے لیے اسکی بھی شہادت ہے ضرور
ڈیڑھ اچھلے دل مضطر کو بٹھالون تو کہون

جو گذرتی ہے مرے دم پہ نہ پوچھو مجھسے
گالیان عشق و محبت کو سنالون تو کہون

۵۸

داغ پابند قفس ہون نہین کچھہ کر سکتا
دام صیاد سے مین چھوٹکے جاؤن تو کہون

۱۱

جو بیکسی ہو نہ صحرا مین جو نکہت ہو نہ گلشن مین
گریبانمین گریبان ہے نہ وہ دامن ہے دامن مین

قیامت کی تجلی ہے تمہارے روے روشن مین
مجھے ڈر ہے کہ دیکھو آگ لگجائے نہ چلمن مین

تمہارے واسطے مین غیر کو تنہا نچھوڑونگا
سمجھ لینا کہ دو مرکر رہینگے ایک مدفن مین

کسیکے خوف سے جی کھولکر رویا نہین جاتا
کہ جو آنسو ٹپکتا ہے چھپا لیتا ہون دامن مین

گرے کیونکر الگ خوف و خطر سے کانپکر بجلی
اگر تخم محبت ایک بھی ہو سارے خرمن مین

مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کی جادو نے
بٹا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین

مزا جب ہے کہ اس انداز سے ہون پیار کی باتین
ہمارا ہاتھ سینے پر تمہارا ہاتھ گردن مین

کبھی ہم وحشیونکی گھر کی آبادی نہین جاتی
اگر کوئی نہو تو خانہ ویرانی ہے مسکن مین

بنایا آپنے تعلیم دیکر اپنے مطلب کا
بھلا کیونکر نہ سارے خوبیان پیدا ہون دشمن مین

نئے گل پھولتے ہین کیا نرالے رنگ کھلتے ہین
بہارین جو تری محفل مین ہین کب وہ گلشن مین

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذرے

۵۹ کہان وہ رشک گل جھولا جھولائین جسکو ساون مین ۳۲

پھر آسنے لگا جیسے اثر آہ رسا مین — دل اور رہا مین ہی جگر اور رہا مین

تمکین ہی شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین — غمزہ ترے انداز مین انداز ادا مین

دو بانون کی فریاد ہی درگاہ خدا مین — رحم آئے ترے دل مین اثر میری دعا مین

اغیار نہ روکین مجھے احباب تھامین — ملجائے مگر دست سبو لغزش پا مین

اے نامہ بر اوس بت کی وہی راہ گذر ہی — سجدے کا نشان جسکے ہو نقش کف پا مین

آنکھین تری بیمار ہوئین شرم حیا سے — زلفین ہین گرفتار مری دل کی بلا مین

اللہ او نہین تو نظر بد سے بچانا — بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہین مرے اہل عزا مین

کھینچا ہی کسی ہاتھ نے کیا دامن دل کو — جب بھول کے رکھا ہی قدم انجا مین

کیون وہ ہو انہی چارہ گر آزار ہمارا — پھر وقت مسیحا تو نہین تیری دوا مین

تھا عقدہ کشا کون کہ موجود وہین کچھ — ٹوٹی ہوئے ناخن گرہ بند قبا مین

آنکھین تری تلوون سے ملین کسنے پئے وصل — دو پھول ہی نرگس کے بنے ہین کف پا مین

دیتے ہو مجھے گریۂ بے صرفہ کے طعنے — تم ڈوب نجانا عرق شرم حیا مین

فریاد ہے فرقت ہین بہت چاہنے والے
کیسی ہو جو آجائے اثر سبکی دعا مین

سنتے ہین وہ عشاق کی آہین پس دیوار
پھر یہ بھی شکایت ہے کہ گرمی ہے ہوا مین

تو دوست ہے کسطرح نہ لین تیری بلائین
ہم کو دپڑا کرتے ہین دشمن کی بلا مین

کب ہے دل وابستہ ہوا بار نزاکت
ہان یک گرہ اور پڑی زلف دوتا مین

اس صنم سے چھپنا کوئی آسان ہے ظالم
تو دلمین ہے دل زلف مین ہے زلف بلا مین

ہے بعد فنا بھی وہ تنہا ہی کہ مرنجا کے
تھوڑی سی زمین پر ہے بہت سی ہے ہوا مین

کیا ہاتھ اوٹھاتی ہے نہ اوٹھیگی قیامت
بس جان لو تم فیصلہ ہے اُنکی دعا مین

کہتے نہین کچھ اور سنا کرتے ہو سبکی
تمکو تو مزا آنے لگا شرم و حیا مین

افسوس گلا کاٹکے مر بھی نہ سکے ہم
مصروف رہے ہاتھ شب ہجر دعا مین

۶۲ تھے اوس بت مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبا مین ۹

دل گیا تمنے لیا ہم کیا کرین
جانے والی چیز کا غم کیا کرین

جیتے مر کر ہجر مین پائی شفا
ایسے اچھے کا وہ ماتم کیا کرین

ایک ساغر پہ ہی اپنی زندگی / رفتہ رفتہ اس سے بھی کم کیا کریں
کر چکے سب اپنی اپنی حکمتیں / دم نکلتا ہے تو ہمدم کیا کریں
دل نے سیکھا شیوۂ بیگانگی / ایسے نامحرم کو محرم کیا کریں
معرکہ ہے آج حسن و عشق کا / دیکھیے وہ کیا کریں ہم کیا کریں
تند خو ہے کب سنے وہ دل کی بات / اور بھی برہم کو برہم کیا کریں
آئنہ ہے اور وہ ہیں دیکھیے / فیصلہ دونوں یہ باہم کیا کریں

۶۳ کہتے ہیں اہل سفارش مجھ سے داغ
تیری قسمت ہے بری ہم کیا کریں ۱۶

صاف کب امتحان لیتے ہیں / وہ تو دم دے کے جان لیتے ہیں
یوں ہے منظور خانہ ویرانی / مول میرا مکان لیتے ہیں
تم تغافل کرو رقیبوں سے / جاننے والے جان لیتے ہیں
پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے / نامہ بر سے زبان لیتے ہیں
اب بھی گر پڑ کے ضعف سے نالے / ساتوں آسمان لیتے ہیں

تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل — نوک کی نوجوان لیتے ہین

اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر — کس محبت سے جان لیتے ہین

یہ سنا ہے مرے لیے تلوار — اک عدو سے مہربان لیتے ہین

یہ کمر ہے تیرے منہ مین خاک — اسمین تیری زبان لیتے ہین

کون جاتا ہے اوس گلی مین جسے — دور سے پاسبان لیتے ہین

منزل شوق طے نہین ہوتی — تھپکیان ناتوان لیتے ہین

کر گذرتے ہین ہو بری کہ بھلی — دلمین جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہین

وہ جھگڑتے ہین جب رقیبون سے — بیچ مین مجھکو سان لیتے ہین

ضد ہر اک بات پر نہین اچھی — دوست کی دوست مان لیتے ہین

مستعد ہو کے یہ کہو تو سہی — آئیے امتحان لیتے ہین

۶۴ — داغ بھی ہے عجیب سحر بیان — بات جسکی وہ مان لیتے ہین — ۱۵

ردیف واو

دل وہ خواہ ظلم جو اُسے کینہ جو نہو
کل عرصہ گاہ حشر مین پھر تو ہی تو نہو

عاشق کے دل مین اور تری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہے پھر اوسمین بو نہو

کھٹکا ہوا ہون خار تمنا سے اسقدر
ڈرتا ہون پاس سے بھی کہین آرزو نہو

لے تو چلا ہے ناصح ناداں پیام وصل
مین شرط باندھتا ہون بچے آبرو نہو

اے درد عشق خانۂ دل گھر ترا سہی
آباد یہ مکان تو جب ہو کہ تو نہو

اس فکر مین کچھ اونسے نہ ہم بات کرسکے
یہ گفتگو نہو کہین وہ گفتگو نہو

مین تنگ دیکھکر نکرونگا یقین کبھی
جبتک عدو کے خون کی خنجر مین بو نہو

اک تیری دوستی سے ہوئی سب مین دشمنی
گر یہ نہو تو کوئی کسیکا عدو نہو

بخشے ہی جائین شرم حضور سے لاکھ جرم
دنیا مین کیا کرین جو خدا روبرو نہو

ہم بادہ نوش پاوین کہین بہشت مین
جبتک ہمارے سامنے جام و سبو نہو

چاک دل رقیب کی جب فکر کیجیے
پہلے یہ دیکھ لیجیے پھیلا رفو نہو

کافر خدا کرے کہ غلط ہو مرا گمان
جو مین سمجھ رہا ہون وہ ایکاش تو نہو

کیا رشک ہے کہ طالب ہجران ہین اسلیے
جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو

مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہی ۔ ایسی کہین شراب ملے جسمین بو نہو

٦٥

مٹی کی مورت اس سے تو ای داغ خوب ہے
معشوق کیا جو شوخ نہو خوش گلو نہو

١٣١

ممکن نہین کہ تیری محبت کی بو نہو ۔ کافر اگر ہزار برس دل مین تو نہو

کیا لطف انتظار جو تو حیلہ جو نہو ۔ کس کام کا وصال اگر آرزو نہو

محشر مین اور اونسے مرے دو بدو نہو ۔ کہنے کی بات ہی جو کوئی گفتگو نہو

قاتل اگر نہ شوخ ہو خنجر اگر نہ تیز ۔ رگ رگ مین بیقرار ہمارا لہو نہو

خلوت مین تجکو چین نہین کسکا خوف ہے ۔ اندیشہ کچھہ نہو جو نظر چار سو نہو

سرخی ہی تیغ پر نہ حنا تیری ہاتھہ مین ۔ قاتل کہین سفید عدو کا لہو نہو

وہ آدمی کہان ہی وہ انسان ہے کہان ۔ جو دوست کا ہو دوست عدو کا عدو نہو

دلکو مسل مسل کے ذرا ہاتھہ سونگھیے ۔ ممکن نہین کہ خون تمنا کی بو نہو

زاہد مزا تو جب ہی عذاب ثواب کا ۔ دوزخ مین بادہ کش نہون جنت مین تو نہو

معشوق ہیچ اس سے زیادہ کوئی نہین ۔ کیا دل لگی رہے جو تری آرزو نہو

ایسے کہاں نصیب کہ وہ بیٹھ ہو ہمکلام
ہم طور پر بھی جائیں تو کچھ گفتگو نہو

دست دعا کو ملتی ہی تاثیر عرش سے
جو ہاتھ سے ہو پانون سے وہ جستجو نہو

عشق آنجائے دیکھکے قاتل کو موج خون
نازک مزاج کا کہین ہلکا لہو نہو

ہی لاگ کا مزا دل بے مدعا کے ساتھ
تم کیا کرو کسیکو اگر آرزو نہو

یہ لوٹ کر کبھی نہ بنے گا کسیطرح
زاہد شکست توبہ شکست سبو نہو

٦٦ اے داغ آکے پھر گئے وہ ہمکو کیا کرین
پوری جو نامراد تری آرزو نہو ١٩

موت اوسکو جو تجھسے ستم ایجاد نہو
١ مین تو مر جاؤن اگر لذت بیداد نہو

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہو
آنکھ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہو

بات کا زخم ہی تلوار کے زخمون سے سوا
٢ کیجیے قتل مگر منہ سے کچھ ارشاد نہو

غیر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور
٣ آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو

ہاے وہ دل وہ کلیجہ مین کہانسے لاؤن
٤ وصل مین شاد نہو ہجر مین ناشاد نہو

جور کے بعد ہی اب حرف تسلی کیسا
اوس سے فرمائیے جسکو وہ گھڑی یاد نہو

٥ دیکھا ہی شامِ غریبی مسافر مین ہن — جسکا گھربار نہو جسکو وطن یاد نہو
ہی یہی حسن کی شہرت تو ہمارا ذمہ — کہ ترے کوچے مین اک شہر جو آباد نہو
٦ محوِ آرایشِ زینت ہی یہ سب آٹھ پہر — تجھکو اللہ کرے فرصتِ بیداد نہو
٧ بدگمانی بھی محبت مین عجب ہوتی ہی — وہ یقین ہو مجھے جس بات کی بنیاد نہو
حشر تک اسکی بہارین ہینگی زاہد — کوچۂ یار ہی یہ جنتِ شداد نہو
میری شامت کہ پڑھا قصۂ شیرین مینے — مجھسے وہ کہتے ہین صاحب تمہین فرہاد نہو
آدمی وہ ہی جو جنون کا اشارہ سمجھے — مجھکو معلوم ہوا منھ سے کچھ ارشاد نہو
٨ ہی مرے دلکی تباہی پہ تعجب کیا خوب — آپ برباد کرین جسکو وہ برباد نہو
٩ ای وہ دشنام سہی خلعتِ عزت نسہی — جو عطا غیر کو ہو وہ مجھی امداد نہو
اوٹھ سکین اس نگہِ ناز کی چوٹین کسسے — رو برو تیرے جو آئینۂ فولاد نہو
تم مکان مول نہ لو غیر کے ہمسایے مین — آجتک وہ نہوا ہی کبھی آباد نہو
لاکھ گھاتین ہین کہین لگے پھنسا لینے کی — ہمین صیاد ہون اسکے جو وہ صیاد نہو

٦٧ داغ کو دیکھکے کہتے ہین یہ ناشاد ہو ١٢

تمکو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھکو — دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھکو
کون ہوتا ہی کڑی بات کا سہنے والا — گالیان تمکو سکھا دین یہ سمجھا دو مجھکو
دل مرا ہاتھ مین لیتے ہی الگ پھینک دیا — مال ایسا یہ نہین لاؤ اٹھا دو مجھکو
باغ فردوس مین بھی ہو وطن یاد رہے — عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجھکو
غیر کو دست حنائی نہ دکھاؤ دیکھو — گر لگانی ہی ہو یونہین آگ لگا دو مجھکو
تمکو تو حشر کے دن لاکھ مین پہچان لیا — ہین بہلا کون سے ان مین مرا نغمہ بتا دو مجھکو
وہ جو سوئے بھی شب وعدہ بلاکر سوئے — تب وہ آئے تو اسیوقت جگا دو مجھکو
اب خدا چاہے تو مین تمکو نہ چاہون ہرگز — پھر یہ تقصیر ہو مجھسے تو سزا دو مجھکو
زہر بھی ہاۓ نہین دیتے مری قسمت دیکھو — جھوٹے منہ بھی جو کہون پان لگا دو مجھکو
دلمین شکوہ غم پوچھنے والا ایسا — کیا کہون حشر کے دن تم ہی بتا دو مجھکو
مجھکو ملتا ہی نہین مہر و محبت کا نشان — تمنے دیکھا ہو کسی مین تو بتا دو مجھکو
ہمدمو اُنسے مین کہہ جاؤنگا حالت دل کی — دو گھڑی کے لیے دیوانہ بنا دو مجھکو

بیہوش دل بیتاب سے ہوجاتا ہی | شیوہ خاص تم اپنا ہی سکھادو مجھکو

٦٨

تم بھی راضی ہو تمہاری بھی خوشی ہو کہ نہین
جیتے جی داغ یہ کہتا ہے مٹادو مجھکو

١٤

کیون میری آہ سرد اونہین ناگوار ہے | یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہے

یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہے | چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہے

وعدے سے پیشتر یہ دعا مانگ لیجیے | یارب مری قسم کا اوسے اعتبار ہے

ہم آدمی ہین کام کے ای ناصح شفیق | دیکھو ہمارے کام جہان اختیار ہے

دون اپنے دلکو رنج یہ بشرط وفا نہین | اس سے اگر پھرون تو نہین کیا اعتبار ہے

تمکو تو شوخیون سے نہین چین رات دن | مین جانتا ہون میرے لیے بیقرار ہے

تیری غضب سے مرتبہ قیامت کو کونسا | یہ لاکھ بار ہو وہ اگر ایکبار ہے

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہی | ای سونے والو جاگ اوٹھو ہوشیار ہے

اترا رہے ہین شکر کرو وہ تیری لطف پر | ایسا غضب ای مرے پروردگار ہے

اپنے کو تو خدا کی قسم چھوڑتا ہی کفر | تجھسا حسین اور نہ دل بیقرار ہے

ناصح کی گفتگو سے ہوئیں بدگمانیاں | ایسا نہو رقیب کا درپردہ یار ہو
کرتا ہے داغ شکوۂ فرقت یہی لحاظ | تصویر یار بھی نہ کہیں شرمسار ہو
جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا | اے ننگ عشق مر نہ گیا ہوشیار ہو

۴۹ | یہ داغ پارسائی کی شہرت ہے ان دنوں | لاکھوں میں ایک تو ہی پرہیزگار ہو | ۷

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو | دو دن میں یہ مزاج ہے آگے کو خیر ہو
سر جائیں دونوں قہر و غضب تو سیر ہو | تم ہو تمہارا گھر ہو نہ ہم ہوں نہ غیر ہو
چاہیں گروہ کافر و دیندار میں سلوک | بتخانہ میں ہو کعبہ تو کعبے میں دیر ہو
کیوں مدعی رقیب سراپا نہو غلط | جب اسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو
کیسا وصال کسکی تسلی کہاں کا لطف | کچھ ہو نہو بلا سے مرے انکی خیر ہو
شیشے میں لو یہ خاک دل ناتمام کی | دینا یہ زہر اسکو تمہیں جس سے بیر ہو

۵۰ | دلی میں ہو اونکا میاں پھیر اے داغ | بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو | ۱۰

اتنا اپنی نظر سے جدا ہونے دو | کوئی دم اور بھی آپے میں رہا ہونے دو
کم نگاہی میں اشارا ہے اشارے میں حیا | یا نہونے دو مجھے چین سے یا ہونے دو

ہاتھ باندھے ہوئے اغیار کی ساتھ آؤ گے
ہم کہا دینگے مزار روز جزا ہونے دو

ہم بھی دیکھیں تو کہانتک توجہ ہو گی
کوئی دن تذکرۂ اہل وفا ہونے دو

آنکھ ملتی ہی کہوں خاک حقیقت دل کی
دیکھکر جلوہ مرے ہوش بجا ہونے دو

تم دل آزار بنے رشک مسیحا کیسے
تم نہونے دو مرا اور و سوا ہونے دو

میری آنکھوں پہ مرے منہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ
حرف مطلب کبھی صورت تبسم وا ہونے دو

کیا نہ آئیگا مجھے خوف مرے قتل کے بعد
دست قاتل کو ذرا دست دعا ہونے دو

لطف ہو جو تو رقیبوں سے بڑا دو مجکو
سیر دیکھو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو

جب سنا داغ کوئی دم میں فنا ہوتا ہے
اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

ہے غضب بوسہ مجھے کہا کی قسم ایک نہ دو
پھر تغافل سے ہزاروں ہیں ستم ایک نہ دو

پائمالوں کی تری راہ میں گنتی کیا ہے
سیکڑوں آگئے سر زیر قدم ایک نہ دو

چرخ سا اور ستمی کون ہے دینے والا
مجکو دس بیس دیے داغ الم ایک نہ دو

ہاتھ کیوں کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکر
دو تو دو سو جو نہ دو اوس سے تو کم ایک نہ دو

وہ اشارون ہی سے اقرار کرین وہ دن کا
ایسے بھولے نہین سمجھینگے جو ہم ایک نہ دو

ہمنے کعبے مین بھی لاکھون کی یہ صورت دیکھی
کہتے تھے بت ہای صنم ہای صنم ایک نہ دو

میری تقدیر بکثرت مجھے دلوائیگی
دل تمہارا جو کہیگا اسے غم ایک نہ دو

مجھکو وہ دل ہے رہن عطارد ازل کہتا تھا
رنج کھانیکو اوٹھانیکو ستم ایک نہ دو

داغ دلی تھی کسیوقت مین یا جنت تھی
سیکڑون گھر تھے وہان رشک ارم ایک نہ دو

کہتے ہین جسکو حور وہ انسان تمہین تو ہو
جاتی ہے جسپہ جان مری جان تمہین تو ہو

مطلب کی کہہ رہے ہین وہ دانا تمہین تو ہین
مطلب کی کچھ جو سمجھے ہو وہ نادان تمہین تو ہو

آتا ہے بعد ظلم تمہین کو تو رحم بھی
اپنے کیے سے ہو لین پشیمان تمہین تو ہو

پچھتاؤگے بہت مرے دلکو اوجاڑکر
اس گھر مین اور کون ہے مہمان تمہین تو ہو

اک وز رنگ لائینگی یہ مہربانیان
ہم جانتے ہین جانکی خواہان تمہین تو ہو

دلدار و دلفریب دل آزار و دلستان
لاکھون مین ہم کہینگے کہ ہان ہان تمہین تو ہو

کرتے ہو داغ دور سے بتخانیکو سلام

۶۳ اپنی طرح کے ایک مسلمان تمہین تو ہو ۱۳۲

نکلی فلک سے کب کسی مائل کی آرزو
پھر اوسپہ آرزو بھی ہے مرے دل کی آرزو

حسرت ہی اوسکو نکلی نہ بسمل کی آرزو
پوری کرے خدا مرے قاتل کی آرزو

حورونسے کیا غرض تھی عبث بدگمان ہو
جنت مین لیگئی ترے محفل کی آرزو

یون آہ نارسا کو تمناے عرش ہے
جیسے کسی غریب کو منزل کی آرزو

یہ نا امید زیست وہ مشتاق رقص ہے
بسمل کی یاس دیکھیے قاتل کی آرزو

آئینہ دیکھکر تمہین مشتاق کیا ہوئے
تمسے سوا ہے مدمقابل کی آرزو

ہے قیس کا تو شوق زمانے پر آشکار
کیا جانے کوئی صاحب محمل کی آرزو

دنیا سرای تنگ ہے محشر ہے جای تنگ
عاشق کہان نکال سکے دل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین
اوس ڈوبتے کو رہ گئی ساحل کی آرزو

اوچھی پڑی ہے تیغ کہ قاتل ہے نازنین
بسمل کے ساتھ جائیگی بسمل کی آرزو

پہچان تو فقیر کی صورت سوال ہے
تم جان لو یہ ہے مرے سائل کی آرزو

یوسف نے دیکھکر تری تصویر یہ کہا
کیون ہو نہ ایسی شکل و شمائل کی آرزو

۷۴ ۱۵

رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہی مرشد کامل کی آرزو

ردیف یاے تحتانی

شب وصل ضد مین بسر ہوگئی
نہین ہوتے ہوتے سحر ہوگئی

نگہ غیر پر بے اثر ہوگئی
تمہاری نظر کو نظر ہوگئی

کسک دل مین پھر چارہ گر ہوگئی
جو تسکین پہر دو پہر ہوگئی

لگاتے ہین دل اوس سے اب ہار جیت
ادھر ہوگئی یا ادھر ہوگئی

جواب اونکی جانب سے دینے لگا
یہ جرأت تجھے نامہ بر ہوگئی

برے حال سے یا بھلے حال سے
تمہین کیا ہماری بسر ہوگئی

میسر ہمین خواب راحت کہان
ذرا آنکھ جھپکی سحر ہوگئی

جفا پر وفا تو کرون سوچ لو
تمہین مجھسے الفت اگر ہوگئی

نگاہ ستم مین کچھ ایجاد ہو
کہ یہ تو پرانی نظر ہوگئی

تسلی تجھے دیکے جاتے تو ہو
مبادا جو نوع دگر ہوگئی

کمسن حسن سے ابھی ہی کاہیدگی
نہونے کے قابل کمر ہوگئی

شب وصل ایسی کھلی چاندنی
وہ گھبرا کے بولے سحر ہوگئی

کہی زندگی بھر کی سب واردات
مری روح پیغامبر ہوگئی

کہو کیا کروگے مرے وصل کی
جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

٧٣

غم ہجر سے داغ مجھکو نجات
یقین تھا نہو گی مگر ہوگئی

١١

اوس سے کیا خاک ہمنشین بنتی
بات بگڑی ہوئی نہین بنتی

وہ بنی ابتدا سے الفت مین
دم پہ جو وقت واپسین بنتی

آدمی سب فرشتے بنجاتے
آسمان پر اگر زمین بنتی

میری صورت بنی تو خاک بنی
قسمت اسی صورت آفرین بنتی

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آجاتے
رات بھر زلف عنبرین بنتی

کاش سنتا نہ کوئی شور وفغان
دل کی جا چشم سرمگین بنتی

تونے ایسے بگاڑ ڈالے ہین
ایک کی ایک سے نہین بنتی

نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر
کیون تری چاند سی جبین بنتی

پارۂ جیب سے مری ای کاش
دست وحشت کی آستین بنتی

بزم دنیا بھی قابل جنت
خوب بنتی اگر حسین بنتی

۴۷ طبع نازک کا لطف جب تہا داغ
نازنینون مین نازنین بنتی ۱۱

ملاتے ہو اوسیکو خاک مین جو دل سے ملتا ہے
مری جان چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

کہین ہے عید کی شادی کہین ماتم ہے مقتل مین
کوئی قاتل سے ملتا ہے کوئی بسمل سے ملتا ہے

پس پردہ بھی لیلی ہاتھ رکھ لیتی ہے آنکھون پر
غبار ناتوان قیس جب محمل سے ملتا ہے

بھرے ہین تجھ مین وہ لاکھون ہنر اے مجمع خوبی
ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا ہے

مجھے آتا ہے کیا کیا رشک وقت ذبح اس سے بھی
گلا جس دم لپٹ کر خنجر قاتل سے ملتا ہے

بظاہر باادب یون حضرت ناصح سے ملتا ہون
مرید خاص جیسے مرشد کامل سے ملتا ہے

مثال گنج قارون اہل حاجت سے نہین چھپتا
جو ہوتا ہے سخی خود ڈھونڈ کر سائل سے ملتا ہے

جواب اس بات کا اوس شوخ کو کیا دے سکے کوئی
جو دل لیکر کہے کمبخت تو کس دل سے ملتا ہے

چھپائی سے کوئی چھپتی ہو اپنے دلکی بیتابی
کہ ہر تار نفس ابنار گ بسمل سے ملتا ہے

عدم کی جو حقیقت ہے وہ پوچھو اہل ہستی سے
مسافر کو تو منزل کا پتا منزل سے ملتا ہے

غضب ہے داغ کے دل سے تمہارا دل نہیں ملتا
تمہارا چاند سا چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

تمنے بدلے ہمسے گن گن کے لیے
ہمنے کیا چاہا تھا اسدن کے لیے

کچھ نرالا ہے جوانی کا بناؤ
شوخیاں زیور ہیں اس سن کے لیے

چاہنے والوں سے گر مطلب نہیں
آپ پھر پیدا ہوئے کن کے لیے

فیصلہ ہو آج میرا آپکا
یہ اوٹھا رکھا ہے کسدن کے لیے

دے مئے بیدُردا ای پیر مغان
چاہیے اک پاک باطن کے لیے

دلکے لینے کو ضمانت چاہیے
اور اطمینان ضامن کے لیے

میکشو اب آگئے شاید فصل گل
بلبلوں نے چونچ میں تن کے لیے

ہمنشینوں سے مرے کہتے ہیں وہ
چھوڑ دیں غیروں کو کیا انکے لیے

ہیں رخِ نازک پہ گنتی کے نشان
کسنے بوسے تیرے گن گن کے لیے

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں | مانگتے ہیں ہم دعا جنکے لیے

آجکل مین داغ ہوسکے کامیاب
کیون مرسے جاتے ہو دودن کے لیے

۱۱

آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے | اس طرح سے آئے کہ نہ آئے مرے آگے

دل بیٹھنے لگا یا ہی یکدیکھیے کیا ہو | سب بیٹھتے ہین اپنی پرائے مرے آگے

جیتے رہتے دیا ہونگا نہین جی لگی لگی کو | کوئی نہ کبھی شمع بجھائے مرے آگے

کیا دم کا بھروسہ ہی پھر آئے کہ نہ آئے | جانا ہو جو قاصد کو تو جائے مرے آگے

پھر تذکرہ رنجش معشوق جو آیا | دشمن کی بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

مانگی ہی دعا وصل کی کچھ اور نہ سمجھو | کوسا ہو اگر بیٹھے تو آئے مرے آگے

تم تو یہی کہتے تھے کہ یہ نام ہی میرا | لکھکر کوئی حرف اوسنے مٹائے مرے آگے

دیکھے تو کوئی قاصد جانا کی دلیری | واپس کے مرے خط لاکے جلائے مرے آگے

بچھڑی ہی ہوئی معشوق ملین سبکو الٰہی | تنہا کوئی جنت مین نجائے مرے آگے

محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے اوسے | کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے

١٣

پھر داغ کا منہ کو رجو آیا تو وہ بولے
آئے تجھے برا حال بنائے مرے آگے

سب سے تم اچھے ہو تمسے مری قسمت اچھی
یہی کمبخت دکھا دیتی ہے صورت اچھی

حسن معشوق سے بھی حسن سخن ہے کمیاب
ایک ہوتی ہے ہزاروں میں طبیعت اچھی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر
یہ برا شخص ہے اسکی نہیں ہیئت اچھی

ہر طرح دلکا ضرر جان کا نقصان دیکھا
نہ محبت تری اچھی نہ عداوت اچھی

کس صفائی سے کیا وصل کا تونے انکار
اس محل پر تو زباں میں تری لکنت اچھی

ہجر میں کسکو بلاؤں نہ بلاؤں کسکو
موت اچھی ہے الٰہی کہ قیامت اچھی

دیکھنے والونسے انداز کہیں چھپتے ہیں
ہمکو پردے میں نظر آتی ہے صورت اچھی

میری شامت کہ دکھائی اوسے دشمن کی شبیہ
مسکرا کر یہ کہا اوسنے نہایت اچھی

جو ہو آغاز میں بہتر وہ خوشی ہے بدتر
جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

ہے سر ناز فروشی تو خریدار بہت
بیچ ڈالو اسے ملجائیگی قیمت اچھی

عیب بھی اپنے بیان کرنے لگے آخر کار
ہوگئی انکو برا کہنے کی عادت اچھی

تم بتاؤ تو سہی مہر و محبت کے گواہ — ایسے موقعوں میں تو جھوٹی ہی شہادت اچھی

۶۸

زور و زر سے بھی کہیں داغ حسین ملتے ہیں
اپنے نزدیک تو ہے سب سے اطاعت اچھی

۱۲

یہ جو ہے حکم مرے پاس نہ آئے کوئی — اسلیے روٹھ رہے ہیں کہ منائے کوئی
یہ نہ پوچھو کہ غم ہجر میں کیسی گذری — دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھائے کوئی
تاک میں ہے نگہ شوق خدا خیر کرے — سامنے سے مری بچتا ہوا جائے کوئی
ہو چکا عیش کا جلسہ تو مجھے خط بھیجا — آپکی طرح سے مہمان بلائے کوئی
ترک بیداد کی تم داد نہ پاؤ مجھسے — کرکے احسان نہ احسان جتائے کوئی
یوں شب وصل ہو بالیدگی عیش و نشاط — آپ میں پھولے خوشی سے نہ سمائے کوئی
حال افلاک و زمیں کا جو بتایا ہے تو کیا — بات وہ ہے جو ترے دلکی بتائے کوئی
درد الفت کے مزے لیتے ہیں قسمت والے — خون دل زہر نہیں ہے کہ نہ کھائے کوئی
کیا وہ ہو داخل خلوت کہ نہیں ہے واعظ — مہربانی سے بلا کر جو پلائے کوئی
وعدۂ وصل سے جانکے خوش ہو جاؤں — وقت رخصت بھی اگر ہاتھ ملائے کوئی

سرد مہری سے زمانے کے ہوا ہی دل سرد | یہ کہکر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی

٧٩

آپنے داغ کو منہ بھی نہ لگایا افسوس
اسکو رکہتا تھا کلیجے سے لگائے کوئی

١٣

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے | ایک مین ہون یا خدا کی ذات ہے
آپکی ہر بات مین یہ بات ہے | چال ہے فقرہ ہے دم ہے گہات ہے
حور کی خواہش ہے یہ طعنے ملے | واہ کیا نیت ہے کیا اوقات ہے
تونے قاصد جو کہی دلکو لگی | یہ اوسی کافر کی منہ کی بات ہے
پہر خدا جانے کہان تم ہم کہان | عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے
شکوہ کے بدلے کیا شکر ستم | پہر خفا ہین کیا مزے کی بات ہے
اونکا قاصد لیچلا ہے دل مرا | تازہ فرمایش نئی سوغات ہے
شبکو جاگین بزم مین وہ دنکو سوئین | رات کا دن اور دن کی رات ہے
کیون پھسل پڑتے ہین ملک حسن مین | کیا وہان برسات ہی برسات ہے
جب کہا مینے کہ لو مرتا ہون مین | بولے بسم اللہ اچھی بات ہے

ضعف سے اوٹھتے نہین ستّا   اب ہماری شرم اوسکے ہات ہے
کہتے ہین دشنام دیکر لینگے دل   مفت کیون دیتے ہو کچھ خیرات ہے

٨٠   داغ سے جاکر ملے تھے ہم بھی آج   ٨
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

تلاش اونکو ہی میرے رازدان کی   نئی ترکیب نکلی امتحان کی
کہان ای چارہ گر دلمین حرارت   یہ گرمی ہی فقط ضبط فغان کی
نہین کچھ ہرزہ گو دیوانۂ عشق   سنو تو کہہ رہا ہی یہ کہان کی
کرینگی ہیچ وہ جنت بھی ہماری   کہ مٹی دی ہی اوسنے آسمان کی
شب غم آئے خواب مرگ کیونکر   یہان دیکھی ہین آنکھین پاسبان کی
تمھین سمجھاؤن کیونکر اوسکی باتین   مرے دل مین ہی کیفیت بیان کی
دہن کو ہی مزا تیرے دہن کا   زبان کو چاٹ ہی تیری زبان کی

١٩   وہ سنکر داغ کے اشعار بولے   ١٨
خدا جانے یہ بولی ہی کہان کی

وہ نیم وعدہ کر کے فراموش ہو گئے
امیدوار ہوش سے بیہوش ہو گئے

تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی
مے نوش کیا ہوئے کہ بلانوش ہو گئے

کافی ہے میرے قتل میں اتنا انہیں لحاظ
دو چار دن کیواسطے روپوش ہو گئے

احباب کو جنازہ اوٹھانا بھی بار تھا
ہم خاک میں ملے وہ سبکدوش ہو گئے

بگڑا مزاج انکا تو محفل بگڑ گئی
سامان عیش اوٹھ کے عمر یہ ہوش ہو گئے

ماتم ہے طفل اشک کا یا دل کا سوگ ہے
کیوں مردمان دیدہ سیہ پوش ہو گئے

ہاں ہاں ٹھہر ٹھہر کے اوٹھا خستے تو نقاب
بیتاب طبیعتیں نہیں بہت جوش ہو گئے

میری برائیاں تو نکرتا ہو مدعی
کیا غور ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو گئے

٩٢

اے داغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق
اکبار دل سے محو و فراموش ہو گئے

١٦

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے
اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے

مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا
نکل جائے دم ہچکیاں آتے آتے

نجانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

کلیجا مرے منہ کو آئیگا اک دن
یونہین لب پہ آہ و فغان آتے آتے

ابھی سن ہی کیا ہی جو بیباکیان ہون
انہین آئینگی شوخیان آتے آتے

چلے آتے ہین دلمین ارمان لاکھون
مکان بھر گیا میہمان آتے آتے

نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی
وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے

تمہارا ہی مشتاق دیدار ہوگا
گیا جان سے اک جوان آتے آتے

یقین ہی کہ ہو جاے آخر کو سچی
مرے منہ مین تیری زبان آتے آتے

سنانیکے قابل جو تھی بات انکو
وہی رہگئی درمیان آتے آتے

مری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہی
مری راہ پہ آسمان آتے آتے

مرے آشیانکے تو تھے چار تنکے
چمن اوڑ گیا آندھیان آتے آتے

کسی نے کچھ انکو ابھارا تو ہوتا
نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اسکے
مگر رہ گئی ہمعنان آتے آتے

بنا ہی ہمیشہ یہ دل باغ و صحرا
بہار آتے آتے خزان آتے آتے

نہین کھیل ای داغ یارونسے کہدو

ملگئی بیخودی شوق سے راحت کیسی ۔ ہوگئی دونون جہانسے مجھے فرصت کیسی

کیا کہون اوسنے اوٹھائی ہی اذیت کیسی ۔ مرنیوالی کی رہی رات کو حالت کیسی

عشق زدی ہین عیاین وہ تم حالت کیسی ۔ مجھسے بل ملکی گلی روئی ہی حسرت کیسی

عکس بھی آئینے مین چار گھڑی بعد آیا ۔ بڑھ گئی حد سے سوا اونکی نزاکت کیسی

بندہ چاہے جو خدائی کوئی ملسکتی ہی ۔ لوگ قسمت کو لیے پھرتے ہین قسمت کیسی

جور معشوق کی پرسش ہی نہین دنیا مین ۔ اپنے بندے سے خدا کو ہے محبت کیسی

حور سے بحث نہین ہان یہ بتا اے زاہد ۔ لاکھ دو لاکھ مین ہو ایک وہ صورت کیسی

دوست یکرنگ جو اکجا کبھی مل بیٹھتے ہین ۔ لطف کے ساتھ گذر جاتی ہی صحبت کیسی

خواب مین بھی جو برا اوسنے کہا سب نے سنا ۔ جلد ہوتی ہی بری باتکی شہرت کیسی

آپ ہی جور کرین آپ ہی پوچھین مجھسے ۔ یہ تو فرمائیے ہی آج طبیعت کیسی

اب تو دو چار ہی نالون کا رہا تھا جھگڑا ۔ ہار دی حضرت دل آپنے ہمت کیسی

اسکو سینے جو کلیجے سے لگا رکھا ہے ۔ درد نے پائی مری سینے مین راحت کیسی

تھمیے تھمیے کہ نکلی لے ذرا جان حزین
مین تو رخصت نہوا آپکی رخصت کیسی

تمھے کہان رانکو آئینہ تو لیکر دیکھو
اور ہوتی ہی خطا وار کی صورت کیسی

نگہ یار کو مین لین جگہ دون لیکن
چور ہو جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ ہر وقت کی اچھی نہین بیدادگرے
کبھی کیسی ہی کبھی اپنی طبیعت کیسی

شعر تر نکلے تو وہ لخت جگر اپنا ہے
اپنی اولاد سے ہوتی ہی محبت کیسی

دلکو سمجھائینگے بہلائینگے پھسلائینگے
بعد مر جانیکے ملجائیگی فرصت کیسی

دہمکیان ہیچ ہو تم جذبۂ دلکی ہے داغ
بندہ پرور یہ نصیحت ہین حکومت کیسی

۳۴

نظر آتا ہی پرو جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہی بہار ای داغ طبیعت کیسی

۱۱

ہر دلمین نئے درد سے ہی یاد کسیکی
ملتی نہین فریاد سے فریاد کسیکی

آرام طلب ہین کرم عام کے طالب
یون مفت مین لٹتی نہین بیداد کسیکی

دل تھامے ہوئے پھرتی ہین سب گبر و مسلمان
کیا یاد ہی کیا یاد ہی کیا یاد کسیکی

اس حسن جہان سوز سے برپا ہی قیامت
ایسے مین کرے کیا کوئی امداد کسیکی

یہ معنی ہی محبت کی اسیری مین اسیری — پوری نہین ہوتی کبھی میعاد کیسکی

ایمان تو جب لائین ہم اسی شان کریمی — مٹجائے اگر لذت بیداد کیسکی

نکلی تو سہی جان مگر سہل نہ نکلی — اٹکی نہین رہتی ہے جلاد کیسکی

جب دیکھتی ہی نالہ بلبل مین اثر کچھ — اوسکو بھی اوچک لیتی ہی فریاد کیسکی

کہتا ہی اگر موت بھی مانگون تو کہین وہ — جاگیر نہین ہے عدم آباد کیسکی

کیا عیش بھلائیگا یہ آزار تکلیف — جنت مین بھی یاد آئیگی بیداد کیسکی

ہو الفت دشمن مین برا حال کسیکا — اے حضرت دل کیجیے امداد کیسکی

کمبخت وہی ہی جو انہین دیکھو تو کوئی
بیچین کیے دیتی ہے فریاد کیسکی

اوسکے در تک کسے رسائی ہے — وہی جائیگا جسکی آئی ہے

بات اک دل مین میرے آئی ہے — گر کہون تو ابھی لڑائی ہے

قتل کرتی ہی گفتگو انکی — بات مین بات کی صفائی ہے

دوسری جان ہی تری الفت — ایک کہدی ہی ایک پائی ہے

١٢ بھر دیا زخم مین نمک اوسنے — یہ دعاگو کی منہ بھرائی ہے
سچ ہے بے عیب ہے خدا کی ذات — تجھمین کیا جانے کیا برائی ہے
١٤ اے لب یار تجھکو میری قسم — کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے
١٥ اوسکے در تک پہنچ گیا قاصد — آگے تقدیر کی رسائی ہے

٨٦

داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے

١٠

وہ بت دلمین مہمان ہوا چاہتا ہے — نیا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے
لب یار خندان ہوا چاہتا ہے — کوئی عہد و پیمان ہوا چاہتا ہے
ترا پیرہن میری باتون سے ناصح — مرا ہی گریبان ہوا چاہتا ہے
تری دوستی مین یہ تھوڑی خوشی ہے — کہ دشمن پشیمان ہوا چاہتا ہے
شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ — یہان اور سامان ہوا چاہتا ہے
کہے دیتی ہے سرگرانی ہماری — اجل کا کچھ احسان ہوا چاہتا ہے
نگاہ تغافل نے تلوار کھینچی — یہان خون ارمان ہوا چاہتا ہے

تهکا کر بٹھانے لگی مجھکو گردش
بیابان بھی زندان ہوا چاہتا ہے

اسیواسطے ہاتھ اپنا ہی دل پر
کوئی اسکا خواہان ہوا چاہتا ہے

۸۷
کیا دل غم کو اوسنے جھوٹا ہی وعدہ
ترا کام آسان ہوا چاہتا ہے
۱۴

کچھ اور دل لگی نہین اوس خوش نصیب سے
ہم جانتے ہین کھیلتے ہو تم رقیب سے

کیا خوب راز دار ملا ہی نصیب سے
کھل کھیلے پردے پردے مین تم تو رقیب سے

پھر دعای مرگ اوٹھین کسطرح سے ہاتھ
چھٹتی نہین ہی نبض ہماری طبیب سے

مین بدگمانیون کا بھی ممنون ہو گیا
وہ حال پوچھ لیتے ہین میرا طبیب سے

شوخی مین تمکنت ہے تو ہی ناز مین نیاز
تعلیم تمنے پائی ہی اچھے ادیب سے

اپنا ہی عکس کیون نہو اللہ ری حجاب
دیکھا نہ آئنہ کبھی اوسنے قریب سے

اخفای راز عشق کی عادت بھی ہے بری
ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے

ایسی غم فراق مین صورت بگڑ گئی
جھک جھک کے دیکھتے ہین وہ مجھکو قریب سے

دیوانگی مین بھی نہ گئین اپنی شوخیان
گلشن مین پھول مانگتے ہین عندلیب سے

دشمن بنائے ہین مری قسمت نے سیکڑون
چاہا ہی تجھکو خلق نے میرے نصیب سے

اے ناصح شفیق سے ہے کچھ تو چھیڑ چھاڑ
ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے

جو دیکھتا ہی اوسکو مجھے دیکھتا نہین
دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے

مانند برق مثل ہوا صورت نگاہ
اکثر نکل گئے ہین وہ میرے قریب سے

کہتا ہی میرے دم بھی تجھے اب شفا ہوئی
پالا پڑا مریض کو جھوٹے طبیب سے

ہمسکو جلا جلا کے جہنم مین جائیگا
ناراض ہو خدا بھی ہمارے رقیب سے

کلکتہ مین ہی شیخ نمایش کے [illegible]
اس خلقت عجیب لباس غریب سے

٩٨ پوچھو جناب داغ کی ہمسے شرارتین
کیا سر جھکائے بیٹھے ہین حضرت غریب سے ١٦

درد بنکر دلمین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے
جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تمسے سیکھ جائے
روٹھکر پھر مسکرانا کوئی تمسے سیکھ جائے

وصل کی شب چشم خواب آلودہ کو ملتے اوٹھے
سوتے فتنے کو جگانا کوئی تمسے سیکھ جائے

کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائین
خاک مین دلکو ملانا کوئی تمسے سیکھ جائے

آتی جاتی یون تو دیکھی ہین ہزارون خوش خرام
دلمین آنا لیکے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

دیکھکر آئینہ اترا لے کہ ہم بھی کوئی ہین
اپنی نظرون مین سمانا کوئی تمسے سیکھ جاے

اک نگاہ لطف پیدا لاکھون جا ئین ملگئین
سحر کا اپنی بڑھانا کوئی تمسے سیکھ جاے

جان کے مارا اوسنے تنہا جہان پایا جسے
بیکسی مین کام آنا کوئی تمسے سیکھ جاے

فیلسوفی اے بتو تمکو زمانہ کیا سکھاے
بانکپن ہو کیسا ہی انا کوئی تمسے سیکھ جاے

جانتے ہو بات ہر شعار کی آیت حدیث
مکر جھوٹ پر ایمان لانا کوئی تمسے سیکھ جاے

کیا سکھا ئیگا زمانے کو فلک طرز جفا
اب تمہارا اینچ پانا کوئی تمسے سیکھ جاے

ہو تغافل مین بھی زندیدہ نظر سی تاک جہاں
چور کو رستہ بتانا کوئی تمسے سیکھ جاے

ہر گنہ سے توبہ کر لی جب جوانی ہو چکی
زاہد و جنت مین جانا کوئی تمسے سیکھ جاے

وہ کیا وعدہ کہ مین فرط خوشی سے رو دیا
اپنے ہنسنے کو رولانا کوئی تمسے سیکھ جاے

غیر کو اپنا بنا لیتے ہین ہمو وقت پر
دوست کو دشمن بنانا کوئی تمسے سیکھ جاے

٨٥

محو بیخود ہو نہین کچھ دین و دنیا کی خبر
داغ ایسا دل لگانا کوئی تمسے سیکھ جاے

١٦

دیکھا تو شہر حسن مین چرچا ہی اور ہے
اوسکی ہوا ہی اور وہ دنیا ہی اور ہے

مجکو رولاکے آپ ہنسی سے تڑپ گئے — خود لوٹنے لگے یہ تماشا ہی اور ہے

جی چاہتا ہی جسکو وہ یارب نصیب ہو — کیسا بہشت مجکو تمنا ہی اور ہے

اوس بیوفا کی ہاتھ رہا دل کا فیصلہ — نامنصفو نسے طی ہو یہ جھگڑا ہی اور ہے

دیکھتے ہی غیر کو چتون بدل گئی — آنکھو نکو دیکھیے تو اشارا ہی اور ہے

آئے تو کیا کہ پھیر وہ کوئی دم مین جائینگے — غم جسقدر ہوا ہی غم اوتنا ہی اور ہے

کہتے ہین خواب مین شب وعدہ تم آئے تھے — یہ مکر یہ فریب یہ دھوکھا ہی اور ہے

دیکھے جو تیری قد کو قیامت تو یہ کہے — سج دھج ہی اور کے یہ سراپا ہی اور ہے

تم آئینہ ہی دیکھکے حیران ہوگئے — واللہ میری دلمین ک ایسا ہی اور ہے

جب اہل حشر سے کہی میری واردات — سب نے کہا سنو تو یہ جھگڑا ہی اور ہے

حورونکی آرزو ہین کیفیتین کہان — اللہ رکھے اوسکی تمنا ہی اور ہے

پھوٹین یہ کان گر قم عیسی کی ہو ہوس — مرتے ہین جسپہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے

قاتل کو زیر قبر بھی دیتے ہین دعا — سر جاکے بھی بچا ہے یہ سودا ہی اور ہے

کرتا ہون صبر اونکی جفا پر رکتے ہین — یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے

کیسا نیاز کسکی وفا کسکی عاشقی | تم جانتے نہین مجھے دعوا ہی اور ہے

٨ اجمیر ہو کے جائینگے ای داغ ہم بہار
ابکی برس سفر کا ارادا ہی اور ہے ١١

نکلجائے یہ حسرت وہ نہین ہے | بدلجائے یہ قسمت وہ نہین ہے
وہی تم ہو طبیعت وہ نہین ہے | وہی صورت ہی سیرت وہ نہین ہے
پکارا دیکھکر مین حور کی شکل | خداوندا یہ صورت وہ نہین ہے
تمہارا دل تو دیکھون ہاتھ رکھکر | وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے
کہے دیتے ہین ہم دھوکھا نہ کھانا | ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے
دکھائے بت برہمن شیخ حورین | پلٹ جائے یہ نیت وہ نہین ہے
ترا دل کیا ترے گھر مین بھی مجکو | ٹھہرنے دے یہ وحشت وہ نہین ہے
مرے مرقد پہ بولے ہاتھ ملکر | اوسیکی ہے یہ تربت وہ نہین ہے
یہان قیدی ہین ہم دنیا مین آ کر | ہمین جنت مین راحت وہ نہین ہے
جو تم سمجھے ہو دل مین چارہ سازو | علاجِ دردِ فرقت وہ نہین ہے

٨١

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہ ہی دم تھا غنیمت وہ نہین ہے

١٦

مرادین مان رہا ہون قضا کی آئیگی
ابہی گہڑی تہی دل مبتلا کے آئیگی

شب وصال نہ ٹھہری حیا کے آئیگی
کہ پھر کبھی نہین یہ رات جا کے آئیگی

تمہارے دن ہین قیامت اوٹھا لیجئے پھر
تمہاری عمر ہی ناز و ادا کے آئیگی

دم اخیر مجھے اسکی کیا خوشی کم ہے
کہ دیکھی چال تمہی مسکرا کے آئیگی

شگاف چرخ سے اے آہ کیا ہوا حاصل
کہ اور راہ کہیں پھر بلا کے آئیگی

لگائے بیٹھے ہو منہدی عبث شب وعدہ
تمہین اسی پہ ہے رنگ حنا کے آئیگی

کرینگے صبح قیامت بھی انتظار بہت
کہ عادت آپکو ہی دن چڑھا کے آئیگی

وہ میری قبر پہ آتے ہین خوب بن ٹھنکر
یہی تو وجہ ہے خلق خدا کے آئیگی

جواب وصل ہے کیونکر نہو نہین شادی مرگ
خوشی بھی اور خوشی دربا کے آئیگی

وہ سادہ دل ہون کہ تا وقت اپسین مجکو
ابھی ہوئی ہے بت بیوفا کے آئیگی

مرا خیال تو آنے دیا نہ تجنے مگر
ہوئی نہ روک دل مبتلا کے آئیگی

شب فراق ہجوم بلا سے کیا ہرتا
کہ راہ بند ہوئی تھی قضا کے آنیکی

مری بلا سے فرقت مین رات بھر ناشاد
مجھے تو عید ہی روز جزا کے آنیکی

بنا ہون مین نفس الپسین نقاہت سے
نہ آکے جانیکی طاقت نہ جا کے آنیکی

رہی ہی منزل مقصود ہاتھ ٹھی ور
خبر نہ تھی مجھے سیل فنا کے آنیکی

٨٦

ابھی تو کھیل ہین آداغ شوخیان اونکی
پھر آرزو ہین کروگے حیا کے آنیکی

١٥

دنیا مین کوئی لطف کرے یا جفا کرے
جب مین نہین بلا سے مری کچھ ہوا کرے

اس جور پر وفا نکرے یاد وفا کرے
میری جگہ نصیب سے تو ہو تو کیا کرے

آتے ہی اونکو ہوش قیامت بپا ہوئی
مانگین بھی کیون جائین کدین خدا کرے

کیون آسکے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد رہے
تجھ سے دغا کرے تو خدا سے دغا کرے

لذت کو عشق کے غم جاوید چاہیے
تھوڑی سی زندگی ہے کہانتک وفا کرے

گو وعدہ دروغ کی بھی عہد ہو گئی
امید ہی نہین جو کوئی التجا کرے

روز جزا کہین نہ سوال و جواب مین
کچھ گفتگو ہمارے تمہارے ہوا کرے

اس التجا کے ساتھ کہا ہے حال دل
جیسے اخیر وقت میں کوئی دعا کرے

دل کیطرح سے جان بچائیگی عشق میں
پھر کچھ وفا کرے تو یہی بیوفا کرے

بیتاب زیر تیغ نہو وقت امتحان
دل کا غلام ہو جو تحمل ذرا کرے

منظور کسکو ہے جو اوٹھائے بلائے عشق
جب سر پہ آپڑے تو کہو کوئی کیا کرے

تجھکو پسند آگئی دیوانگی مری
تیری خوشی ہے کام کوئی کچھ کیا کرے

دل تنگ تن میں یک شہر خوشگوار ہے
ایکاش تیغ یار ہی پہلو نیا کرے

معشوق بے نیاز ہے عاشق کو چاہیے
لب سے کرے جو شکوہ تو دل سے دعا کرے

٨٤ اس عشق میں کسیکا اجارا نہیں ہے داغ
پروردگار جسکو یہ دولت عطا کرے ١٢

میرے سمجھنے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے
ناصح عاقل نے پایا ناگرک باران دیدہ ہے

جانتے ہیں جاگنے والے فراق یار کے
فتنۂ روز قیامت فتنۂ خوابیدہ ہے

میں بھی تو دیکھوں نکلتا ہے پیکاں کسطرح
چارہ گر کی آنکھ میں میرا ان کا ہیدہ ہے

کیوں کہیں نا کہوں کس سے کہوں کیا کیا کہوں
آپکی کیا بات ہے جو بات ہے سنجیدہ ہے

تو نے رکھا ہی رقیب تشنہ کے دل پہ ہاتھ
آج کیون پھیکا ترا دست حنا مالیدہ ہے

تیر جب بیٹھا مرے دلمین تو اژدہا ہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے

مین تو ان باتونکا قائل ہون مگر خط کا جواب
جسقدر ہی مختصر ہی پیچیدہ ہے پیچیدہ ہے

خاک مین اسنے ملایا مجھکو پاپنے اسے
آج مین ہون اور میرا دل تفیدہ ہے

زہر کہا کر مرگئے ہین خاک مین عاشق بہت
اونگلیان ہین یکہ تو یا سبزۂ روئیدہ ہے

خوب آتا ہی لگا لینا نگاہ یار کو
ایک سے ان بن ہی تو دوسر گرویدہ ہے

اوس ستمگر نے مرے پیغامبر سے یہ کہا
مر نہین جاتا اگر آزردہ ہے رنجیدہ ہے

۸۴

بہر نظارہ چلا ہی کوچۂ قاتل مین داغ
کس بلا کا ہی کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے

۱۰

پیامی کامیاب آئے نہ آئے
خدا جانے جواب آئے نہ آئے

ترے غمزونکو اپنے کام سے کام
کسیکے دلکو تاب آئے نہ آئے

اوسے شرمائینگے ذکر عدو پر
یہ قسمت ہی حجاب آئے نہ آئے

تم آو جب سوار توسن ناز
قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے

شمار اپنی خطاؤن کا بتا دون
تمھین شاید حساب آئے نہ آئے

نئے خنجر سے مجھکو ذبح کیجے
پھر ایسی آب و تاب آئے نہ آئے

شب وصل عدو تیری بلا سے
کسی مضطر کو خواب آئے نہ آئے

پیون گا آج ساقی سیر ہو کر
میسر پھر شراب آئے نہ آئے

یہ جا کر پوچھ آ تو اوس سے دربان
کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

٨٥ نہ دیکھو داغ کا دیوان دیکھو
سمجھ مین یہ کتاب آئے نہ آئے ١٨

بعد مردن بھی خیال رخ قاتل ہے وہی
جس سے ہم آنکھ چراتے تھے مقابل ہے وہی

عشق کا کوئی نتیجہ نہین جز درد و الم
لاکھ تدبیر کیا کیجیے حاصل ہے وہی

چار دن پہلے جو تقدیر مین تھا اب وہ نہین
ہم وہی تم ہو وہی شوق وہی دل ہے وہی

خضر سے پوچھے کوئی عمر ابد کی تکلیف
زندگی نام ہے جس چیز کا قاتل ہے وہی

مر گئے خسرو و جمشید سے میکش لاکھون
رونق ساغر و آرایش محفل ہے وہی

مانگے جائینگے دعا ہم کی نہ کیتک مقبول
دیے لیے جو کبھی ٹلتا نہو سائل ہے وہی

رشک اغیار نے کیا وہم مین ڈالا مجھکو
وہ ہین پہلو مین یہ اندیشۂ باطل ہی وہی

طپش دل تہ شمشیر نہ دیکھو دیکھو
جس سے قاتل بھی تڑپ جاے یہ بسمل ہی وہی

دیکھکر مجمع اغیار یہ ادنے پوچھا
ہم جہان بیٹھتے تھے دنرات یہ محفل ہی وہی

کام دنیا مین نکلتا نہین آسانی سے
جسکو ہم سہل سمجھ لیتے ہین مشکل ہی وہی

شور اوٹھتا ہی ہر اک سمت سے انا لیلےٰ کا
قیس گردلکو سمجھتا کہ یہ محمل ہی وہی

یاری اتنا تو مرا دہیان او نہین رہتا ہی
سب یہ کہتے ہین مرے جوبکی قابل ہی وہی

بڑھ گیا سیر دن اہوا دنکو جو آتے دیکھا
خود نہ پہچان سکا مین کہ ترا دل ہی وہی

نام لیتے ہین محبت مین جو مٹجاتی ہین
جسکے ہونیکا گمان بھی نہ ہو بیدل ہی وہی

انتظار نفس باز پسین ہی ہر دم
سر منزل ہون مگر دورکے منزل ہی وہی

حسرتونکی ہی تباہی سی تباہی دلمین
جسجگہ قافلے لٹتے ہین یہ منزل ہی وہی

کیا بتونکی سی نہ حورونمین ادائین ہونگی
آدمی کے لیے جنت مین بھی مشکل ہی وہی

جو کہے داغ سیہ مست وہ لکھ لو دل پر
اس خرابات مین اک مرشد کامل ہی وہی

۱۵ ۸۶

میر بھی فریاد دوسرا نہ سنے — تم سنو اے بتو ان خدا نہ سنے

راز اپنا کبھی کہا نہ کہے — حال میرا کبھی سنا نہ سنے

خوبرو وہ جسے زمانہ کہے — گفتگو وہ جسے زمانہ سنے

غیر بھی گر کرے مری تعریف — تو بھی ہرگز وہ بیوفا نہ سنے

کیون سنے وہ شکایت بیداد — صفت خنجر ادا نہ سنے

اسیلیے ہی پیا میر کی تلاش — مجھسے میرا وہ مدعا نہ سنے

سنکے دشنام پی گئے ناصح — کان وہ ہے جو ناروا نہ سنے

پہلے گالی وہان ہی پیچھے بات — اب سنے اوسکو کوئی یا نہ سنے

دوستی کیا اسیکو کہتے ہین — آشنا کی جو آشنا نہ سنے

دیدہ و دل مین اسیلیے ہی فرق — ایک کا ایک ماجرا نہ سنے

کیون نہ بنتا وہ صورت تصویر — مدعا تھا کہ مدعا نہ سنے

ہوش اوڑتے ہین دیکھکر اونکو — ایسے بیٹھے پری لقا نہ سنے

سن سکے تیرے منہ سے کیا انکار — لن ترانی کی جو صدا نہ سنے

ہجر میں جو دعائیں مانگیں ہیں | کوئی اللہ کے سوا نہ سنے

۸۶ داغ کو چین ہی نہیں آتا ۱۵
اوس سے جبتک بُرا بھلا نہ سنے

فرقت کی شب یہ کام لیا دل کے داغ سے | ڈھونڈھا اجل کو تا بہ سحر اس چراغ سے
تفریح ٹپکی پڑتی ہی اونکے دماغ سے | گلگشت کرکے آئے ہیں دشمن کے باغ سے
کہاتے ہیں داغ دوست مرے دل کے داغ سے | سچ ہی چراغ ہوتا ہی روشن چراغ سے
اللہ ری غرور و نزاکت مزاج کی | اپنی بھی لپٹ سونگھتے ہیں کس دماغ سے
توبہ تو کرچکا ہوں مگر اب بھی شوق ہے | خالی صراحی و خم و جام و ایاغ سے
شہ رگ سے پاس ہی پہر اوسکا مقام ڈھونڈ | سر جائی اور پہر نہیں ملتا سراغ سے
گر بعد مرگ وسعت دل ہو نصیب ہیں | کنج لحد بھی کم نہو کنج فراغ سے
فرہاد و قیس ایک جنون میں ہیں مبتلا | دامان کوہ بستہ ہی دامان راغ سے
بوئے وفا بھی آئی تو ہوتا ہی درد سر | کیونکر نبہے گی اوس بت نازک دماغ سے
پیتے ہیں نیر یہ خاک بھی رندان بادہ کش | گرتی ہی جب شراب چہلکر ایاغ سے

فریاد عندلیب کو سمجھے مری فغان
گھبرا گئی منہ بنا کے وہ آتے ہین باغ سے

دل بجھ گیا ہی اوسکی تجلی کے سامنے
خورشید و ماہ و اختر و شمع و چراغ سے

ہر شان مین نشان ہی ہر رنگ مین ظہور
آوارہ مین ہوا ہون کسیکے سراغ سے

ہر وقت تازہ فقرہ ہی اونکی زبان پہ
ہر دم نئی اوڑتی ہی اونکے دماغ سے

۸۸

دنیا مین ایسے لوگ مصیبت زدہ کہان
روئے ہم آج خوب گلے ملکے داغ سے

۱۲

آرزو یہ ہی کہ نکلے دم تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

حشر کے دن بھی ہو شرح غم تمہارے سامنے
سب خدا کے سامنے ہون ہم تمہارے سامنے

آہ لب پر آئے تھم تھم کر کہ تم گھبرا نجاؤ
درد دل مین ہو مگر کم کم تمہارے سامنے

رو برو میری بٹھایا جسطرح سے غیر کو
ہو یونہین اک فتنۂ عالم تمہارے سامنے

بعد میری روئیگا سارا زمانہ دیکھنا
دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے

آئی ہی کیا میری شامت آئی ہی کیا میری موت
مین کرون اظہار درد و غم تمہارے سامنے

قتل کر ڈالو ہمین یا جرم الفت بخشدو
لو کھڑے ہین ہاتھ باندھی ہم تمہارے سامنے

واعظو تمکو نہو زندان جنت کا یقین
خود کہین گر حضرت آدم تمہارے سامنے

اک تمہاری جیب مین سو اعجاز دیکھی ہو تو
دم بخود ہین عیسیٰ مریم تمہارے سامنے

اپنی بیباکی وہ دن بھی یاد ہین جب چھپ گئے
آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے

حال دلمین کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہین
کوئی اتنا ہو کہے ہمدم تمہارے سامنے

۷۹ مجکو ہر سر کی قسم ابتک وہی ہے اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمہارے سامنے ۱۶

پھر کہین چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی سودائی ہو چکے اونکی بھی شہرت ہو چکی

دیکھکر آئینہ اپنی آپ وہ کہنے لگے
شکل یہ پریونکی یہ حورونکی صورت ہو چکی

غیر کے آگے تو کی ہوگی برائی کسقدر
میرے منہ پر بارہا میری شکایت ہو چکی

مرگئے ہم گئے اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے
بیوفائی ہو چکی اے بیمروت ہو چکی

کیا ہمارا جرم ٹھہرا کیا سنا عذر گناہ
وائے حسرت ایکہی دن مین قیامت ہو چکی

کیون ہوے غمگین تھا کچھ ہمنشین گر رقیب
آؤ ملجاؤ گلے بس اب ندامت ہو چکی

کثرت ناز و ادا نے صبر کی فرصت نہ دی
دوسری برپا ہوئی جیتے قیامت ہو چکی

یہ بھی اکطرح کا ہوتا ہے کچھ دل لگی | وہ مصیبت پھر نہ آئے جو مصیبت ہو چکی

کیا مزا ہی اونکو اپنی شوخی تقریر کا | جھک پڑے غیرونپہ جب مجھپر عنایت ہو چکی

ہم بدلجاینگے کیا قسمت بدلجایگی کیا | جب دنیا مین ہی عقبی مین راحت ہو چکی

تیری جلوے سے نہ ہجائے کلیجا تہام کر | حشر تک انسانکی تاب طاقت ہو چکی

عہد سے ضد سے قسم سے قول سے تکرار سے | دل لیا اونکو مگر خوب حجت ہو چکی

ہمسے دیوانوں سے کترا کر چلے ناصح کیون | جانتا ہی وہ کہ ایسون کو نصیحت ہو چکی

اے دل مشتاق کافی ہی سہارا استقدر | کیا نہوگا وصل جب صاحب سلامت ہو چکی

اوسکی محفل مین رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا | ہم گئے اوسوقت جب برخاست صحبت ہو چکی

٩٠ | اس زمین مین شعر کہنے کا مزا پاؤگے داغ | ٢٠
ابتو جو ہونی تھی اے حضرت سلامت ہو چکی

گو دل آزار ہو اچھونکا خیال اچھا ہے | سو بلاؤن سے پھر ایسا نہ وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسونگر مین کمال اچھا ہے | ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے

تاک کر دلکو وہ فرماتے ہین مال اچھا ہے | یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے

رو سیاہی خط عارض کی پٹی پہ نہین — کیا قیامت ہی کہ کافر کا مآل اچھا ہے

فکر ہی وا ور محشر نہ توجہ سے سنے — غیر کے نامۂ اعمال مین حال اچھا ہے

مول لی لیتے ہین خود رنج شب وصل مین ہم — کثرت عیش مین تھوڑا سا ملال اچھا ہے

تنگ ہمت ہی اگر دولت کونین ملے — جو نہ پورا ہو کسی سے وہ سوال اچھا ہے

چھان لی ہمنے جہان گذرا نکی گذری — سارے بازار مین کہ تو ہی نقال اچھا ہے

عوض نقل وگزک اسکو چبا لیتا ہون — سو نہ تھا سو نہ سہی یہ جام سفال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آتے ہین لو اور سنو — آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

طائر قبلہ نما کو ہے حیات جاوید — زندگانی کا مزا ہے پر و بال اچھا ہے

آنکھ صیاد کی لاکھون مین پڑیگی اسیر — آشیان جسپہ ہرا ہو وہ نہال اچھا ہے

مرض عشق کی صحت کے اٹھائے الزام — ہم مرے جاتے ہین جسپر وہ نہ حال اچھا ہے

آگئی غیر کی مطلب مین کہا نسے خوبی — وہ مری دلمین ہی جو حرف سوال اچھا ہے

اور تو کیا تری تصویر بھی تجھسی یہ کہے — واقعی مجھسے ترا حسن و جمال اچھا ہے

بد دعا لگ گئی کیا تیرے مریض غم کی — چارہ گر کہتے ہین بیمار کا حال اچھا ہے

گرمیٔ شب ہے جو تاثیر کی امید بندھی
ہنس کے تقدیر پکاری کہ خیال اچھا ہے

آپکی جسمین ہو مرضی وہ مصیبت بہتر
آپکی جسمین خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

جو نگاہوں مین ادا ہو وہ جواب دلی
جو اشارے مین کیا ہو وہ سوال اچھا ہے

۹۱

داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ نہ رہو
کہ یہان مجمع ارباب کمال اچھا ہے

۲۲

غیر کے نام سے پیغام وصال اچھا ہے
چھیڑ کا جسمین مزا ہو وہ سوال اچھا ہے

کبھی کہتا ہون محبت کا مآل اچھا ہے
کبھی کہتا ہون کہ اب یہی حال اچھا ہے

یہ بھی کہتے ہو کہ بیچین کیا کسنے تجھے
یہ بھی کہتے ہو مرا حسن و جمال اچھا ہے

دل تو ہم دینگے مگر پیشتر اتنا کہدو
ہجر اچھا ہی تمہارا کہ وصال اچھا ہے

یہ تو بہتر ہے کہ دنیا مین ہو عقبیٰ کا خیال
کچھ تو عقبیٰ مین بھی دنیا کا مآل اچھا ہے

یہی دولت کا مزا ہے کہ اڑین گلچھرے
ہاتھ آتے ہی جو اڑ جاوے وہ مال اچھا ہے

صلح دشمن سے بھی کر لینگے تری خاطر
جس طرح سے ہو غرض دفع ملال اچھا ہے

اک مکان مین ابھی کہہ آئے ہین ہم اپنا دل
دور سے سبکو بتاتے ہین وہ مال اچھا ہے

کیا وہ غارت گر دین جس شہر سے اوٹھ جائیگا ۔ ہر مسلمان کا سنتے ہین یہ مآل اچھا ہے
روز بدی نہیں تا عمر محبت مین نجات ۔ موت جس سال ہین آئے وہی سال اچھا ہے
اپنی تعریف سے چڑھتے ہو اگر جانے دو ۔ چشم بد دور ہمارا ہی جمال اچھا ہے
لوگ کہتے ہین بہلائی کا زمانہ نہ رہا ۔ یہ بھی کہدین کہ برائی کا مآل اچھا ہے
رقم شوق کی تاثیر سے اوڑنا بہتر ۔ طائر نامہ سنا ہے پر و بال اچھا ہے
ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر ۔ ابھی دم بہر مین ہے ابھی حال اچھا ہے
دیکھنے والونکی حالت نہیں دیکھی جاتی ۔ جو نہ دیکھے وہی مشتاق جمال اچھا ہے
یاد کہا دو مجھے تم پاؤن کا ناخن اپنا ۔ یا یہ کہدو کہ مرا ناخن سے ہلال اچھا ہے
تم نہیں اوسے ہی دلکے طلبگار بہت ۔ سو خریدار ہین جو دے جو مال اچھا ہے
دلمین تو خوش ہین تسلی کو مری کہتے ہین ۔ آپ مر جائیگے نہیں آپکا حال اچھا ہے
باغ عالم مین کوئی خاک پہلے پہولیگا ۔ برق گرتی ہے اوسی پر جو نہال اچھا ہے
عرصہ حشر مین سب ہو گئے خواہان اوسکے ۔ لوگ کہتے ہین اشارے سے یہ مال اچھا ہے
ہمسے پوچھے کوئی دنیا مین ہے کیا شی اچھی ۔ رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

آپ چھپتا نہیں نہیں جو رسے تو بہ نکرین
آپ گھبرائیں نہیں داغ کا حال اچھا ہے

یوں چلیے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھکر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اداس اٹھے پریشان خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپسے کیا آئے کیا چلے

آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پہ آفتیں
غافل ادھر ادھر بھی ذرا دیکھتا چلے

ہم ساتھ ہو لیے تو کہا اوسنے غیر سے
آتا ہے کون اس سے کہو یہ جدا چلے

بالیں سے میری آج وہ یہ کہکے اٹھ گئے
اوس پر دوا چلے نہ کسیکی دعا چلے

ہوتی کی طرح راہ میں پوچھی نہ راز دوست
خاموش خضر ساتھ ہمارے چلا چلے

افسانۂ رقیب بھی لو بے اثر ہوا
بگڑی جو بیچ کہی وہاں جوڑ بٹ کیا چلے

رکھا دل و دماغ کو تو روک تھام کر
اس عمر بیوفا پہ مرا زور کیا چلے

بیٹھا ہی اعتکاف میں کیا داغ روزہ دار
اے کاش میکدے کو یہ مرد خدا چلے

[illegible] کہاں کہاں [illegible] | [illegible] کہاں کہاں چلا [illegible]

غیر کا شکوہ بھی ہوتا ہی تو کس لطف کے ساتھ
اونسے تعریف کا عنوان کہاں جاتا ہے

وہ بھی دن یاد ہیں یہ کہکے مناتے تھے مجھے
آؤ گھر مین تمہی قربان کہاں جاتا ہے

باغ فردوس مین حورون نے بھی دل لوٹ لیا
جو ہی تقدیر کا نقصان کہاں جاتا ہے

پاؤں سے میری بیابان کہاں چھٹتا ہے
ہاتھ سے میرے گریبان کہاں جاتا ہے

غیر جاتا تھا وہان مینے یہ کہکر روکا
تجھسے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے

در فردوس سے ممکن ہی کہ دربان ٹلجاے
اوسکے در وانیسے دربان کہاں جاتا ہے

ہجر کی دن کی مصیبت تو گذر جائیگی
وصل کی رات کا احسان کہاں جاتا ہے

روٹھکے بزم سے اوٹھا تو نہ روکا مجھکو
نہ کہا اوسنے کہ مہمان کہاں جاتا ہے

بند کرتے ہو جو ہاتھون سے تم آنکھیں میری
کیا کہوں مین کہ ادھر دھیان کہاں جاتا ہے

بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا
ٹھہر او چور بد اوسان کہاں جاتا ہے

آرزو وصل کی ہوتی ہی سوا بعد وصال
جان جاتی ہی یہ ارمان کہاں جاتا ہے

۹۴ داغ تمنے تو بڑی دھوم سے کی تیاری ۱۸
آج یہ عید کا سامان کہاں جاتا ہے

کچھ وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے ۱۴ اب خدا اچھا ہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے

وہ نگاہ ناز کی دل سے آشنا ہونے لگے ۵ سیر تو جب ہی کہ دل میں پیر ہا ہونے لگے

غیر کے مذکور پر میرا بگڑنا تھا بجا
ٹھہرو ٹھہرو سنبھلو کیا سے کیا ہونے لگے

میں ہی چوکا میں نے ظاہر کر دیا انداز عشق
اس روش سے سیکڑوں ان پر فدا ہونے لگے

جب شب فرقت اوٹھائے میں نے کچھ صدمے سے عاجز
درد اوٹھکر ہاتھ شانوں سے جدا ہونے لگے

سخت گردش نا امیدی ہے سفر منزل بعید
عاقبت تھک تھک کے پاؤں بار پا ہونے لگے

سلب کر لے یا الٰہی آسمان کا اختیار
جب کبھی معشوق سے وعدہ وفا ہونے لگے

شکوہ نا آشنائی نے بڑھایا اور رشک
میری ضد سے وہ تو سب سے آشنا ہونے لگے

الحذر اے آہ شیفتہ ابتدائے عشق ہے
اب سنبھالو ہم گرفتار بلا ہونے لگے

شکوۂ آزردگی سن کر کہا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیوں خفا ہونے لگے

اب گلے موقوف بس جی آگیا پیار آگیا
تھوڑی تھوڑی دیر میں تم اور ملتفا ہونے لگے

موت کیا مشکل گھڑی ہے وہ موت کا ہے سامنا
جب کبھی معشوق سے مل کر جدا ہونے لگے

پہلے پہلے ہی میں پھر ہو چکے وہ چھیڑ چھاڑ
کیا مزا ہے جب وہ ہم سے برملا ہونے لگے

ہای اوسکی فکر اوسکی بیقراری اوسکی یاد
خلق کے جب نامۂ اعمال وا ہونے لگے

اضطراب شوق کا عالم کہون کیا اوس گھڑی
جب کسی کافر کے وا بند قبا ہونے لگے

میہمانون کو بلاتے ہین خوشی کیواسطے
تم تو آتے ہی بگڑ بیٹھے خفا ہونے لگے

غیر اچھا مین برا یونہی سہی بس چپ رہو
رفتہ رفتہ یہ تو حجت سو ا ہونے لگے

۹۵
داغ مین بیچا ہی لونگا باتون باتون مین اونہین
شرط یہ ہی میرا اونکا سامنا ہونے لگے
۲۱

لیکے دل کہتی ہو کیون ہین وسے اچھلنے کے لیے
مل گیا خوب بہانا یہ مچلنے کے لیے

باغ عالم مین ہین سب پھولنے پھلنے کے لیے
ورنہ کیا داغ تری طرح سے جلنے کے لیے

اونہین فرصت بھی ملی گھر سے نکلنے کے لیے
دو پہر چاہیے پوشاک بدلنے کے لیے

تیرا غصہ ہو کہ ہو میری طبیعت ظالم
یہ بلائین نہین آئین کبھی ٹلنے کے لیے

اپنی تصویر ہی وہ کاش مجھے بھجوا دین
مشغلہ چاہیے کوئی تو بہلنے کے لیے

چھیڑ کر تذکرۂ غیر کہین کیا تجھسے
چھینٹے ہین تری آنکھ بدلنے کے لیے

شوخی و شرم و ادا ہین تری چھریان ہین
ایک چلنے کے لیے ایک نہ چلنے کے لیے

آتش رشک عدو خاک کریگی ہمکو — آگ سی آگ ہی ہوتی ہے جلنے کے لیے

کوشش کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا — ہمنے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کے لیے

ہے یہ یاں تنگ تو اوسے رشک کہ بہتر ہیں — حسن میں سعت نہ ملے رنگ نکلنے کے لیے

ہاتھا پائی بھی شب وصل تھی ضد بھی تھی اور نہیں — ہاتھ چلنے کو لیے پانوں مچلنے کے لیے

ابر کیا سبز کرے مجھ شجر سوختہ کو — آب حیوان ہو مرے پھولنے پھلنے کے لیے

چارہ گر زندہ رہیگا تو کریگا تدبیر — چاہیے عمر خضر بیکے سنبھلنے کے لیے

وصل دشمن کی گھڑی تھی کہو اپنا وصال — ساعت اچھی نکلی جان نکلنے کے لیے

جنبش لب کو دیتی ہے وہ انجب تو ہیں — موجیں چشمہ حیوان کے ابلنے کے لیے

غم کی دیوار کھڑی ہو گئی دلکے اندر — میرے ارمان ترستے ہیں نکلنے کے لیے

میں کلیجے سے ملوں ... ملوں لیے ملوں — اپنی تلوار بھی دیجیے ملنے کے لیے

خاک ٹھہری تری کوچے میں کوئی اے قاتل — مستعد نقش کف پا بھی ہے چلنے کے لیے

کہانے جاتا ہے مجھے خنجر خونخوار رضا — ... اگلنے کے لیے ہے کہ نگلنے کے لیے

تو مری لاش کو ٹھکرا کے چلا اے دست شباب — ٹھوکریں کھاتے ہیں انسان سنبھلنے کے لیے

۹۶ بزم غیار میں تم چھپکے نہ بیٹھو داغ

طور کے پہلو میں اک بتخانہ ایسا چاہیے
عشق میں اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے
دوست کوئی عاقل و فرزانہ ایسا چاہیے
دیکھنا کس لطف سے کہتا ہوں اپنی واردات
دلربا کہلائے دل آزار ایسا ڈھونڈیے
ایک قطرہ بھی نہ اے ساقی ملے کم ظرف کو
دل مرا اہل وطن سے یہ بہت کھٹکا ہوا
سعل لیکر قیس کی تصویر وہ نادم ہوئے
وہ اسے قتل کر مجکو مری سر کی قسم
تیر تیرا دل میں رہکر کھنچے پھر کس طرح
دل لیا تو کیا لیا جو ہم وفا پر آ سہے
دل جلونکے سوز دلکا ہو اثر دو نو جگہ

چاند چھپنے کر لیے ہو کر نکلنے کے لیے ۲۶

شور اٹھے جلوۂ جانانہ ایسا چاہیے
ہے کہا اپنا ہوا بیگانہ ایسا چاہیے
جو کہے اوس سے ستم بیجانہ ایسا چاہیے
داور محشر سنے فسانہ ایسا چاہیے
آشنا کہیے جسے بیگانہ ایسا چاہیے
انتظام بادہ و پیمانہ ایسا چاہیے
خار تک جسمیں نہو ویرانہ ایسا چاہیے
دیجے جب چھیڑ اٹھیں دیوانہ ایسا چاہیے
سب کہیں انداز معشوقانہ ایسا چاہیے
کہ گری ملکر دعا بیگانہ ایسا چاہیے
دے سکوں جسکو نہیں جرمانہ ایسا چاہیے
گرم ہو کونین آتشخانہ ایسا چاہیے

بیوفائی تم کرو نا آشنائی تم کرو — تمکو ایسا چاہیے حاشا نہ ایسا چاہیے

چشم پر خون پیتے ہین ہم جو دو بادہ نوش — اور کیسا چاہیے پیمانہ ایسا چاہیے

دیکھکر چاہت مری کہتے ہین سب اہل نظر — گل کو بلبل شمع کو پروانہ ایسا چاہیے

بیٹھیں بدحضرت زاہد یہین جوبھی چھپے — شہر مین پوشیدہ اک میخانہ ایسا چاہیے

دست مژگان سے کرون کنگھی تمہاری زلف مین — ایسے مو عنبرین مین شانہ ایسا چاہیے

یار گر نغمو نسے ہو لبریز وہ نالون سے گرم — عیش خانہ ہو کہ ماتم خانہ ایسا چاہیے

چاہنے والون سے کم ہوتی نہین چاہت کبھی — چاہیے تو چاہیے یہ کیا نہ ایسا چاہیے

گونج اٹھے گنبد گردون وہلجا ئے زمین — میکشو نکا نالہ مستانہ ایسا چاہیے

نامۂ اعمال مجھسے چھینکر محشر مین وہ — کہتے ہین اپنے لیے افسانہ ایسا چاہیے

جبر پہ ہو صبر الفت مین جفا پر ہو وفا — تجکو تو اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے

ہجر مین اوس شمعرو کے دل جلا فرقت مین بھی — جو نہ جیسے مین جلے پروانہ ایسا چاہیے

طور پہ ہم بھی گئے تھے کچھ نظر آتا اگر — تو یہ کہتے جلوۂ جانانہ ایسا چاہیے

اس ہوا نے کھا دین لکا نقشہ ہم او نہین — ہمکو اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ایسا چاہیے

۹ | ۹۷

خوب جی بھر کر سنا پہلے تو قصہ داغ کا
پھر کہا دل تھام کر افسانہ ایسا چاہیے

آج اونکے بھید اس صورت سے ظاہر ہو گئے	غیر کا منہ کو ر آیا تھا کہ تر بھر ہو گئے
دیکھتے ہی شکل ہم از دلسے باہر ہو گئے	پھر نہ وہ ٹالے ٹلے جب اپکے سر ہو گئے
چال انکی دیکھنا گویا بڑے مظلوم ہیں	سب سے پہلے عرصۂ محشر میں حاضر ہو گئے
وصل کی شب تھی سرا دلمیں کیا کیا ذوق شوق	صبح کے ہوتے ہی رخصت سب مسافر ہو گئے
حضرت ناصح نے بیکر دی یہ اچھی چال کی	محتسب سے جا ملے رندونکے مخبر ہو گئے
کیوں قسم کہاتے ہو اب ہمکو نہیں تمسے ملال	وہ کہے دیتی ہیں تیور تم خفا پھر ہو گئے
ہمنے تو سمجھے نہ تھے چاہنے والے تیرے	رفتہ رفتہ جان بحق سب اول آخر ہو گئے
شکوہ کرنا تو خدا جانے وہ کیا کرتے غضب	بیٹھنے کی تعریف وہ الٹی مری سر ہو گئے

۱۵ | ۹۸

داغ تم آئی تھی بزم عیش میں خوش خوش ابھی
کیا ہوا کسواسطے افسردہ خاطر ہو گئے

جب مے لالہ فام ہوتی ہے	مجکو توبہ حرام ہوتی ہے

یہ بھی طرز خرام ہوتی ہے — ساری دنیا تمام ہوتی ہے

خوبرو وہ ہے جسکی خو اچھی — شمع صورت حرام ہوتی ہے

توڑتا ہے اوسیکو وہ گلچین — جو کلی دل کی خام ہوتی ہے

دل ہی دلمین ترے رقیبون سے — گفتگو لا کلام ہوتی ہے

صبح ہونے تو دو چلے جانا — شب کی نیت حرام ہوتی ہے

کیا خوشی ہی کہ میرے پہلو مین — دعوت خاص و عام ہوتی ہے

حرف مطلب کہا نہین جاتا — بات اونسے مدام ہوتی ہے

نہین کھنچتی مجھی سے تیری شبیہ — تجھسے کب ہمکلام ہوتی ہے

یہ سنا ہی کہ برہمن سے بھی — شیخ کی [illegible] ہوتی ہے

دم آخر تو کچھ مری سن لو — آج حجت تمام ہوتی ہے

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا — رات دن صبح و شام ہوتی ہے

ہجر کا دن ڈھلے تو ہم جانین — صبح کے بعد شام ہوتی ہے

غیر جتنی برائی کرتے ہین — وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے

١٥ پہلے اے داغ کچھ نہ ہوش آیا ٩٩

دل کی اب روک تھام ہوتی ہے

شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی
سو شوق سے پیتے ہیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی

آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہیں جاتی
آتی ہے تو آکر یہ قیامت نہیں جاتی

کھاتی ہے پس مرگ تشے ہجر کے خنجر
دنیا سے کوئی روح سلامت نہیں جاتی

سر جاتا ہے دم سے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی

اللہ سے عشق ہیں کو و نگار تری آگے
مجبور ہوں میں اسکی محبت نہیں جاتی

اول تو انہیں شرم سہی منہ سے نہ بولے
جب شرم گئی وصل کی حجت نہیں جاتی

ہے عمر رواں اوسکو بھی ہمراہ لیے جا
تو جاتی ہے دل لے مری حسرت نہیں جاتی

زاہد یہ اگر پستی سجدے سے تو کیا ہے
کچھ اس سے تو میخانہ کی عظمت نہیں جاتی

ہر چند بلا ہے مگر اسمیں بھی وفا ہے
گھر غیر کو میری شب فرقت نہیں جاتی

آئینہ ہی اب سینے لگا آپکے آگے
کہہ سکتی ہیں ہنستے دیکھے کی الفت نہیں جاتی

فتنے بھی ہیں پامال تری راہ گذر میں
دو چار قدم اوٹھکے قیامت نہیں جاتی

الجھاتین ہین خود خالقین ہم فرق ہی اتنا ۔ ویسے تو ہمارے بھی کدورت نہین جاتی
جاتی ہی مر ہجران یہین کہہ نہین سکتا ۔ جبتک اسے حکم و رضا اجازت نہین جاتی
سو جاتی ہین وہ اٹھ کے جگانے سے شب وصل ۔ اور نیند بھری آنکھونکی غفلت نہین جاتی

100 ای داغ برا مان نہ تو اسکے کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی ١٨

جانے سے تو ہمانکی عزت نہین جاتی ۔ تو جاتی ہی پر ای شب فرقت نہین جاتی
بیٹھے ہین عجب شان سے وہ بزم عدو مین ۔ اٹھتی ہی مری ساتھ قیامت نہین جاتی
دیگا نہ کوئی ٹھوکرین کہانیکی گواہی ۔ ہمراہ مری حشر مین تربت نہین جاتی
سونے سے بھی اٹھتا ہی کہین شوق نظارہ ۔ آنکھین بھی گئین تو بھی حسرت نہین جاتی
دم بھر مرے قابو مین طبیعت نہین آتی ۔ اللہ کسیوقت یہ حالت نہین جاتی
ہی وصل کے بعد انکو گمان اور کسیکا ۔ لو ایسی صفائی مین کدورت نہین جاتی
وہ اسکے مری قبر پہ یہ لکھ گئے مصرع ۔ کافر تجھے دنیا کی محبت نہین جاتی
فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہی صدا اب تک ۔ بیباک کسی شخص کی محنت نہین جاتی

اوٹھے ہین جو عالم مین وہ مٹجاتی ہین فتنے
کافر تری آنکھونکی شرارت نہین جاتی

کیون دختر رز کو نہے شیخ سے پرہیز
کعبے کو بھی یہ صاحب جنت نہین جاتی

کیا دیکھ لیا عہد سکندر مین الٰہی
آئینے کے منھ سے کبھی حیرت نہین جاتی

شرما کے قسم کہا کے ابھی عہد کیا تہا
پھر ظلم کیا آپکی عادت نہین جاتی

کہتے ہین جسے دیکھکے سب اہل محبت
اسطرح تو قابو سی طبیعت نہین جاتی

غم سہتے ہین پر لب پہ شکایت نہین آتی
دکھ بہر تو ہین پہ تیری محبت نہین جاتی

ہم چاہ کو چہپاتے ہین او دوست دشمن کے
آنکھونکی کسیطرح سے حسرت نہین جاتی

وہ جور و جفا کرکے وفا کر نہین سکتے
اس اہ سے اوس کی طبیعت نہین جاتی

تعریف ستم سی بھی انہین ہم نہ سنتے ہین
کیون شکر کیا اسکی شکایت نہین جاتی

۱۰۱

ای داغ سلامت رہین حضرت ہمارے
جو آتی ہے آفت کہ مصیبت نہین جاتی

۸

اوسکی چتون نظر مین پہرتی ہے
اک چہری سی جگر مین پہرتی ہے

آہ ہر دم سفر مین پہرتی ہے
یہ تلاشش اثر مین پہرتی ہے

نالہ کرتا ہون تو مری آواز
گو بجتی اونکے گھر مین پھرتی ہے

نہ ملا بعد مرگ بھی آرام
روح اوس رہگذر مین پھرتی ہے

وہ دم رقص گردشین اوسکی
ایک پھرکی نظر مین پھرتی ہے

نہ ملیگا وہ جستجو سے کہین
خلق کس دربدر مین پھرتی ہے

اوسکے آگے زبان مشکل سے
دہن نامہ بر مین پھرتی ہے

۱۰۳

آمد آمد ہے آج کسکی داغ
یہ سفیدی جو گھر مین پھرتی ہے

۱۴

سمجھتے ہین نہین غیرونکی چاہت ایسی ہوتی ہے
خدا کی شان ہے ایسونکی حالت ایسی ہوتی ہے

جب آنکھون سے لگاتا ہون تو چپکے چپکے ہنسکر
تمہی تصویر بھی کہتی ہے صورت ایسی ہوتی ہے

کیا نظارہ بزم غیر مین اوسکے طلعت کا
یہ کیا معلوم تھا دوزخ مین جنت ایسی ہوتی ہے

نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ
انہین کا فر تو نہین یک صورت ایسی ہوتی ہے

ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اکدن وہ کہا دینگے
قیامت اسکو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

ہماری شکل تیرے غم مین پہچانی نہین جاتی
بگڑ جاتی ہے صورت بھی مصیبت ایسی ہوتی ہے

کفن سی منہ مرا جب کھولکر دیکھا تو وہ بولے ۔ ہمارے چاہنے والونکی صورت ایسی ہوتی ہے

کہو تو ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھو آئینہ دیکھو ۔ بنا دیتی ہے دم پر اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

ترا دل سنگدل پگھلے تو جب تجکو یقین آئے ۔ کہ اوسکی شان ایسی اوسکی قدرت ایسی ہوتی

بھری محفل مین غیرونسے اشارے یون مر گئے ۔ مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی

وہ دیتے ہین تسلی اور پھر تسکین نہین ہوتی ۔ کبھی بے چین یا کافر طبیعت ایسی ہوتی

مجھے وہ دیکھتے ہی دور سے منہ پھیر لیتے ہین ۔ جو ہوتی ہے تو صاحب سلامت ایسی ہوتی ہے

غضب مین جان ہے ہر سو نکی شکوے بھول جاتا ہون ۔ کبھی چار دن اونکی عنایت ایسی ہوتی ہے

ذرا سی بات پر اے داغ تم اونسے بگڑ بیٹھے
اسی کا نام الفت ہے محبت ایسی ہوتی ہے

آپکا اعتبار کون کرے ۔ روز کا انتظار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے ۔ پر تمہین شرمسار کون کرے

جو ہوا اوس چشم مست سے بیخود ۔ پھر اوسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی ۔ جان تم پر نثار کون کرے

آفت روزگار جب تم ہو — شکوۂ روزگار کون کرے
اپنی تسبیح رہنے دے زاہد — دانہ دانہ شمار کون کرے
ہجر میں زہر کھا کے مر جاؤن — موت کا انتظار کون کرے
آنکھ ہے ترک زلف ہے صیاد — دیکھیں دل کا شکار کون کرے
غیر نے تمسے بیوفائی کی — یہ چلن اختیار کون کرے
وعدہ کرتے نہیں یہ کہتے ہیں — تجھکو امیدوار کون کرے

داغ کی شکل دیکھکر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے

ہیچ کی جب گفتگو ہونے لگی — آپ سے تم تمسے تو ہونے لگی
چاہیے پیغامبر دونوں طرف — لطف کیا جب دوبدو ہونے لگی
میری رسوائی کی نوبت آگئی — اونکی شہرت کو بکو ہونے لگی
ہے تری تصویر کتنی بیحجاب — ہر کسیکے روبرو ہونے لگی
غیر کی ہوتی بھلا اس شام وصل — کیون ہمارے روبرو ہونے لگی

ناامیدی بڑھ گئی ہی اسقدر
آرزو کی آرزو ہونے لگی

انکی ملکر دیکھیے کیا رنگ ہو
پھر ہماری جستجو ہونے لگی

١٠٥ داغ اترائے ہوئے پھرتے ہین آج
شاید انکی آبرو ہونے لگی ١٨

ناروا کہیے ناسزا کہیے
کہیے کہیے مجھے برا کہیے

تجھکو بدعہد و بیوفا کہیے
اپنے جھوٹے کو اور کیا کہیے

درد دل کا نہ کہیے یا کہیے
جب وہ پوچھے مزاج کیا کہیے

پھر نہ کہیے جو مدعا کہیے
ایک کے بعد دوسرا کہیے

آپ اب میرا منہ نہ کھلوائین
یہ نہ کہیے کہ مدعا کہیے

وہ مجھے قتل کرکے کہتے ہین
مانتا ہی نہ تھا یہ کیا کہیے

دلمین رکھنے کی بات ہی غم عشق
اسکو ہرگز نہ برملا کہیے

تجھکو اچھا کہا ہی کس کس نے
کہنے والون کو خیر کیا کہیے

وہ بھی سن لینگے یہ کبھی نہ کبھی
حالِ دل سب سے جا بجا کہیے

مجھکو کہیے برا نہ غیر کے ساتھ
جو ہو کہنا جدا جدا کہیے

انتہا عشق کی خدا جانے
دم آخر کو ابتدا کہیے

میرے مطلب سے کیا غرض مطلب
آپ اپنا تو مدعا کہیے

ایسی کشتی کا ڈوبنا اچھا
کہ جو دشمن کو ناخدا کہیے

صبر فرقت مین آہی جاتا ہے
پر اسے دیر آشنا کہیے

آگئی آپ کو مسیحائی
مرنے والون کو مرحبا کہیے

آپکا خیر خواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہیے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانون پہ
مجھسے کہتے ہین ماجرا کہیے

۱۰۶ ہوش جاتے رہے رقیبون کے
داغ کو اور باوفا کہیے ۹

شکوہ نہین کسیکی ملاقات کا مجھے
تم جانتے ہو وہم ہے جس بات کا مجھے

جانا کہ اب یہ غیر بھی پہچان جائیگا
پاس ادب نے بار دیا رات کا مجھے

کوئی نہین تو دل ہی سے باتین ہین رات بھر
اللہ رے شوق حرف حکایات کا مجھے

وہ دن سے اپنے گھر گئے آئی شب فراق　　کھٹکا لگا ہوا تھا اسی رات کا مجھے

ملک تمام بید کہہ نگا رقیب سے　　اتنا ہی خوب تجھ سے تری گھات کا مجھے

ڈر نا کسیکا اور وہ بجلی کا کوندنا　　موسم بہت پسند ہی برسات کا مجھے

تھیرے تو موت نہ آئی شب فراق　　ہی انتظار مرگ مفاجات کا مجھے

وہ دن گئے کہ زہر بھی آبحیات تھا　　ہی اب تو زہر پان تجھے بات کا مجھے

۱۰۴ آخر وہان رقیب نے نقشہ جمالیا　　ای داغ خوف تھا اسی بدذات کا مجھے ۱۲

مری انکی بھری محفل مین ہوگی　　زبان پر آئیگی جو دل مین ہوگی

نہوگا کیا ہمارا کام ہوگا　　نہوگی کیا ادا قاتل مین ہوگی

یہی قاصد پتا ہی اوسکے گھر کا　　ہوا کچھ اور اوس منزل مین ہوگی

جو تیرا جذب دل کامل ہی ای قیس　　تو پھر لیلے کہان محمل مین ہوگی

نکرتے دل لگی کیا جانتے تھے　　ہماری جان اس مشکل مین ہوگی

سوال وصل پر وہ چھین لینگے　　جو نقدی کیسۂ سائل مین ہوگی

چرائیگا اوسی سے آنکھہ قاتل | ذرا سی جان جس بسمل مین ہوگی
عدم کے جانے والے سنتے جاؤ | یہ آسایش نہ اوس منزل مین ہوگی
اگر عقبے مین دنیا یاد آئے | تو مشکل اور اک مشکل مین ہوگی
نہین شوخی سے خالی شرم اوسکی | قیامت پردۂ حائل مین ہوگی
وہان چٹکی مین جب وہ تیر لینگے ر | یہان اک گدگدی سی دل مین ہوگی

۱۰۸

نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ
بڑی ہل چل تری محفل مین ہوگی

۱۵

گرہ جو پڑگئی ہے تحسین وہ مشکل سے نکلیگی | نہ اونکے دل سے نکلیگی نہ منزل سے نکلیگی
مرے زخمونکو تو سینے لگتے ہین یہ بھی سن لینگے | دعائے مغفرت جب ہم لب قاتل سے نکلیگی
مجھے دیکھین تو خنجر تو ہٹ جائین تماشائی | بلا ہے وہ جو حسرت سینۂ بسمل سے نکلیگی
ادا تیری فغان میری بھلا کب چین لینگے | جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی
مجھے آتا ہے چپ رہنا مرا منہ نہ کھلواؤ ر | کلیجا توڑ لیگی وہ دعا جو دل سے نکلیگی
کسی پر جو ستم کرنے لگے تھے مدعا اپنا ر | یہ کیا معلوم تھا آواز بھی مشکل سے نکلیگی

تغافل چاہیے اے قیس تجکو ایسے موقع پر
ابھی جھنجلا کے لیلی پردۂ محمل سے نکلیگی

نکرنا قتل ہمکو ورنہ حسرت داغ بن بنکر
تمہارے دل مین بیٹھیگی ہمارے دل سے نکلیگی

نہین دشوار کچھ اپنے مکان سے لامکان جانا
وہین پہنچائیگی جو راہ جس منزل سے نکلیگی

مری کشتی اگر چھوٹیگی دریائے محبت مین
تو سب سے پہلے بسم اللہ لب ساحل سے نکلیگی

بڑی سختی سے میری جان نکلی ہے کئی دن مین
یکایک لاش کیونکر کوچۂ قاتل سے نکلیگی

چھپایا منہ اگر ہمسے تو کیا ہم مر نجائینگے
نگہ بجلی کی صورت پردۂ حائل سے نکلیگی

تنے بیٹھے ہین قیامت کی غضب کے آمدن قمر
نئی جب بات نکلیگی تری محفل سے نکلیگی

وہی ورنہ مانگی جسمین بیٹھینگے واعظ
وہان جنت ہی جنت کیون لب سائل سے نکلیگی

119 رموز عاشقی کو عاشقو تم داغ سے پوچھو
کہ باریکی مین باریکی اوسی کا دل سے نکلیگی 21

فغان کو لاگ ٹھہری آسمان سے
اوٹھا جاتا ہے پردہ درمیان سے

تری رنجش کھلی طرز بیان سے
نہ تھی دل مین تو کیون نکلی زبان سے

نرالی ہے ادا سارے جہان سے
کوئی پیدا کرے تجھسا کہان سے

گرے ہوتے اوٹھکر آستان سے | چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے
عدو کی التجا کرنی پڑی ہے | مرادین مانگتا ہون آسمان سے
مرے شکوون مین ہے کیا خا حسرت | الگ گرتی ہے بجلی آشیان سے
نتیجہ اونکی باتون کا یہہ نکلا | کر اپنی مدح تھی اپنی زبان سے
لگا رہتا ہے کھٹکا دو نو جانب | مزا ہے دوستی کا بدگمان سے
وہ مجھکو دیکھکر بولے الٰہی | بچانا اس بلاے ناگہان سے
نہ کہیے دوست دشمن کو نکہیے | پرائے اپنے ہوتے ہین زبان سے
تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے | گرتھی صاحب سلامت پاسبان سے
شکایت راہ الفت کی سنے کون | الگ چلتا ہون بچکر کاروان سے
ڈریگا شور محشر سے وہ کیا خاک | تسلی جسکو ہو میری فغان سے
وہ خط لکہین مجھے جہوٹا ہی قاصد | خدا جانے اوٹھا لایا کہان سے
شب غم ہر بلا کا منتظر ہون | بلائین لڑ رہی ہین آسمان سے
ترے بیمار [illegible] اوسکا یہی حال | جیسے جو کہدیا تونے زبان سے

یہ ہی کیا بات سنتے ہین وہ اکثر — ہمارا حال دشمن کی زبان سے

تم اپنی رہگذر سے بچتے رہنا — اوٹھیگا فتنۂ محشر بیان سے

تمہاری چشم فتان نے بھی شاگرد — بنا ڈالے ہزارون آسمان سے

رقیب آیا ہی چھپکر تیرے در پر — مگر الجھا ہوا ہی پاسبان سے

خوشی کیا زندگی کی جب خضر تک — مرے جاتے ہین عمر جاودان سے

٩ ١٠

جہان آباد ہر منزل ہوا ای داغ
قدم باہر نکالا جب مکان سے

ہمارے دم نکلنے مین بھی اک عالم نکلتا ہی — کرو مشتاق ہین دیکھین تو کیونکر دم نکلتا ہے

کہی کیا پڑ گئی ہی چاہنے والونکی ایقاتل — کراب تلوار کم کھنچتی ہے خنجر کم نکلتا ہے

گلہ کیسا کہا کسکا رنج کسکا جان بلب ہونا — جب اوسنے پیار سے پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے

نہ سمجھا آجتک یکہا نہ سمجھا حشر تک دیکھین — ان آنکھو نسے بہت نکلا بہت عالم نکلتا ہے

کوئی کیا چل سکیگا اس خرام ناز سے ٹھیکہ — قیامت کا تمہاری ٹھوکرو نمین دم نکلتا ہے

گداز غم سے میری ہڈیان گلتی ہین گھلی جاتی ہین — ترا ارمان تو اے دیدۂ پر نم نکلتا ہے

تمہیں میرے مسیحا ہو تمہیں میری تمنا ہو — تمہیں پہ جان جاتی ہے تمہیں پر دم نکلتا ہے

نقاب سے روشن ہے رخ پرنور کا جلوہ — جو چھن چھن کر نکلتا ہے تو یہ کیا کم نکلتا ہے

۱۱۱

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے — نہ بے شیون نکلتا ہے نہ بے ماتم نکلتا ہے

۱۰

زمانہ بہت بدگماں ہو رہا ہے — کسی شخص کا امتحاں ہو رہا ہے

سریلی صدائیں ہیں اور شور غل سی — الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے

بہت حسرت آتی ہے مجکو یہ سنکر — کسی پر کوئی مہرباں ہو رہا ہے

ترے ظلم پنہاں ابھی کون جانے — فقط آسماں آسماں ہو رہا ہے

ان آنکھوں نے اس دل کا کیا بھید کھولا — کہ مضطر مرا رازداں ہو رہا ہے

سنوں کیا خبر جشن عشرت کی قاصد — جہاں ہو رہا ہے وہاں ہو رہا ہے

وہ حال طبیعت جو برسوں چھپایا — ہر اک شخص سے اب بیاں ہو رہا ہے

کوئی اڑ کے آیا کوئی چھپکے آیا — پشیماں ترا پاسباں ہو رہا ہے

کہیں دو گھڑی آب شبنم میں سوئے — رخ پر عرق درفشاں ہو رہا ہے

۱۱۲ — ۸

یہ بیہوشیاں داغ یہ خواب غفلت
خبر بھی ہے کچھ وہاں ہو رہا ہے

آج گھبرا کر وہ بولے سنکے نالے مرے
جان کے پیچھے پڑے ہیں چاہنے والے مرے

محفل دشمن سے میری پیشوائی کے لیے
جھوم کر آنا وہ تیرا ہائے متوالے مرے

خار صحرا کے جنون نے تیز کی کیا کیا زبان
پھوٹے منہ بھی کچھ نہ بولے پانو کے چھالے مرے

گیسوؤن پر ہاتھ رکھکر یاس سے کہتے ہین وہ
سامری کو بھی تو ڈس جائین یہ دو کالے مرے

حضرت ناصح تمہاری کیا بری ترکیب ہے
تم کوئی سانچے ہین ڈھل سکتے ہین ڈھالے مرے

جائیگا ہدیہ قیبونکے لیے چارون طرف
میرے قاتل نے کیے ہین چار پرکالے مرے

عشق و وحشت کی کریگا کون ایسی پرورش
انکو چھوڑون کسطرح یہ پڑ گئے پالے مرے

۱۱۳ — ۱۰

وہ عیادت کو نہ آئے داغ تو کچھ غم نہین
اور دنیا مین بہت ہین پوچھنے والے مرے

کس وجہ سے لب پہ مرے فریاد نہ آتی
وہ چوٹ نہین کھائی تھی جو یاد نہ آتی

جنت مین جو حورونکو مری یاد نہ آتی
ہچکی بھی تہ خنجر بیداد نہ آتی

اے شعبدہ گر تجکو ہزاروں ستم آئے — اک طرز نعل آنا رہی و بیداد نہ آئی

کوہ جان گئی عشق مین پیام تو پایا — کٹنے مین بھی کیا محنت فرہاد نہ آئی

اس وحشت دل نے مجھے دیوانہ بنایا — ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آئی

گر باغ مین وہ خانہ بھاندا نہ آتا — گھبرائی ہوئی نکہت بر باد نہ آئی

قسمت سے ملا مرگ محبت کا بہانہ — کیا موت تجھے اے دل ناشاد نہ آئی

اک عمر سے ہون نغمہ سرا کنج قفس مین — اب بھی مجھے دلدار ی صیاد نہ آئی

مرتا مگر اس حال سے فرقت مین مرتا — آئی مگر اسطرح تری یاد نہ آئی

9 — یہ فیض الٰہی ہے یہ ملکی کونسی اے داغ — 114
کیون جوش پہ یہ طبع خداداد نہ آئی

ہاے وہ دن کہ میسّر ہمین رات نئی — روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرنی مین تیرے لیتے ہو چٹکی دلمین — یہ تو ہے آپکی تصویر مین اک بات نئی

دل طلب کرتے ہو مہمان بلاکر ہمکو — یہ تو اچھی ہے نئی رسم مدارات نئی

عشق بھی کفر ہوا حضرت اعظم ہوش — آپنے یہ تو کہی قبلہ حاجات نئی

ہونگے حوران بہشتی کے پرانے انداز ، آپکی بات نئی گھات نئی گات نئی

سر مرا کاٹ کے اے نامہ رسا لیتا جا ، گرچہ بیکار سہی پر ہے یہ سوغات نئی

رنگ مے دیکھکے ہم صاف بتادیتے ہین ، یہ پرانی ہے پیالے پیر خرابات نئی

غیر نے کی جو برائی تو بھلائی ٹھہری ، یہ ملی ہے عمل بد کی مکافات نئی

١١٥

داغ سا بھی کوئی شاعر ہے ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر مین ترکیب نئی بات نئی

٩

پند واعظ سنتے سنتے کان اپنے بھر گئے ، کیا عبادت کو ہمین ہین سب فرشتے مر گئے

پھونک کر روئے جو چھالے ہوگئے جنگل ہرے ، چشم دریا بار جب سے ہی تو جل تھل بھر گئے

دیکھ سکتا کیا ہمارا حال وہ نازک مزاج ، آئنے مین آپ اپنی شکل سے ہم ڈر گئے

تو ہے کیا معشوق جو ہم التجا تیری کرین ، تو گیا تو ہم بھی تجھسے اے دل مضطر گئے

منہ اندھیرے مجکو غافل دیکھکر شوخی سے وہ ، چپکے اوٹھکر چل دیے پہلو مین تکیہ دھر گئے

حال میرا پوچھکر کیا کیا جلی دل مین رقیب ، جب کہا شوخی سے اوسنے اونکے دشمن مر گئے

آدمی ایسا کہان کوئی فرشتہ ہو تو ہو ، شیخ صاحب نہین معلوم کہ کسپر گئے

فاتحہ پڑھنے بھی کوئی قبر پہ آتا نہیں | مر گیا میں کیا کہ سب لیلیٰ سے مر گئے

۱۲۶

داغ کی تو نام سے نفرت تھی اوس بیمہر کو
پر نہیں معلوم یہ حضرت وہاں کیونکر گئے

۹

یہ ٹپکتا ہے تیری چتون سے | کہ اشارے ہوئے ہیں دشمن سے
آنکھیں ہوتی ہیں جو کچھ بھی دیکھا ہو | ابھی آتا ہوں دشت ایمن سے
چوس کر وہ لب مسی آلود | آج ہیں ہمزبان سوسن سے
ہوں وہ بیباک کیا عجب پس مرگ | نکلے سیماب میرے مدفن سے
خاک میری اوڑائی ہے اوسنے | بچکے چلنا تم اپنے دامن سے
ہای مجبوریاں محبت کی | حال کہنا پڑا ہے دشمن سے
آسمان کسطرح سنے فریاد | کان پھوٹے ہیں میرے شیون سے
دل ناداں سے ہیں نہایت تنگ | اور تم اپنی چشم پرفن سے

۱۲۷

ساعت وصل کے لیے ہم داغ
پوچھتے رہتے ہیں برہمن سے

۱۱

ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوئی
گہڑی چہپ چہپ کے پلکوں تک حیا آئی ہوئی

ہر در استانہ سے سر پاؤں تک چھائی ہوئی
آفت ہستی کا فر جوانی ہوش پر آئی ہوئی

ہائے دنیا تو کہاں وہ عیش جو تھی اب کہاں
عرصہ محشر میں رسوائی سی رسوائی ہوئی

مجلس اہل عزا میں مجھسے رونے کی پوچھ مت
دو گھڑی کو یہ بھی اونکی مجلس آرائی ہوئی

آسمان نے خاک کی چٹکی ہر اک قبر کو دی
میری تربت ہے کہ قدموں کی ٹھکرائی ہوئی

مجھکو یہ ہوی کوئی تیری سوا ملتی نہیں
اوسکا یہ الزام بھی تیغ تنہائی ہوئی

توڑ کر رشتے میں پا ہی گیا اوس شوخ
وہ نظر حیرت ... بات گہرائی ہوئی

تا نہ قسم کھایا کیے ہم وہ ہیں پاکیزہ مزاج
اور تم کھاتے ہے جھوٹی قسم کھائی ہوئی

بیٹھے لے بیٹھکر اونکو منہ سے میں لیا حال رقیب
عمر بھر میں ایکہی تو تمسے دانائی ہوئی

اونکی مٹھی میں جو دل تڑپا وہ باکر یہ کہا
چھوٹتی ہے کوئی ایسی چیز ہاتھ آئی ہوئی

بوسہ لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر میں
یہ نیا اعجاز یہ اچھی مسیحائی ہوئی

۱۸

دیکھکر قاتل کی آمد داغ دلمیں شاد شاد
اور غمخواروں کے منہ پر مردنی چھائی ہوئی

۱۱

کس دل بیتاب کی یارب تماشائی ہوئی — وہ نگاہ شوخ کچھ پھرتی ہوئی گھبرائی ہوئی

اور رنگت گم ہو گئی جاتی رہی آئی ہوئی — بیوفا تیری وفا میری شکیبائی ہوئی

لیں تمنا نے بلائیں اس سراپا ناز کی — صدقے رعنائی ہوئی قربان زیبائی ہوئی

بتکدے میں سجدہ کرنا کفر ہو واعظ نہیں — گر نہیں مقبول الٰہی جبہہ فرسائی ہوئی

چوٹ کھائی عشق کی دل نے جگر تڑپا کیا — دوسرے پر آ گئی کیونکر ایک کی آئی ہوئی

موت سے ہے روح ترسان موت سے گھبر جال ہے — یہ بھی گھبرائی ہوئی اور وہ بھی گھبرائی ہوئی

توبہ کرنا ہو کرو پھر نہیں توبہ ایسے وقت میں — یہ بہار آئی ہوئی ایسی گھٹا چھائی ہوئی

یہ بلا ذکر قیامت پر قیامت کا جواب — کیا اٹھیگی تمہاری ٹھوکریں کھائی ہوئی

آگیا جب کوئی کرلیں چار باتیں اس سے بھی — ورنہ پھر سر پیٹنا جسوقت تنہائی ہوئی

ٹپکتا ہے تری زلف سیہ کے رنگ سے — آجکل ہیں اک اک کے سر سودائی ہوئی

۱۶ ہے عجب بیر کوئی داغ کا پرسان نہیں
صبح محشر بھی الٰہی شام تنہائی ہوئی ۱۱

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی — زلف پر بھی کیا ہی بدبختی کی گرہ آئی ہوئی

جب ترے در سے پھرا خلقت تماشائی ہوئی
پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی

کاتب اعمال سے ضد تھی دم تحریر شوق
اونگلیاں گھس گھس گئیں خامہ فرسائی ہوئی

دوست دشمن کو بنایا ہے ترے انداز نے
جسکو پہچانا اگر تجھسے شناسائی ہوئی

ہے ہجوم ناامیدی پہ کھلے شرم آرزو
گوشۂ دل میں الگ بیٹھی ہے شرمائی ہوئی

جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے
پھر نہو کیسے برابر وہ شناسائی ہوئی

کیا قسم کہا کر ہوا ہے منفعل پیغامبر
تاڑلی اوس نکتہ چیں نے بات بنوائی ہوئی

ضعف نے ایسا بٹھایا اوسکی بزم ناز میں
بیٹھے یہ جانا مجھے حاصل شکیبائی ہوئی

کس بلا میں مبتلا ہستی ہے دن بھر شام غم
دوڑ کر آتی ہے میرے گھر جو گھبرائی ہوئی

بھولی صورت پہ تری تصویر میں یہ بانکپن
لب پہ ظاہر ہے تبسم لبوں میں آئی ہوئی

چلدیا اے داغ کیا منہ پھیر کر وہ مہ جبین
پھر گئی تقدیر میری سامنے آئی ہوئی

رباعیات

تم تو فلک حسن پہ ہو ماہ منیر
سایے کی طرح ساتھ ہے داغ دلگیر

خالِ لب گلفام ہی شاہد اسکا ۔ بے داغ نہ کھینچ سکی تمہاری تصویر

دیگر

اس شکل کا دنیا مین نہین کوئی نظیر ۔ صورت ہی طبیعت کیطرح شوخ و شریر
اللہ رے حجاب بدگمانی تیری ۔ بھیجی ہی مجھے نصف بدن کی تصویر

دیگر

ہر عیب سے خالی ہی تمہاری تصویر ۔ دنیا سے نرالی ہی تمہاری تصویر
کس شکل مصور سے یہ پوری کھینچی ۔ دل کھینچنے والی ہی تمہاری تصویر

دیگر

کیا خوب مصور نے اتاری تصویر ۔ دیکھی نہ سنی ایسی تو پیاری تصویر
جب ہاتھ لگاتا ہون تو جی ڈرتا ہی ۔ کہہ بیٹھے نہ کچھ منہ سے تمہاری تصویر

دیگر

دل لیکے مکرتی ہی تمہاری تصویر ۔ یہ بات تو کرتی ہی تمہاری تصویر
خاموش جو ہو جاتی ہی اسکے آگے ۔ کیا داغ سے ڈرتی ہی تمہاری تصویر

دیگر

مغرور ہی مجھسے بھی جو بڑھکر تصویر / رکھتی نہین پاؤن کو زمین پر تصویر

چھیڑون جو ذرا مین تو کہان پاس حجاب / ہو جائے ابھی جامے سے باہر تصویر

دیگر

گو لاکھہ کرے ناز تمہاری تصویر / میری تو ہی دمساز تمہاری تصویر

کہدیتی ہی سب بھید تمہارا مجھسے / لو بنگئی غماز تمہاری تصویر

دیگر

گرمی مین جو آیا رمضان ابکی بار / اے داغ گناہ اپنے ہونگے فی النار

دو روزہ کا ہر روزہ ہی اس موسم مین / روزہ بھی ہوا کہ ہمین دو بار افطار

تمت

تاریخ طبع از نتائج افکار جناب مولوی محمد سعید الغفور خانصاحب بہادر نساخ ڈپٹی کلکٹر بیدپور

نساخ مثل عقد ثریا شدہست جمع / یار دگر نتائج طبع و خیال داغ

می زیبد ار ز رشک شود بلبل ارم / داغ از لطافت سخن ہمخیال داغ

از آب خویش در عرق شرم غرق شد	دُر در صدف ز خجلت عقد لآل داغ
پیوستہ جا بخویش کند گرم در جہان	مانند داغ عشق بدلہا مقال داغ
از بہر سال فکر چو شد آسمان نورد	گفتا دبیر چرخ کہ بدر کمال داغ ۱۳۰۲

تاریخ آغاز طبع از فیروز شاہ خان صاحب فیروز شاگرد رشید مصنف مد ظلہ العالی

میرے استاد کا چھپا دیوان	شعر ہیں یا کھلا ہے یہ گلزار
لکھ دے فیروز مصرعۂ تاریخ	چھپ گیا آج دفتر اشعار ۱۳۰۲

دیگر اختتام طبع

چھپا وہ دوسرا دیوان استاد	بلندی پر ہیں جسکے سب مضامین
جو پوچھے کوئی سال طبع فیروز	تو کہدو گلشن اشعار رنگین ۱۳۰۲

تاریخ طبع از نتائج طبع جناب محمد ظہیر احسن صاحب شوق شاگرد تسلیم

مرتب کرد چون دیوان دوم	جناب داغ خورشید فصاحت
پئے تاریخ طبع دوستم شوق	بگفتا آفتاب حسن فکرت ۱۳۰۲

خاتمۃ الطبع

اشتہار

ہمارے کارخانہ روزانہ اخبار
لکھنؤ مین ہر قسم کا کام چھاپا جاتا ہی اور
کتابین واسطے فروخت کے موجود
ہین جو صاحب تحریر فرمائین گے اونکی
خدمت مین فہرست کتب روانہ ہوگی

مہتاب داغ (صہ) انتخاب داغ عمدہ کاغذ عہ)
گلزار داغ عمدہ کاغذ (عما) گلزار داغ
رسمی کاغذ (صہ) آفتاب داغ (۱۲) فریاد داغ (۲)

مشتہر
محمد تیغ بہادر لکھنؤ مہتمم
روزانہ اخبار

CALL No. { ٨٩١٤٣١
٩١١ د
ACC. NO. ١٣١٠١

AUTHOR داغ دہلوی۔

[redacted] انتخاب داغ

Acc. No. ١٣١٠١

Class No. ٨٩١٤٣١ Book No. ٩١١ د

Author داغ دہلوی

Title انتخاب داغ

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.